

U 0905

نظارہ
۲۹۷ اردو

فہرست مضامین بمقامات دستگیری

۳	پہلا مقام تعریف الی اور اقسام الایتین	۱۸	عملیہ شریف کا بیان
۶	اولیاء کے اقسام کا بیان	۱۹	چوتھا مقام احوال طفلی کے بیان میں
۸	دوسرا مقام اقسام خرق عادت میں	۲۰	اپنے کو خدا کا ولی سمجھنے کا حال
۱۱	فرعون کا قصہ	۲۱	غائب ہو جانا کنارا بیت یا گمراہی سے
۹	دجال کا قصہ	۲۲	نیرنگ کھا جانا گدا سے لے جیا کو
۱۰	شق القمر کا بیان	۲۳	راست کہنا آپ کا اور توبہ کرنا چوروں کا
۱۱	سیلہ کذاب کا قصہ	۲۴	پرواز کرنا آغوشِ مایہ سے
۱۲	شق صدر کا بیان	۲۵	پانچواں مقام تیر و معاش و لباس خرقہ خلافت میں
۱۳	خرق عادت کے اقسام	۲۶	معاش کا بیان
۱۴	نیرس مقام ولادتِ غیرہ کے بیان میں	۲۷	لباس کا بیان
۱۵	جنگی دوست حق کہنے کی وجہ	۲۸	خرقہ خلافت کا بیان
۱۶	محی الدین لقب ہونے کی وجہ	۲۹	چھٹا مقام قدمی ہندو علی رقبہ کل
		۳۰	ولی اللہ کے بیان میں

۳۱	اس قول کے پہلے صادر ہونے کی خبر	۴۲	سڑ جانا چوہے کا
۳۲	اس قول کے صادر ہونے کا منشا	۴۷	چڑیا کا مرجانا
۳۳	رفع ہونا شے کا جو اس قول پر وارد ہوتا ہو	۴۸	مر جانا قطع الطريق کے سرداروں کا
۳۵	گردن جھکانا غائبان مجلس کا	۴۵	بیمار ہونا تندرست ہونا کا اور تندرست ہونا بیماروں کا
۳۷	تعظیم کرنا اولیاء و صغیا کا بعد صدور اس قول کے	۴۶	توبہ کرنا جماعت و انفس کا اور جان بحق تسلیم ہونا
۳۸	ساتھ اتنا مقام لیا اور بات غیر کے بیان میں	۴۷	نہیں شخصوں کا
۳۹	کر امتوں کا حد تو اترو کہ ہو چننا	۴۷	بیمار ہونا کبھی شیخ ابو محمد علی بن ابی بکر بن ابی بکر کا
۴۰	مرزا خادم کا اور قبیلے کی طرف پھر آفتاب کا	۴۸	انھوں نے مقام بیان میں استفادہ و استفادہ سے بزرگوں کا
۴۱	کر امت کی حقیقت	۴۹	خواجہ عبید اللہ بن حشمتی رحمۃ اللہ علیہ کا حال
۴۲	مرتبہ کا بیان	۵۰	افضل و منظر بقیۃ قادریہ کا مکتبہ چشتیہ سے
۴۳	زندہ کرنا مرغ کا	۵۱	خواجہ شیخ فرید الدین محمد گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کا حال
۴۴	مر جانا جیل کا	۵۲	شاہ عالم محبوب عالم گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کا حال
۴۵	بچھو کا مرجانا	۵۳	جناب نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کا حال

۵۲	لفظ اولیا کی تحقیق	۷	قرض از ابو جانا فرشتے کی انتصواب سے
۵۳	خواجہ بہار الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ	۱۰	حال سب کر لینا ایک شخص کا
۵۵	افضل مونا طریقہ قادریہ کا طریقہ نقشبندیہ سے	۱۱	خلعت باطن عطا کرنا شیخ ابو محمد کو
۵۹	شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲	سزا پانا شیخ ابو بکر بن حجاج کا سبب دل حکمی
۶۰	سید تحقیق شیخ محی الدین بن عربی رحمۃ اللہ علیہ	۱۳	شریعت کے
۶۳	توان تحمل کرامات کے بیان میں	۱۴	سوال نکرے کی وصیت
۶۵	راگن ملے کا بیان	۱۵	بار آور پونا سے کے خشک و خنوں کا
۶۶	نفس مار و غیرہ کا بیان اور اسکے اقسام	۱۶	فوراً فرار کرنا نمرانی کو دولت یا نال و زاری سے
۶۷	حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا راگ	۱۷	فقہ کی تعلیم اور اسکی زبان کا بیان
۶۸	زمان مکان و اخوان و مشق کی کیفیت	۱۸	المؤمن مرآة المؤمن کے معنی
۶۹	فوائد الفواد کی سند	۱۹	توحید کا راستہ اور اسکے اقسام
۷۰	اخبار الاخیار کا حوالہ	۲۰	مساوہ ان مقام دروس و عطا و نصیحت کے بیان
۷۱	شیطان کے فریب سے بچنا	۲۱	و عطا و نصیحت کی ابتدا اور انتہا اور مدت

۸۱	استفتہ کا جواب	۸۹	چھٹی خصلت
۸۲	ابوالفرح ابن جوزی کا کپڑے پھاڑنا	۹۰	ساتویں خصلت
۸۳	شیوخ صوفیہ کے سوسلوں کا جواب دینا	۹۱	آٹھویں خصلت
۸۴	تشریف نامہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مجلس	۹۲	نویں خصلت
۸۵	دس خصلتوں کا بیان	۹۳	دسویں خصلت
۸۶	پہلی خصلت	۹۴	تواضع کی حقیقت
۸۷	دوسری خصلت	۹۵	تواضع کے علامات
۸۸	تیسری خصلت	۹۶	گیارہواں مقام وفات کے بیان میں
۸۹	چوتھی خصلت	۱۰۱	نظم مدحیہ
۹۰	پانچویں خصلت	۱۰۲	قطعات تاریخی

فہرست مقامات و تسکیری کی تمام ہوئی

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

حالات شد عالم حضرت شاه اعظم مولفہ ذوالحجۃ العظیم والعلم والا ناعبد الرحیم ضیا گوہر عمان الکریم و بیست و تین

ماہنامہ محمد عبدالرحمن بن حجاج محمد روشن خان مغفور و تربیت یافتہ خدایتا اور محمد مصطفیٰ خان مہرورد

مطبع آغا خان و قلم و کلام
در زین تظافر و کمال و کمال



اَحْمَدُ لِلَّوِيِّ وَالصَّلَوةُ عَلَى النَّبِيِّ وَعَلَى اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِينَ اِلَى يَوْمِ الدِّينِ
 اما بعد کہترین بندگان خدا کا پای ارباب صفا شاقی فنا و قاح محمد عبد الرحیم
 ضیاء عفا اللہ فونوبہ و ستر محبوبہ ساکن بلدہ فرخندہ بنیاد حیدر آباد دکن لازالت مصونة عن اشر
 و الفساد و الفتن کے کچھ مختصر حال فضائل مال جیسا بجا رہے قطرہ اور گلزار سے
 غنچہ حضرت فلک منزلت قدوہ شریعت زبدہ طریقت یگانہ معرفت خلاصہ حقیقت
 سلطان الکاملین برمان الوصلین قطب الاقطاب فرد الاحباب غوث الثقلین فرزند
 ولید حسن و جگر گوشہ حسین الغوث احمد النبی محی الدین ابو محمد شیخ عبد الفتاح
 جیلانی رضی اللہ عنہ کا اس امید پر کہ خداوند اکبر برکت سے اس حال کے حال عطا فرمائے
 اور مقاصد دلی برائے حسب ایامی ہی ظلیل ثغاسی علییل ذمی المفارخو المناصب حکیم
 سید مولوی ابراہیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے اس کتاب میں لکھا اور اسکو نظر کر بیٹا
 جناب فیضیلت انتساب مجمع معقول و منقول منبع فروع و اصول رونق گلزار تربیت و تعلیم

نیز افلاک و ترس و نفیم جامع علوم صوری و معنوی عمدہ ترین مستفیدان خاندان حضرت شاہ عبد العزیز
 محدث دہلوی حاجی الحرمین خیر خواہ سرکار رسول الثقلین محمد علی باعلیٰ میدوار درگاہ خدای عزوجل
 خدا دوست خدایا لب تادی ابو جامولوی محمد زیان صاحب اللہم متتہ المسلمین بطول حیاتہ و بنا
 ثواب جلیل حسناۃ سے گذار کے مقامات و تگیری نام رکھا بفضلہ تعالیٰ جو نام ہی وہی سال
 اتمام ہوا اسکا قبول کرنے والا اور سہو و خطا کا بخشنے والا خداوند کریم ہی اور کسی گیارہ مقام پر تسم
 پہلا مقام بیان میں تعریف ولی اور اقسام ولایت کے دوسرا مقام بیان میں قسام
 خرق عادت کے تیسرا مقام بیان میں ولادت وغیرہ کے چوتھا مقام بیان میں
 حوالہ لطفی کے پانچواں مقام بیان میں سیرت اور معاش اور لباس اور خرقہ و خلافت کے
 چھٹا مقام بیان میں قدوسی نذر علی رقیہ کل ولی اللہ کے ساتواں مقام بیان میں
 حیا اور بات و غیرہ کے آٹھواں مقام بیان میں ہتھافہ اور ہتھافہ دوسرے بزرگوں کے
 نواں مقام کرامات کے حال میں دسواں مقام درس اور غلط نصیحت
 کے حال میں گیارہواں مقام وفات کے حال میں

پہلا مقام بیان میں تعریف ولی اور قسام ولایت کے

اس کتاب برکت انتساب میں حوالہ سعادت آل حضرت رفیع المنزلت نیر آسمان ولایت گوہر دریا
 الامت قطب العالم غوث اعظم عالم ربانی ابو محمد عبدالقادر حسین بن الحسنی بھیلانی قدس سرہ درو
 واصل الینا برکاتہ و فتوحہ کا ذکر ہے جو اس لیے منظور ہے کہ مختصر تعریف ولی کی اور کیفیت قسام
 اولیا کی اس طور پر قوم ہو کہ خاص عام کو مفہوم ہو محتاج الی العاجزین لکھا ہوا ولی ہوا اللہ
 بالسر و صفاتہ بحیث ما یکون المؤمن علی الطاعة اجتناب من المعاصی المعترض عن الانماک فی اللہ

و بشمول ولی او سکو کہتے ہیں جو پہچانتے والا ہو ذات الہی کو اور صفات کو اور اسکے جہد کر کہ ممکن ہو اور اس کو نوا لا ہو عبادت پر اور پہچنے والا ہو گناہوں سے روگردان ہو و ہوتے سے دریا ی لذات و شہوات میں ملا حسین کا شفی حرمۃ اللہ علیہ تفسیر میں لَا اِنَّ اَوْ لِيَكُلَّ اللّٰہِ لَا حَقُّوْیْ عَلَیْہِمْ وَاَکُلْہُمْ یَحْزَنُوْنَ کی لکھتے ہیں ولی وہ ہے کہ لقاء اس کی موجب یا الہی کی ہو ولی او سکو کہتے ہیں جو دشمن ہو اپنے نفس کا ولی عنوان شریعت اور برہان حقیقت ہی ظاہر ہو سکا احکام شرع سے آراستہ باطن او سکا انوار فقہ سے پیرا ستہ ہو مثنوی

نوش نمیدان ازل تاختہ	گوی بچو کان ابد باختہ
متکلفان حرم کبریا	شستہ دل از صورت کبر وریا
راہ نور دان شکستہ دم	راز کشایان فرو بستہ دم

فی قصہ می نے تعریف ولی کی مقدمے میں شرح قصص کے یوں لکھی ہے ولی ہو الفانی فی اللہ الباقی بہ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ تفحات الانس میں فرماتے ہیں ولایت مشتق ہے ولی سے اور معنی ولی کے قریب ہو اور ولایت دو قسم پر ہی عالمہ اور خاصہ ولایت عامہ شامل ہے تمام اہل ایمان کو چنانچہ خدا ہی تعالیٰ فرماتا ہے اللّٰہُ وِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلٰی النُّوْرِ اللّٰہُ دوست ہوا دن لوگوں کا جو ایمان لائے نکالتا ہے انکو تاریکیوں سے طرف روشنی کے یعنی شک سے طرف یقین کے یا صفات بشریت سے طرف صفات ربوبیت کے عام مومنین بھی اللہ کے دوست اور ولایت عامہ میں شریک ہیں اور ولایت خاصہ خاص ہے ارباب وصال اور صحابہ سلوک کے لیے اور مراد ولایت خاصہ سے فنا ہونا بندے کا حق کی ذات میں اور باقی رہنا او سکا ساتھ او سکے ہی پس تعریف ولایت خاصہ کی یہ ہوئی ہو الفانی فی اللہ الباقی

اور فنا مردی انتہائی سیر الی اللہ سے اور بقا عبارت ہے ابتدائی سیر فی اللہ سے سیر الی اللہ و بقا
تمام ہوتی ہے کہ سالک اپنے یا بان وجود کو قدم صدق سے یکبار قطع کرے اور سیر فی اللہ
جب حاصل ہوتی ہے کہ خدائی تعالیٰ ہند کو بعد فحاشی مطلق کے وجود مطہر لوٹ حد و سطح عطا کرے
کہ بندہ بسبب اس وجود کے عالم اوصاف میں در تخلق باخلاق ربانی میں ترقی کرے
اور معصون سے تعریف ولایت کی یوں لکھی ہے الوہی ہو العافی من جملة الباقی فی مشاہدہ الحق
لہم لیکن لہ عن نفسه اخبار ولا یمنع غیر اللہ قرار ولی وہ ہے کہ فانی ہو دے اپنے حال سے
اور باقی رہے مظاہرے میں حق سبحانہ کے نہواؤ کو اپنے حال سے اخبار اور ساتھ غیر خدا
قرار ان تعریفوں سے ظاہر ہے کہ تعریف مندرجہ مضامین الاما عا جار عام ہے اور ماورا اسکے خاص
ہیں اور جناب ولایت آب شہرہ آفاق موصوف صفت یقینید و اطلاق مہبط الہام منبع
ایقان حاجی الحزمین حافظ قرآن پیشوا ای ارباب صدق و یقین سلطان المشایخ امام العارفين
مولائی مرشدی مولوی شیخہ عبداللطیف المعروف بشیخہ محی الدین صاحب قادری نقوی
و بلوری لازالت شہوس حیاتہ طالعہ و مابرجت بدور برکاتہ لامتہ جو اہل السلوک میں فرما
ہیں کہ ولایت چار قسم ہے پہلی اول ولایت علامہ مومنین کہ موافق حکم اللہ و علی الذین
امنوا یحییٰ جمہور من الظلمات الى النور کے تمام امت مرحومہ اس ولایت میں داخل ہے
اور شغل اس ولایت کا تبدیل ہے ہر ہوا یا ہر کسی قسم سے ہو دوم ولایت صغریٰ کہ اسکو
ولایت اولیا اور ولایت ہمدوست بھی کہتے ہیں شغل اس ولایت کا مراقبہ وحدت وجود
اور تجدد مثال وغیرہ ہی رسوم ولایت خاص کہ اسکو ولایت ملا اعلیٰ اور ولایت ہر چہار
ملک مقرب کہتے ہیں شغل اس ولایت کا تصور تنزیہ تحت حق اور وراہ البراہم وراہ الوہاب
چہارم ولایت خاص انھوں کہ وہ ولایت حضرت نبیا علیہم السلام کی ہے اس ولایت میں

غالی کرنا قوت تخیل کا ہر حق سے اور غیر حق سے قہر و اکمالین مقبول از بجا گاہ رب الودود
حضرت شیخ نجم الدین محمود نے گلشن راز میں فرمایا ہے بیت

وے در پیروے چون ہمد آید بنے رادر ولایت محرم آید

اور اس کی شرح یعنی مفتاح العجاز میں لکھا ہے ولی جب متابعت اور پیروی نبی کی کرتا ہے اور تمام
حال میں قدم سنی اور اجتہاد کا طریق اطاعت اور انقیاد میں دھرتا ہے اور ظاہر و باطن اقوال
و افعال میں متابعت تجا و زہد نہیں کرتا اور امور مجمع ادا رہو کہ مناسی سے گذرتا تو اس صورت
میں وہ ولی شریعت اور طریقت میں ہمد اور ہمران نبی کا ہوا جیسا نبی کو مقام محبوبیت کا حاصل
و سیاہی ولی بھی سبب حسن متابعت نبی کے مقام مجبی سے مقام مجہولی کا وہل ہے جو بیت
نبی کی بذریعہ متابعت سرفراز ہو اور نبی کی ولایت و قرب کا ہمارا ہی چنانچہ بادشاہ کون و مکان

سرور پیغمبران کا ارشاد ہے علیؑ منی و امانہ خلقت انا و علی من نور و احسان منی بہن لہ ہارون

من موسیٰ الا انہ لانی بعدی اگرچہ خدای تعالیٰ نے نبوت تشریفی کو منقطع کر دیا مگر اپنے بند و کو

فیض ولایت سے کہ باطن نبوت ہی محروم نہیں کیا ہر وقت ہر عہد میں اولیاء اللہ تھے اور

ہیں اور ہونگے کام عالم کے اس کے وجود باوجود ہر موقوف ہیں اور یہ اقسام اس کے

مشہور معروف ہیں اقطاب افراد بقرلا اوتاد تجبا القبا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ

عنه سے مروی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئن فی الارض ثلاثۃ شیخخص قلوبہم علی قلب آدم

علیہ السلام و لاربعون قلوبہم علی قلب موسیٰ علیہ السلام و لہ سبعة قلوبہم علی قلب ابراہیم علیہ السلام

و لاربعۃ قلوبہم علی قلب جبریل و لثلاثۃ قلوبہم علی قلب میکائیل و واحدۃ قلب علی قلب سرائیل

علیہم السلام فاذا مات الواحد ابدل اللہ مکانہ من الثلاثۃ و اذا مات واحد من الثلاثۃ ابدل اللہ مکانہ

من الاربعۃ و اذا مات واحد من الاربعۃ ابدل اللہ مکانہ من السبعۃ و اذا مات احد من السبعۃ

اقسام اولیا

ابدال اللہ مکانہ من الاربعین وادامات واعد من الاربعین ابدال اللہ مکانہ من ثلثمائۃ وادامات
 واعد من ثلثمائۃ ابدال اللہ مکانہ من العاتۃ برفع اللہ البلاء عن الائمۃ برکتہم فرما یا رسول مقبول صلی اللہ
 علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے زمین پر تین شخص ہیں کہ دل اور کنبہ پر ایسے گئے ہیں
 آدم علیہ السلام کے دل پر اور واسطے اسکے چالیس شخص ہیں کہ دل اور کنبہ پر دل موسیٰ
 علیہ السلام کے ہیں اور واسطے اسکے سات شخص ہیں کہ دل اور کنبہ پر دل ابراہیم علیہ السلام
 کے ہیں اور واسطے اسکے چار شخص ہیں کہ دل اور کنبہ پر حضرت جبریل علیہ السلام کے دل
 ہیں اور واسطے اسکے تین شخص ہیں کہ دل اور کنبہ پر دل میکائیل علیہ السلام کے ہیں
 اور ایک شخص ہے کہ دل اور کنبہ پر دل اسرافیل علیہ السلام کے ہیں جس وقت مواءہ ایک
 شخص قائم کرتا ہے خدای تعالیٰ جا میں اسکی ایک کو تین شخصوں سے جو میکائیل علیہ السلام
 اور برہن اور جب مرا ایک دن تین میں سے قائم کرتا ہے خدای تعالیٰ جا میں اسکی چار
 اور جب مرا ایک چار سے بدل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی چار سات میں سے اور جب مرا
 کوئی سات میں سے بدل کرتا ہے اللہ جل شانہ جا پر اسکی چالیس میں سے اور جب
 مرا ایک چالیس سے بدل کرتا ہے مکان میں اس کے تین سو سے اور جب مرا کوئی تیر
 سے بدل کرتا ہے اللہ تعالیٰ جا میں اسکی عام مومنین سے دفع کرتا ہے اللہ تعالیٰ بلا کو
 اہم سے سبب برکت اونکی وہ جو ایک اسرافیل علیہ السلام کے دل پر ہو وہ قطب
 الاقطاب وروح عظم و مرتبہ و سکا اعلیٰ تمام اولیای عالم سے ہو وہ عالی منصب والا
 مرتبہ ہو اور منظر باطن نبوت حضرت رسالت ہو اور افراد تین شخص ہیں اور اوقات چار ہیں
 کہ چار کرم عالم انجبین پر برقرار ہیں اور بدلا سات میں ان کو انشاء اللہ کہتے ہیں اور پنجاب
 چالیس ہیں کہ ان کو رب العالی الغیب کہتے ہیں اور سبب ترقی قبر مرآت اللہ سے مرتبہ نقباء کا

خالی کرنا قوت متخیلہ کا ہوتی ہے اور غیر حق سے قدوۃ الکاملین مقبول یا بجا کہ رب الودود حضرت شیخ نجم الدین محمود نے گلشن راز میں فرمایا ہو بیت

ولے در پیر وے چون ہمدرد آید بنے رادر ولایت محرم آید

اور اسکی شرح معنی مفتاح الاعجاز میں لکھا ہے ولی جب متابعت اور پیروی نبی کی کرتا ہے اور تمام حال میں قدم سعی اور اجتہاد کا طریق اطاعت اور انقیاد میں دھرتا ہے اور ظاہر و باطن اقوال و افعال میں متابعت کے تجاویز نہیں کرتا اور مامور و مریعہ ادا رہ کر مٹنا ہی سے گذرنا تو اس صورت میں وہ ولی شریعت اور طریقت میں ہمدم اور ہمراز نبی کا ہو جیسا نبی کو مقام محبوبیت کا حاصل دیا ہے ولی بھی بسبب حسن متابعت نبی کے مقام محبی سے مقام مخمبولی کا وصال ہو جیسا کہ نبی کی بذریعہ متابعت سرفراز ہے اور نبی کی ولایت و قرب کے ہمراز ہی چنانچہ بادشاہ کون و مکن

سرو پیمبر ان کا ارشاد ہے علیؑ منی و اما منہ خلقت انا و علی من نور واحد انت منی بہت لہ لہارون من موسیٰ الا انہ لانی بعدی اگرچہ خدای تعالیٰ نے نبوت و شریعت کو منقطع کر دیا مگر اپنے بند و کون فیض ولایت سے کہ باطن نبوت ہی محروم نہیں کیا ہر وقت ہر عہد میں اولیاء اللہ تھے اور ہیں اور ہونگے کام عالم کے اس کے وجود باوجود پیر موقوف ہیں اور یہ اقسام او ان کے مشہور و معروف ہیں اقطاب افراد بزرگ اوتاد تجبا القبا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ

عنہ سے مروی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ فی الارض ثلاثۃ اشخص قلوبہم علی قلب آدم

علیہ السلام و لہ اربعون قلوبہم علی قلب موسیٰ علیہ السلام و لہ سبعة قلوبہم علی قلب ابراہیم علیہ السلام

و لہ اربعۃ قلوبہم علی قلب جبریل و لہ ثلاثۃ قلوبہم علی قلب میکائیل و واحد قلبہ علی قلب سرافیل

علیہم السلام فاذا مات الواحد ابدل اللہ مکانہ من الثلاثۃ و اذا مات واحد من الثلاثۃ ابدل اللہ مکانہ

من الاربعۃ و اذا مات واحد من الاربعۃ ابدل اللہ مکانہ من السبعۃ و اذا مات احد من السبعۃ

اقسام اولیا

اہل اللہ مکانہ من الاربعین فاذا مات واحد من الاربعین اہل اللہ مکانہ من ثلثمائة فاذا مات
 واحد من ثلثمائة اہل اللہ مکانہ من العاتية يرفع اللہ البلاء عن الامة بکرتهم فاما رسول مقبول صلی اللہ
 علیہ وسلم فنه تحقیق واسطے اللہ کے زمین پر تین شخص ہیں کہ دل اوں کے پیدا کیے گئے ہیں
 آدم علیہ السلام کے دل پر اور واسطے اوں کے چالیس شخص ہیں کہ دل اوں کے اوپر دل موسیٰ
 علیہ السلام کے ہیں اور واسطے اوں کے سات شخص ہیں کہ دل اوں کے اوپر دل براہیم علیہ السلام
 کے ہیں اور واسطے اوں کے چار شخص ہیں کہ دل اوں کے حضرت جبریل علیہ السلام کے دل پر
 ہیں اور واسطے اوں کے تین شخص ہیں کہ دل اوں کے اوپر دل میکائیل علیہ السلام کے ہیں
 اور ایک شخص ہے کہ دل اوں کا اوپر دل اسرافیل علیہ السلام کے ہو جس وقت مواءہ ایک
 شخص قائم کرتا ہو خدای تعالیٰ جا میں اوں کی ایک تین شخصوں سے جو میکائیل علیہ السلام
 دل پر ہیں اور جب ہر ایک ان تین میں سے قائم کرتا ہو خدای تعالیٰ جا میں اوں کی چار
 اور جب ہر ایک چار سے بدل کرتا ہو اللہ تعالیٰ اوں کی چار سات میں سے اور جب ہر
 کوئی سات میں سے بدل کرتا ہو اللہ جل شانہ جا پر اوں کی چالیس میں سے اور جب
 ہر ایک چالیس سے بدل کرتا ہو مکان میں اوں کے تین سو سے اور جب ہر کوئی تین سو
 سے بدل کرتا ہو اللہ تعالیٰ جا میں اوں کی عام مومنین سے دفع کرتا ہو اللہ تعالیٰ ہر ایک
 امت سے سبب برکت اونکی وہ جو ایک اسرافیل علیہ السلام کے دل پر ہو وہ قطب
 الاقطاب اور غوث اعظم اور مرتبہ اسکا اعلیٰ تہامی اولیای عالم سے ہو وہ عالی منصب ہلالا
 مرتبہ ہو اور مظهر باطن نبوت حضرت رسالت ہو اور افراتین شخص ہیں اور اوقاد و چار ہیں
 کہ جابر کریم عالم انھیں پر برقرار ہیں اور بدلائات ہیں اور کواثر اللہ کہتے ہیں اور نجبا
 چالیس ہیں کہ اور کواثر بال الغیب کہتے ہیں اور پست تر وہ مرتبہ مراتب لیا اللہ سے مرتبہ نقباء کا

اور وہ تین سو تین اونکو برابر کہتے ہیں یہ جماعت خلاصہ کائنات ہے اور اسکی طفیلی سب
مخلوقات ہیں قیامت تک جماعت کو قیام ہے اور یہ دافع بلائی خاص و عام ہے مولف

آلہی بھیرا قطاب زمانہ	آلہی بھیرا فسراد گمانہ
آلہی از ستلے ازا دوزی شان	آلہی از ستلے بد لای دوران
آلہی از پلے نجبای عالم	آلہی از پلے نقبای عالم
مراہنہ طریق پارسائی	برہ زرین میتدہ سیمائی
فداے بارگاہ شاہ بغداد	خداوند دو عالم جان من باد

دوسرا مقام بیان میں ہتھام خرق عادت کے

انسانوں سے جو افعال خلاف عادت عجیب و غریب دیکھے ہیں انکے چند مرتبہ اور
اقسام میں مجزہ اور کراہت وغیرہ انکے نام میں حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ الاشرار
میں تفصیل کیا مگر امام فخر الدین رازی سے یوں نقل کی ہے کہ جب ظاہر ہو کوئی فعل خلاف عادت نہایت
تو وہ فعل یا ہوگا کسی عوی پر یا ہوگا اور فعل کہ عوی پر ظاہر ہوتا ہے اس کے دعویٰ کی چار قسم ہیں یا دعویٰ
شدائی کا ہوگا یا نبوت کا یا ولایت کا یا سحر کا قسم اول جو دعویٰ خدائی کا ہے یا دعویٰ ظاہر ہونا خرق
عادت کا اور شخص سے جو دعویٰ الوہیت کا کرے سو معارضہ کے معنی کوئی امر اس کے دعویٰ کے
برعکس نہ ہو جیسا فرعون نے دعویٰ کیا کہ اس کے اپنی صورت پر بتیں بنا کر اپنی قوم کے ہر ایک
شخص کی بت دیکر حکم کیا تھا کہ اسکی عبادت کرو تا یہ بت تمکو میرا قرب حاصل کروا دے
اور کہتا تھا انا ربکم الاعلیٰ یہ خدا چھوٹے ہیں میں تمھارا بڑا خدا ہوں اگرچہ عالم میں دوسرا بھی
خدا ہے جو موسیٰ کو ایلیٰ بنا کر بھیجا ہے وہ مجھ سے بہت ہے میں بلند ہوں اپنی بڑائی کا دم بھرتا تھا

اور اپنا دعوائِ دلیلون سے ثابت کرتا تھا کہ موسیٰ کے خدا کی خدائی تمام عالم پر میری خدائی خاص ہے مصر کے اور خاص عالم پر مقدم ہوتا ہے رعایت حقوق میں یہ بات ظاہر ہے ہر تمام مخلوق میں اور میری ربوبیت محسوس ہر اوکلی ربوبیت غیر محسوس شیطان لعین نے یہ سخن سنگر کہا میں نے دعویٰ ربیت کا کیا تھا سو میرا یہ حال ہوا معلوم نہیں کہ اسلاف زنی کا کیا انجام ہوگا بیت

دیس روسیہ نامہ و سنگدل	زنا پا کے بلہیس از دی محبل
------------------------	----------------------------

بعد موسیٰ خدائی فرعون بے عون کے خدائی جلیل نے اپنی قدرت کاملہ سے روزیل کو شکست کیا مخلوق مصر کی جمع ہوئی اور کہنے لگی اگر تو خدا ہے اور اپنے دعویٰ میں سچا ہے تو اس نیل کو دان کہ اپنی قدرت و طاقت عیان کر فرعون ملعون آوارہ نشامت کا مارا تھا شہر سے جانب صحرا ایک دیرانے میں جلا گیا اور لشکر سے اپنے کسی کو ساتھ نہ لیا ایک غار میں پوشیدہ ہوا تو حق تعالیٰ کا خوف اوسکے دل میں پیدا ہوا غرور و تکبر سے بھاگ کر طوق گردن میں ڈال کر بعد عجز و نیا خدای بے نیازی کی دگاہ میں سجدہ کیا اور عرض کرنے لگا اسی پر درگاہ میل نہا تو حق تعالیٰ میں ہوں تو باد ہی میں مضل ہوں دنیا کو آخرت پر اختیار کیا ہوں جو کچھ دینا ہو مجھے یہاں دے وہاں سے کام نہیں خواہش دنیا کی ہے فکر انجام نہیں خدای عزوجل نے اپنی قدرت کاملہ کو اظہار کیا فرعون کو روزیل کا اختیار دیا پانی روان ہوا وہ مرد و شادمان ہوا جب کہتا تھا کہ تجھ جاتو روزیل تجھ جاتی تھی دان ہو تو دان جوتی تھی جیسا فرعون ملعون نے دعویٰ کیا تھا اور اپنی خرق کوٹ کھلایا و لسیا ہی جہاں بربکال مجھے دعویٰ کیا کہ لیکھا اور اپنی خرق عادت دکھلا لیکھا مذکرۃ المعادین نہ کر تو کہ دجال ایک چشم کا کور ہے درمیان ہر دو چشم اوسکی لفظ کافر مرقوم ہوگا ہر مسلمان کو خواندہ ہو یا ناخواندہ مضموم ہوگا اور اسکا مقام خرد و دریا عراق و شام ہوگا اوسکے ساتھ شتر ہزار سیوی ہفتھانی کا از صم ہوگا ہر طرف فساد و بڑا

دھال کا قصہ

کہ گناہ زمین پر چالیس فن ہر گناہ کا روز اول برابر ایک سال کے روز دوم برابر ایک ماہ کے
 روز سوم مقابل ایک ہفتے کے اور باقی ایام مانند یک ایک روز کے ہونگے مانند ہفتہ
 کے زمین پر سیر کر گیا ایک جماعت پر گزر گیا اور گیا کہ میں تمھارا خدا ہوں مجھ پر ایمان لاؤ وہ لوگ
 ایمان لائیں گے آسمان کو کہ گناہی برابر سائیکازمین کو کہ گناہ زاعت اگا گئی کی دوسری
 قوم پر گزرو گے گا اور انکو بول گیا میری خدائی پر ایمان لاؤ وہاں کا حکم دکرینگے پس مال اونکا
 تلف ہوگا اسطرح کے خوارق ایسے معیون سے ہو سکتے ہیں کیونکہ مخلوق ہونا اور کا عدم
 شانِ خلقت کی دلیل ہوا و الیہامی نہایت غوار و ذلیل ہی قسم دوم جو دعوائِ نبوت کا ہر دو
 دو قسم پہر ہی صدق ہوگا یا کاذب صادق ہو تو واجب ہو کہ غور و خرق عادت کا اس سے
 جیسا عجز و شوقِ فقر کا حضرت خیر البشر سے کلامِ لمبین فی آیاتِ رحمتہ للعالمین
 میں جس طور پر مذکور ہو و بسا ایمان مسطور ہی آگے ہجرت حضرت خاتمِ رسالت کے مکہ معظمہ میں
 ابوہریرہ و ولید بن مغیرہ اور عاص بن وہب وغیرہ کفار ناجار قریش سے جمع ہو کر حضرت
 بابر کت حضرت سرورِ عالم نبی اعظم میں عرض کی اگر تم سچے ہو تو چاند کے دو ٹکڑے کرو و زبا
 معجز بیان سے فرمایا اگر تم یہ عجزہ دیکھ پاؤ گے تو ایمان لاؤ گے انھوں نے عرض کی کہ
 ہاں اگر تم دیکھیں گے تو ایمان لائیں گے مسلمان کہلائیں گے آپ نے بارگاہ
 کبریٰ میں عرض کی کہ یا آلہی جانبدارے حکم سے دو ٹکڑے ہو جائے تو ایم تیرے بندو کو
 نظر آئے جنابِ الہی نے مدعا حضرت کا قبول کیا چاند دو ٹکڑے ہوا آپ نے
 آواز بلند سے ہر ایک کا فر کا نام لیکر کہا کہ دیکھ لو گواہ رہو چاند دو ٹکڑے ہو ملو
 سمون کو وہاں حکم خیر البشر سے | نظر آئے دو ٹکڑے جرمِ قہر سے
 شوق ہونا قہر کا اظہار من شمس جب دیکھ لے تو کفار ناجار کہنے لگے کہ یہ کفار سحر ہوئے ابوہریرہ

کہا اگر سحر ہو تو تم پہ چلے گا اور شہر والوں کو کاہیکو نظر پڑے گا دوسرے شہر والا اگر کوئی آئے تو اس سے
 چال دریافت کیا جائے ویسا ہی اون کا فروں نے اور آفاق کے آنے والوں سے
 اس ماجرے کا اظہار کیا سمجھوں نے اقرار کیا اور ایک ایک ٹکڑا قمر کا تنے فرق سے ہٹو
 تھا کہ جبل حراد و نون کے درمیان میں نظر پڑتا تھا اتنا ہی احوال صحیح ہو وہ جو شہر ہو کہ
 چاند کا ایک ٹکڑا زمین پر آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گریبان مبارک میں گھس کے
 ہشتین بھٹک نکل گیا یہ محض بے اصل ہیرو تھی یا وہ دعوی نبوت کا کاذب ہو گا تو جائز نہیں
 ظہور خرق عادت کا اس سے اگر فرضاً ظہور ہو تو او کی امانت کے واسطے امر بالکفای ہو گا
 جیسا مسیکہ کذاب جذب القلوب الی دیا المحبوب میں لکھا ہے کہ سیلہ بلعون بوڑھا تھا
 اسلام سے مشرف ہو کر مرتد ہو گیا تھا اور دعوا شرکت نبوت کا کر کے اسقاط نماز فریضہ کیا
 اور شراب زنا کو حلال کہا فساد و فحار کی ایک جماعت نے اس کی متابعت کی اور وہ سب
 میں قرآن مجید کے سبھمانی مطبوع اختراع کرتا تھا چنانچہ اسے میں طلعا دیات کے کہا ہے
 والذراعات زرعاً واحداً صدات حصداً والطاحنات طحناً وانخازات خبزاً والشاردات شرذاً
 اور یہ بھی اسی کا کہا ہوا ہے الفیل الفیل لہ خرطوم طویل ان ذلک من خلق ربنا اَجَلِیل اگر
 کسی کے لیے درازی عمر کی دعا کرتا تو وہ فی الفور مرجاتا اگر کسی روشنائی چشم کے واسطے
 دعا کرتا تو وہ نابینا ہوتی تمام امر بالکفای ہی ہستم سووم دعوا ولایت کا جو لوگ کراوات لیا
 کے قائل ہیں اون کے نزدیک اس بات میں اختلاف ہے کہ ولی کو دعوا کرست کا جائز ہو یا نہ
 اور وہ امر موافق دعوی کے حاصل ہوتا ہے یا نہیں قسم چہارم دعوا سحر کا اور طاعت
 شیطا میں کا جائز ہو اس دعوی کو بھی خوارق عادت اور معجزہ کے نزدیک جائز نہیں
 دوسری قسم ظاہر ہونا خرق عادت کا بغیر دعوی کے بس ظاہر ہونا خرق عادت کا

مسلمان پر ہیز گار شقی سے اسکو کراست کہتے ہیں معتزلہ اولیاء و صحابہ کی کراہات کے منکر ہیں
 مگر حضرت حسن بصری اور اسکے ایک رفیق کے قائل ہیں اور جو خرق عادت انبیاء سے
 بعد نبوت کے ہو وہ معجزہ ہی جیسا کہ مذکور ہوا اور قبل از نبوت ہو تو اسے اراصاص کہتے ہیں
 جیسا شق صدر سید البشر تواریخ مصیب الہ میں لکھا ہے کہ جب آپ دو برس کے
 ہوئے اور چلنے لگے حضرت علیہ کے فرزندوں کے ساتھ جنگل کو جہان اونکے
 مویشی چرتے تھے تشریف لیجاتے ایک روز آپ دہان رونق افزا تھے کہ دو فرشتے
 آئے اور آپ کو زمین پر لٹا یا اور سینہ بے لکینہ کوتاناں چاک کیا اور دل کو نکال کر
 دھویا اور او میں ایک چیز عالم قدس کی واسطے تسکین کے مانند بیسی ہوئی دو کھ
 تھی جھبڑیا اور بھراہنی جبکہ پر کھ کے شکاف سینہ کو سی دیا کچھ آپ کو تکلیف نہوئی
 اور یہ شق صدر جہاں واقع ہوا ہوا اول علیہ حدیہ کے مکان میں دوم قرب زمانہ
 شباب دس برس کی عمر میں سوم قبل نزول وحی چہارم معراج کی شب میں جناب
 ولایت کراست اب حضرت والا ربیت قدوہ علمائی نادر مظہر انوار پروردگار حقائق معارف
 پناہ آیتہ من آیات اللہ مرشدی و مولائی مولوی محنوی مولانا شاہ عبدالعزیز
 دہلوی رضی اللہ عنہ نے اس مقام میں یہ نکتہ لکھا ہے کہ اول شق کرنا ایسے کا اس لیے تھا
 کہ آپ کے دل سے سب لہو لعل جو کون کے دلون میں ہوتے ہیں نکال ڈالیں دوسری
 اسی واسطے تھا کہ آپ کے دل میں غربت ایسے امور کی جو بمقتضای جوانی خلاف مرضی الہی
 ہوں نہ رہے اور تیسری مرتبہ سو واسطے کہ دل کو قوت تحمل وحی کی حاصل ہو اور چوتھی بار
 اس لیے کہ دل کو مشاہدہ عالم ملکوت اور لاہوت کی طاقت ہو اور اگر خرق عادت عام
 مومنین سے ہو تو اس سے معونت کہتے ہیں اور خرق عادت کفار کی اگر بالعکس ہو

شق صدر سید البشر

چہا

اقسام خرق عبادت

تو ستر راج ہو جیسا حال جان سگال کا اور اگر بالکس ہو تو اسے اہانت کہتے ہیں جیسا قصہ میلہ لکھنا کا خضر خرق عادت کی تجھے قسمیں ہیں اس راس اور حجرہ انبیا کے لیے نمونہ اور اگر آت عام مومنین اور اولیاء کے لیے ستر راج اور اہانت کفار بیکار کیو اسطے کہ راستہ اولیاء اللہ کی قرآن و حدیث سے ثبات و متحقق ہو میں کچھ شک نہیں جو شک لائے اور لکھا کرے مگر وہ جتنی

تیسرا مقام بیان میں ولادت وغیرہ کے

مؤلف سن ای محمودیدار محبوب عالم	بیسان ولادت ہوا دس شاہ درج
تروتازہ ہی جس سے باخ ولایت	چہر رخ ہوا ہی جو راہ یقین کا

سلسلہ پیری جناب غوثیت آب گانستی ہوتا ہی حضرت حسن مجتبیٰ تک اور واسطہ پیری وفتاب عالم تاب تھان لایک پہنچتا ہی حضرت حسینؑ کی بلا تک سیلے آب کو حسنی و حسینی کہتے ہیں باعی

آن شاہ سرا فراز کہ غوث اقلین بست	در اصل سیادت چہ صحیح انسین بست
از سووی پدر تا بحسن سلسلہ است	از جانب مادر در دیابی حسین بست

نام نامی اسم سامی آپ کے والد ماجد کا سید نور الدین ابو صالح موسیٰ جنگلی دوست حق مشہور ہی شرا بجا اہر فی مناقب سید عبد القادرین مذکور ہو کہ ابو صالح فرزند ہیں ابی عبد اللہ عبد الکریم کے وہ فرزند یحییٰ الزہا کے وہ فرزند محمد کے وہ فرزند داؤد کے وہ فرزند موسیٰ کے وہ فرزند عبد اللہ کے وہ فرزند موسیٰ الجون کے وہ فرزند عبد اللہ محض کے وہ فرزند حسن مثنیٰ کے وہ فرزند ابی محمد امام حسن مجتبیٰ کے وہ فرزند امیر المومنین علی مرتضیٰ کے رضی اللہ عنہم جمیعین ریاض الحیات میں ورج جنگلی دوست حق کہنے کی اس طرح لکھی ہو کہ آپ ہمیشہ اپنے نفس سے جنگ و جدال اور اسکی کشتی کو پال

وجہ تسمیہ جنگلی دوست حق

کرتے ایک سال تک چاہے مین نفیس کے آپ نے کچھ کھایا نہ پایا بعد کی سال کے کچھ کھائے
 پیئے کا ارادہ کیا نان جوین بے نمک اور آب گرم حاضر کیا گیا اسی حال میں کسی شخص نے طعام
 اور آب سرد حاضر کیا آپ نے طعام لذیذ اور آب سرد فقرا کو دیا کیا اور نفیس سے کہا اگر
 تجھے کچھ غذا کی ہوس ہو تو یہ نان جوین اور آب گرم بس ہی سنتے ہی نفیس نے آواز دی
 یا ابا صالح موسیٰ جنگلی اجموع اجموع اوس وقت حضرت خضر علیہ السلام نے فشریف فرما ہو کر کہا
 السلام علیک یا سبط النبی ابا صالح موسیٰ خدای تعالیٰ نے تیرے نفیس کو جنگلی کہا تجھ کو
 حق دوست فرمایا اور کہا کہ میں ہا مور ہوں تیرے ساتھ افطار کروں جو آب طعام کہ خضر علیہ السلام
 لائے تھے وہ دونوں نے ملکر کھایا اوس وقت سے موسیٰ جنگلی دوست حق آپ کا لقب ہوا
 اور نام مبارک جناب لایت تاب حضرت غوث الثقلین کی والدہ ماجدہ کا ام اخیر متہ ابجبار
 فاطمہ فانی ہو وہ دختر ابی عبداللہ صومعی کی وہ فرزند سید ابی جمال کے وہ فرزند سید محمد کے
 وہ فرزند سید ابی محمود طاہر کے وہ فرزند سید ابی عطا عبداللہ کے وہ فرزند سید ابی کمال عسی کے
 وہ فرزند سید علاء الدین کے وہ فرزند امام جعفر و صادق کے وہ فرزند سید امام محمد باقر کے وہ
 فرزند سید امام زین العابدین کے وہ فرزند امام حسین شہید کربلا کے وہ فرزند
 جناب علی مرتضیٰ کے رضی اللہ عنہم جمعین اور آپ کا شردہ ولادت باسعادت ارشاد
 حضرت خاتم رسالت سے پایا جاتا ہے چنانچہ تواریخ حدیبیہ میں آیا ہے کہ جب حضرت
 مصطفویٰ نے نکاح خاتون قیامت کا جناب مرتضوی سے باندھا تب یہ دعا کی
 جمع اللہ شملکموا وسعد بکموا وبارک علیکموا وخرج منکم اکثر اطیبا یعنی خدای تعالیٰ تم دونوں کو
 بخوبی اٹھار کھٹا اور تمہارا نجات چمکد کرے اور تم پر برکت کرے اور تم میں سے بہت
 طیب پاکیزہ پیدا کرے دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدایتعالیٰ نے قبول فرمائی اور

بنی فاطمہ میں ایسے طیبین و طاہرین پیدا ہوئے کہ اگر کسی کی اولاد میں نہ ہوئے ایمہ طہار کر کہا
اور اولیای نامدار مانند حضرت رونق ولایت ہادی عالم غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ
سرہ الغریب کے شیخ محی الدین بن عزیزی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحات میں بیان مقامات میں
تصرفات اولیائ میں حضرت غوث الثقلین کو بہت بلند مرتبہ قوی التصرف لکھا ہے آپ کا قوی التصرف
ہونا تمام عالم پر ہویدا ہے اور بھی اولیاء اللہ کے اقوال آپ کی بشارت ولادت پر ڈال ہیں
ریاض الحیات میں لکھا ہے صاحب ہر تہ عالی و مناقب متعالی جناب ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ
تحفہ قادریہ میں فرماتے ہیں کہ مجلس میں شیخ ابوبکر کی ذکر اولیاء اللہ کا آیا اس وقت شیخ نے
فرمایا کہ اگر عراق میں ظاہر ہوگا عالی مناصب معالی مناقب عند الناس عبدالقادر نام ہوگا
عند اللہ عالی تقربا و اولیاء سے والا مقام ہوگا بغداد میں رہیگا قدمی ذرہ علی قیوہ کل دلی
حکم الہی سے کہیگا سب لیاہی متقدمین و متاخرین گردن جھکائیں گے اور نیکے قدم مبارک
اٹھائیں گے شراجواہر نے مناقب الشیخ عبدالقادر میں لکھا ہے شیخ ابو محمد شنبکی نے کہا کہ
فرمایا شیخ ابی بکر ہزار ہا کے عراق کے اوتاد اٹھ میں پہلے معروف کرنخی دوسرے
احمد بن جنبیل تیسرے بشرحانی چوتھے منصور بن عمار پانچویں جنید بغدادی چھٹے
سری سقطی ساتویں سہل بن عبداللہ تیسری آٹھویں عبدالقادر جیلانی تین نے
کہا عبدالقادر کون ہی فرمایا وہ الکر دہم جی سادات سے بغداد میں پانچویں صدی میں اسکا
ظہور ہوگا اور صدیقین اور اوتاد و افراد سے جو جو دنیا کے قطبہ ایمان ہیں ان سب میں
وہ یکتا ہے اور اسکی سب سے شان ہی حاصل کلام وہ مقبول بارگاہ الہی نور انوار امتنا ہی
شہ نیستان کمال مرد میدان جمال خورشید افلاک کرامت گوہر درای و ولایت گل سرسبز
گلشن شریعت بہار بخزان گلستان طریقت تنوہ اشجار بستان معرفت فی اللہ نعمت خوان

حقیقت افضل انقیای عظام صلح اولیای کرام فیض بخش نما نہ مرشد یگانہ بادی رودگار منظر
 پروردگار خلاصہ خاندان مصطفوی نقادہ دودمان مرقصوی مقتدرای الزاب ہدایت پیشوی
 اصحاب استقامت سید صحیح انسب عالی القب والاحسب سلطان اقلیم فقر و توکل رونق توہم صبر
 و تحمل دلیل سبیل فلاح و رشاد رہبر طریق استقامت و سادہ خلف رشید حسن محبتی نور دیدہ شہید کربلا
 زندگی بخش دین متین سید المرسلین پشت و پناہ ہمت خاتم النبیین محمدی السنۃ قاسم العبدتہ
 قطب الاقطاب فرد الاحباب منظر ولایت خاصہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
 سید محمدی الدین عبدالقادر جیلانی غوث اعظم قدس السدرہ الغریزہ فی بلدہ
 کیلان میں کہ وہ بغداد شریف سے تین روز کی راہ پہنچے اور اسی شہر کو جیلان کہتے ہیں
 اور بقول بعضوں کے کسی قبیلے میں علاقہ شہر جیلان کے ستھ چار سو کہتر ہجری میں مہد
 زمین کو اپنے مہر جمال جہان آرا سے رشک چرخ برین فرمایا نظم

پیدا ہوا وہ قطب زمان زمانیان	پیدا ہوا وہ غوث جہان جہانیان
پیدا ہوا وہ منظر ذات و کمال حق	پیدا ہوا غریق بحار وصال حق
پیدا ہوا وہ خاص خدا مرد بے ریا	پیدا ہوا وہ آیتہ ذات کبریا
پیدا ہوا نسیم گل روضہ جمال	پیدا ہوا خازن شیشہ کمال
پیدا ہوا شمیم خیمہ بان مکرمت	پیدا ہوا نسیم گلستان معرفت
پیدا ہوا اسمای ہدایت کا مہر و ماہ	پیدا ہوا قمر و عرفان کا بادشاہ
پیدا ہوا شناور دیرای علی سلم دین	پیدا ہوا دلیل مونس دل یقین
پیدا ہوا جناب محمد کا نور عین	پیدا ہوا حسن کا جگر و دل حسین
پیدا ہوا علی کا پسر شاہ باوقار	پیدا ہوا بتول کا فرزند نادر

پیدا ہوا خدا کی حمد الی کار زدا	پیدا ہوا امت مہم جہان کا مدار کار
پیدا ہوا مقرب درگاہ کبریا	پیدا ہوا خدا کا ولی مرشد ضیا
<p>بعض روایت سے آپ کی ولادت سنہ چار سو سترین ہی اور بعض مہینے میں بھی جنم واقع ہوا بعض نے ماہ مبارک رمضان لکھا ہے اور بعض نے ماہ ربیع الآخر لکھا ہے جسے ولادت و وفات حضرت رسول الثقلین کی ربیع الاول میں ہی ویسا ہی وفات ولادت جناب غوث الثقلین کی ربیع الآخر میں ہی آپ کی عمر شریف نو ویک سال کی تھی سن ولادت چار سو اکتھرا و تعداد عمر نو ویک سال ہو تو سال وفات پانسو باسٹھ ہوتا ہی اگر سال ولادت چار سو ستر و تعداد عمر نو ویک سال ہو تو سن وفات پانسو اکتھ شمار کیا جاتا ہی بحسب اول کسی سنہ نے قطع تاریخ بہت غلط لکھا ہے کہ اس سال ولادت اور تعداد عمر و سنہ وفات ہویدہر قطعہ</p>	
محی الدین کہ انوارِ جہاں تولد عاشق و کاملِ سنینش	زرعش و گریز از تہماہیت وصا شش دانہ بر شوقِ اہیت
<p>تنبیہ سال ولادت میں اختلاف کا سبب یہ ہے کہ عرب کی عادت کے موافق بعض کسرت کے مہینوں کو ملا کر اکتھرا لکھا اور بعض نے اسکو نکال کے ستر کہا نام نامی حضرت غوث الثقلین کا عبدالقادر و کنیت ابو محمد اور لقب محی الدین ہی سی دن چند حضار حضور اقدس نے آپ سے پوچھا کہ آپ کا لقب محی الدین کیونکر ہوا آپ نے اوس سے فرمایا کہ میں سف سے جمعہ کے روز سنہ پانسو گیارہ ہجری میں پابرہنہ بغداد آوارہ تھا کیا بیمار کو دیکھا کہ اسکا رنگ متغیر اور جسم لاغیر ہو گیا دیکھ کر کہا السلام علیک یا عبدالقادر میں سلام کا جواب دیا اور میں بیمار نے مجھے بلایا اور کہا کہ مجھکو بٹھالیں میں نے اسکو بٹھالیا تو اس بیمار کا جسم توانا و وسور بہتر ہوئی اور رنگ صاف نکلا مجھکو ایسکے دیکھنے سے خود بہتر ہوا</p>	

تنبیہ سال ولادت

ہوا جب اس نے کہا آیا تو مجھے نہیں جانتا میں نے کہا نہیں اس نے کہا میں نے ہوں بڑا مردہ
ہو گیا تھا جس طور سے کہ تو نے مجھے دیکھا اب اللہ تعالیٰ نے قبری بدولت مجھے زندہ
کیا تو محی الدین ہیں اور اس کو چھو کر مسجد جامع میں آیا وہاں ایک شخص مجھ سے ملکر میری
روبرو رکھا اور کہا یا سید محی الدین جب بخار جمعہ سے فارغ ہوا لوگ میرے نزدیک ہجوم
کئے اور ہاتھوں کو بوسے دے اور محی الدین کہنے لگے اس کے آگے کوئی مجھے حائل نہیں کر سکتا تھا

مولف ہر محی الدین کی باعث حیات و کج فطرت

ریاض اہلبیت میں لکھا ہے کہ تولد کے وقت الدین حضرت کے مکہ میں ہوئے کہ اس ارٹھ کے کا
نام عبدالقادر کھنکس اصطلاح میں اولیاء کے عبدالقادر لکھتے تھے کہ نام ہو کہ وہ مرتبہ قدرت
حیا اور ایامت کی بخشش ہو اور وہ مرتبہ کمال اہل ولایت کا ہر حضرت حالت ولادت کے وقت
اوس تھے بہتے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء صلیہ شریف شیخ ابو محمد عبداللہ انصاری
سے منقول ہے کہ تھے حضرت غوث الثقلین نازک جسم میانہ قد حسینہ وسیع اور کشادہ
پیشانی ریش بہت گھنی گت دم رنگ بھوین علی ہوئین خوبصورت عنبر

دل ہوا مخو خیال رخ زیبا اونکا	سکای شیفنگان حسن کا چروا اونکا
دیکھتے ہی کہیں مج کو یہ ہی پیدا اونکا	بادہ شوق کی مستی سے ہوں مست ام
تھا ڈھلا نور کے سانچے میں سراپا اونکا	نازنین جسم کے اوصاف کون کیا تم سے
تھا ہر اک جن و بشر جو تجھ لادونکا	جلوہ طور نمایاں تھا پر رخ روشن سے
تھا عجب نام خدا نور کھنک با اونکا	ویدر سے اوکی مدیر بھی صفا دست بدست
نیر چرخ برین روی دل آرا اونکا	واہ کیا حسن ہی جو دیکھ کے غش ہوتا ہر
رخ پر نور ضیا کو بھی خدا پایا اونکا	تجھ سے دن رات ہی آرزو ہو دکھ لاد

محبوب المعانی میں منقول ہو کر آپ کی شب لادت گیا زمین کوئی لڑکی پرینہوئی ہو کر نکلا اور
زمین پر گیارہ سو گیارہ خاصان پیدا ہوئے اور وہ سب صاحبہات و صاحبہ کالات اور لیا ہوئے

طفیل ان اولیا کے یا آگهی	مشادل سے گناہوں کی سیاہی
مرے ولین فقط نیری ہوس	عبث ہر اسوا تو ایک بس ہر

جو تھا مقام بیان میں احوال طفلی کے

فتوحات مکہ میں لکھا ہے کہ جب ام بخیر فاطمہ ثانیہ ولادہ ماجہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ
پیشکستیں اور انھوں نے کہتے تھے وہ حالتون قیامت کے نور نظر علی رضی کے تحت ہو کر موافق
اس قول کے ہر سعید من سعد فی الجن امہ شکم مادر سے جواب میں ہر شکم امہ آواز بلند فرماتے
تھا کہ جس حضرت فاطمہ ثانیہ سن پانچویں کی اول خرق عادت ہوا کر امت ہر قطعہ

ہر کرامت بود محمود	ہم در اول براہ صدق و صفا
راست گفتند این مثل مردم	خوبے بیوہ از گلش پیدا

یا ضل الحیات میں شیخ ابو سعید بن عبد اللہ سیمان ہاشمی جیلی سے منقول ہے کہ ام بخیر
فاطمہ ثانیہ بارہ فراتی تھیں جب میرا فرزند ارجمند پیدا ہوا تو ماہ مبارک رمضان شریف میں
سعی و دھنہ پیا ایک بار رویت ہلال رمضان شریف میں شبہ ہوا اہل شہر نے مجھ سے پوچھا
رویت میں آپ کا کیا ارشاد ہے میں نے جواب دیا کہ میرے فرزند سعادت مند نے آج صبح
ودھ نہیں پیا یہ دن ماہ رمضان کا ہو گا اتنے میں رویت ہلال کی گواہی آئی
بہ بھی اوس شیر خوار نے اپنی کرامت دکھلائی مولف
علی میں دیکھو حرمت ماہ صلیب سے دن بھر کیا جناب نے پرہیز شہر کا

شیخ عبد الرزاق فرزند حضرت غوث الافاق فرما۔ تے میں کہ حضرت علی بنزلت فرماتے
تھے میں جب ایام طفلی میں ہمراہ اطفال کے کھیل کا ارادہ کرتا تو بارگاہ الہی سے
یہ ندا آتی اے یا مبارک میسنی آمیسہری طرف ای مبارک فرد

چند سوی و گران میروی ای حیات جان	سوی من آگہ ترا یار و فادائرسنم
----------------------------------	--------------------------------

اس ازل کے خوف سے میں مانند علوت اطفال کے بھاگتا اور اپنے کو کنارہ میں
پونہچاتا اب وہ آواز خلوت فاص میں آتی ہی تھی حضرت شیخ عبد الرزاق سے مروی ہے
کہ میں نے جناب غوثیت تاب سے پوچھا کہ آپ نے اپنے کو خدا کا ولی کیسے جانا شروع کیا
کہ میں دس سن کی عمر میں مکتب کو جاتا تھا میرے اطراف ایک جوق تھا فرشتوں کا جب تک
پونہچا تو فرشتہ نکلی آواز کو سنا کہ میں امیر الوالی امیر یعنی جانا اللہ کے ولی کو اوست
ایک شخص اصنی کو دیکھا آواز فرشتہ کی سن کر ایک مکتب کے لڑکے سے پوچھا کہ کس لڑکے کا
اوس نے کہا ابو صالح کا اوس شخص نے کہا سیکون لہ شان عظیم بطی فلا یمنع و یکن فلا

اسے کو خدا کا ولی کہنا حال

یہ محب و یقرب فلا یکر قریب ہے کہ ہوگی اوس کے لیے شان عظیم یہ وہ شخص ہے کہ دیں گے
اوس کو بغیر منے کے یعنی ایسا قرب حاصل ہوگا کہ اوس سے باز نہ کیا جائے گا
اور تمکین مجتہدین کے بغیر حجاب کے اور قرب دیا جائیگا بغیر ہر کے نظم

محبت سے باشد بالطافِ کریم	این جوان را عاقبت شان عظیم
باشد ش تمکین علی وجه الصواب	کس نباشد هیچ غلط و احتجاب
و اصل حق باشد و معجور نے	قرب با یا بد بدان محکور نے

بعد چالیس سال کے میں نے پہچانا کہ وہ شخص ابدال وقت سے تھا علامۃ الاخبار
میں لکھا ہے کہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کنارہ دایر سے یا گوار سے سے لکڑاؤتا

غلاب ہو جاتے دایہ بہت مضطرب ہوتی اور تھوڑی مدت کے پھر آئے جب آپ کے آفتاب
ہدایت تابان اور ماہ تابکرامت فرخشان ہوا تو دایہ نے پوچھا ای میرے محبوب وہ حالت
ایام طفلی کی کیا تھی آپ نے فرمایا کہ میں وسط ملاقات مردان غیب کے جاتا تھا قاضی القضاات
ابی نصر بن شیخ عبدالرازق بن شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ جس وقت
جناب غوثیت مآب سلطان الاولیاء برہان الاتقیاء تولد ہوئے تو سن شریف والدہ ماجدہ
آنجناب کا ساتھ بریک تھا کہ وہ ایام نامہ سیدی حمل و ولادت کے بین مگر یہ سب
کرشمے اوس مرد میدان ولایت کے ہین قطع

برز مبینی کہ خضر سان وی ای آب حیات	گر یہ سنگ بود سبز تر بر گید
نخل خشکی کہ بر زرخش نفسی نشینے	سبز و خرم شود و بارز سر بر گید

سیاح الحیات میں مرقوم ہے کہ ایک روز والدہ مشفقہ غوث الثقلین ایام خرد سالی
میں کسی سبب سے اذیر خوا ہوئیں آپ نے مادر مشفقہ سے عرض کی کہ آپ آج مجھ بہت غم
کچھ محبت کی نظر نہیں اور میں نے کسی وقت آپ کے سر کو نگاہ رکھا تھا اس کی خبر نہیں والدہ ماجدہ
فرمایا ای میرے فرزند ارجمند ای میرے نو نظر بخت بگروہ کون سادہ تھا کہنا مجھے یاد
یاد دلانا آپ نے عرض کی ای مادر مہربان اوس فرج جو یک گداہی بچیا کو شیر نے کھا یا تھا سو
شیر یہ تیرا بیٹا تھا اور سکا قصد یہ ہے کہ حضرت کی والدہ ہرگز گوار کسی سائل کو اپنے باب فغین سے
محروم نہ بچر تین جو حاضر ہوا تو تین یک روز ایک گدا نے سوال کیا اس وقت مکان
کوئی حاضر نہ تھا اس لیے وہ گوہر دریای عصمت زلفاں حضرت مریم زمانی فاطمہ ثانی کوئی
سائل کے لیے لیکر دروازے کی آڑ سے اس کو دیتی تعین اس گداہی بچیا نے
دست مبارک دیکھا چاہا کہ دروازے میں تھا ورنہ آپ نے وہاں سے محن مکان میں

غلاب ہو جاتا کہ ادا سیتا ہو کر سے

شیر نہ کہرا خانا کہ بچیا کو

کتاب
تاریخ
کتاب
تاریخ

تشریف لائیں پھر اوس جیہانے چاکہ لکھن میں اگون آب و ان سے تخرمین گئیں اوس ایام
میں جناب غوثیت مآب جم والدہ ماجدہ میں تھے جب کہ ای جیہا صحن میں آیا تو ایک شیر نے
حجرے سے نکلا اور میں جیہا کو کھایا اوس کے کردار کی سزا کو پونچا یا اوسی کتاب میں شیخ عبد
محمد فارسی سے منقول ہے کہ جب حضرت غوث الثقلین قطب الدارین خدمت اہل امد سے
فائدہ حاصل کرنے کو جایا ان سے بغداد میں تشریف فرما ہوئے تو میں ایک وقت حضرت
کی خدمت فیض صحبت میں حاضر تھا ایک سائل نے سوال کیا کہ یا حضرت آپ کا کام کجس چیز
ثبات و قیام پایا یا حضرت نے فرمایا صدق ہے کہ ہرگز میں مجھوٹ نہیں بولانا اس وقت میں
نہ عمد طفلی میں اور فرمایا کہ میں یک وقت ایام طفلی میں غرنے کے دن اپنے شہر کے باہر
صحرا کی جانب نکلا ایک گای کے پیچھے اوس کے پڑنے کو دوڑا وہ گای نے بیٹھ
سنے کی اور کہی یا عبدالقادر ما لہذا خلقت وما ہذا امرت ای عبدالقادر تو اس واسطے پیدا
کیا گیا اور نہ واسطے اس کام کے اہر کیا گیا میں تنہا مکان کو آیا اور بالائی بام گیا دیکھا
تمام مخلوق عرفات پر کھڑی ہوئی نظر بڑی وہاں سے خدمت میں اللہ بزرگوار کے آیا
اور عرض کیا کہ مجھے خدا کو سو نہ دو اور اجازت سے سرفراز کروا بغداد کو جاؤں او
تحصیل علم میں دل لگاؤں اور زیارت مکیا کروں مذا کی یاد میں مشغول ہوں مجھ سے
پوچھیں کہ کیا سبب ہے میں نے تمام احوال عرض کیا اب دیدہ ہوئیں اور عرض نہ پڑا
فرمائیں اتنی دینا جو میراث پداری سے ہے تھے انہیں سے چالیس میرے
بھائی کو دین اور چالیس زیر بغل میرے پیر میں سیکر مجھے عنایت فرمائیں اور رخصت
سرفراز کر کے عہد لین کہ کسی حال میں جھوٹ نہ اور باہر اگر مجھے رخصت کیں میں قافلے
کے پہلو جانب بغداد روانہ ہوا جب شہر ہمدان سے گذرا تو ساٹھ سوار کیا کیا پیدا ہو

اور قافلے کو گھیر لیا مجھ سے کوئی تعرض نہوا ایک نے انہیں سے کہا کہ ای فقیر تیرے پاس کیا ہی
 مینے کہا چالیس دینار میں اوسنے پوچھا کہاں ہیں جواب دیا میری دلیق میں زیر بغل سے ہوئے
 ہیں اوسنے سمجھا کہ تم سحر کرنا ہی مجھے جھوٹا اور چلا گیا دوسرے نے انہیں سے ویسا ہی پوچھا
 ویسا ہی جواب سنا انھوں نے اپنے قافلے میں جا کر سالار قافلے سے کیفیت عرض کی اوسنے
 کہا اوس فقیر کو یہاں لے آؤ مجھے وہاں لے گئے وہ تمام ایک بلندی پر بیٹھے تھے اور مال
 تقسیم ہو رہا تھا اوسکے سراسر نے مجھ سے کہا تیرے پاس کیا ہی مینے اوی طرح کہا کہ لیس
 دینار میں دلیق میں سے ہوئے بولا اس دلیق کو کھو لو جب کھولی تو چالیس دینار نکالے اوسنے
 کہا افسوس کس سبب سے تو نے اعتراف کیا مینے کہا کہ میری والدہ ماجدہ نے
 مجھ سے عہد لیا ہے کہ کسی عاملین جھوٹو نہ کہیں میں اوس عہد سے نہیں گذرتا ہوں اور خیانت
 نہیں کرتا ہوں اون چورون کے سردار نے جب حلال سنا دیا اور کہا کہ مینے کتنے سال
 اپنے پروردگار کے عہد میں خیانت کی ہی اور کرتا ہوں اب اوس بازار میں بیٹھی قتل سیر
 ہاتھ پر توبہ کی اوسکے یارون نے کہا کہ تو طریق دزدی میں بھی ہمارا سردار اور مقدم تھا اب
 طریق توبہ میں بھی تو مقدم رہے ہوں نے توبہ کی اور تمام مال قافلے کا واپس دیا اون جھوٹے
 میرے ہاتھ پر توبہ کی وہ یہی چور تھے الصدق یحییٰ والکذب یملک لفظ

نازم بقدرت کہ بتقدیر کار ہا	برہم نے معاملہ روزگار ہا
ازدامن شفق بدر آری چو آفتاب	عالم شود نور و ظلمت و شتاب

بحر السرائر قادریہ میں سید سعد اللہ نقل کرتے ہیں کہ نام چورون کے سردار کا احمد بود
 تھا جب وہ نائب ہوا تو حضرت کو اپنے مکان میں لایا سعادت اور مرتبہ خدمت گزار کیا
 پایا اپنی دختر حضرت کے تسلیم کی اور وہ دختر کی جناب میں قبول ہوئی بعد اوسکے جناب

بند واز کرنا غرض اہل

قطب الاقطاب بند اکیطرف روانہ ہوئے اوس فریادگر کو وین چھوڑ دیا جب بند اومین
تجسس معلوم اور مجاہدہ وغیرہ کے اپنا رہنا قرار دیا تو اوس فریادگر کو بلوا لیا اعجاز غوثیہ
میں لکھا کہ جناب غوث الثقلین ایک وزیر اہل طفلی میں دایہ کی گود میں آرام کرتے تھے
ایک بیک آغوش محبت غوث دایہ سے پر واز کر کے ہر غمخیز شہسور کے ہوئے اور وہاں
انکے جسم کو ایک حرکت نہ دیا کہ کبھی یہ ماجرا اسی عجیب دایہ غریب کیلک نہایت حیران و پریشان
آسمان کی جانب نگران تھی اتنے میں حضرت رفیع المنزلت خیریت دایہ کی گودی میں آئے
دایہ نے اس بات کو پہنچنے دل ہی میں لکھا کسی سے ظاہر نہ کیا جب آپ بعد سن بلوغ کے
شہر بند اومین و نون افروز سندھ اہیت ارشاد ہوئے تو اوس دایہ سعادت پایہ نے یکبار
آپ کی زیارت کو گیلان سے بند اومین اگر ایک روز تنہائی میں عرض کی کہ امی خوشیاد افلاک
ولایت امی ماہ بروج کرامت اگلی سبب گلشن معرفت اونیونہال گلستان حقیقت
سعدن ہایت و ارشاد امی ولی مادر طفلی میں ایک دن اپنے میری گودی سے پر واز
کر کے نور خیرا عالمات کے آفتاب کو شرمندہ کیا تھا ویسی حالت اس وقت میں بھی کبھی ہوئی ہوگی
آپ نے کہا امی مادر مہربان امی دایہ راز دان اچھا بندہ عالمہ عنایت رحمت حق تعالیٰ کی
اب مجھ پر اس سے سوچے زیادہ ہی گراؤ سا سبب یہ ہے کہ میں اوس عالم طفلی میں مقنن تھا
میں منجمل اوسکی تخلیوں کا نہوسکتا تھا اور سیاب ارہ بقرار ہو جاتا تھا اب خدا امی عزوجل نے
مجھے وہ طرف عالی بخشا ہے کہ ہزار ہا تجلیاں مجھ میں سما جاتی ہیں اور مجھ کو ہر جگہ سے ملا ہیں

رباعی رفت آنکہ بیک عالم می از دست شدم	وز نرگس محمود رست ان بہت شدم
خود بادہ شدم بادہ کرامت کند	کی مست شوم چون ز لبست مست شوم
مولف غریب بحر عصیانم آہی	فستادہ کشتی دل دریا ہما

بسطاؤں کی نسیم فتح اوں کی بضاعت راستی اوں کا علم اور حکمت اوں کی مناعت فکر اوں کی سیر ذکر الہی اوں کا
 وزیر مکاشفہ اوں کی غذا اور شاہدہ اوں کی شفا و ادب شریعت اوں کا ظاہر اوصاف حقیقت اوں کی
 سرسراور شیشہ ابو الحسن وایت کرتے ہیں شیخ ابو القاسم سے کہ تھے حضرت سیر و سنگ بنیات
 خوش اخلاق اور پاک اوصاف و نفس بھوکھا ہاتھ سخی اور ہر شب ترخوان جنوائے اور مہمانوں
 کے ساتھ کھاتے اور ضعیفوں کے ہمراہ بیٹھتے اور طالب علموں کی جسارت پر صبر کرتے
 اور حضرت کی خدمت میں رہنے والا یہ سمجھتا کہ مجھ سے زیادہ کوئی حضور اقدس میں نہیں
 یعنی یہ جانتا کہ مجھ سے اور کسی پر عنایت نہیں اور حضرت کے دوستوں سے کوئی نہیں آتا
 تو اس کا حال دریافت فرماتے اور اس کے مکان کا حال پوچھتے اور دوستی کو بہت بناتے
 اور قصص میں معاف فرماتے اور جو کوئی قسم کھاتا تو اس کی تصدیق کرتے اور اس کے
 باطن پر باوجود مطلع ہونے کے اس کو سچپاتے اور اوں کی مانند حیا والا کوئی نظر نہیں آیا
 راوی کہتا ہے کہ جب شیخ ابو القاسم حضرت کا ذکر کرتے تو یہ دو بیتیں پڑھتے شعر

الحمد لله انى فنى جوار فنى	عاشى حقیقہ نفاق و ستر
لا یرفع الطرف الا عندک تری	من الحیا والا فیضی الی عار

یعنی حمد و خدای تعالیٰ کی کہ مقرر میں ہمسایے میں اوس جوان کے ہوں جو حاجت
 کرتا ہے حقیقت کی اور بہت نفع دینے والا اور بہت ضرر پہنچانے والا اور زمین اٹھاتا ہے
 آنکھ بسبب حیا کے کہ بخشش کے وقت اور نہیں پہنچتا ہی کسی کے تنگ و عار پر
 اخبار الاخیر میں لکھا ہے کہ کیا رجب التاب بعد اپنی شہرت کے بغداد سے بارادہ
 حج بیت اللہ تشریف فرما ہوئے جب حلقہ کو پہنچے اور وہ ایک موضع ہی قریب بغداد
 فرمایا یہاں ایک مکان دیکھو کہ فقیر اور بیکس اور کم نام زیادہ اوس سے کوئی نہ ہو

بسطاؤں کی نسیم فتح اوں کی بضاعت راستی اوں کا علم اور حکمت اوں کی مناعت فکر اوں کی سیر ذکر الہی اوں کا
 وزیر مکاشفہ اوں کی غذا اور شاہدہ اوں کی شفا و ادب شریعت اوں کا ظاہر اوصاف حقیقت اوں کی
 سرسراور شیشہ ابو الحسن وایت کرتے ہیں شیخ ابو القاسم سے کہ تھے حضرت سیر و سنگ بنیات
 خوش اخلاق اور پاک اوصاف و نفس بھوکھا ہاتھ سخی اور ہر شب ترخوان جنوائے اور مہمانوں
 کے ساتھ کھاتے اور ضعیفوں کے ہمراہ بیٹھتے اور طالب علموں کی جسارت پر صبر کرتے
 اور حضرت کی خدمت میں رہنے والا یہ سمجھتا کہ مجھ سے زیادہ کوئی حضور اقدس میں نہیں
 یعنی یہ جانتا کہ مجھ سے اور کسی پر عنایت نہیں اور حضرت کے دوستوں سے کوئی نہیں آتا
 تو اس کا حال دریافت فرماتے اور اس کے مکان کا حال پوچھتے اور دوستی کو بہت بناتے
 اور قصص میں معاف فرماتے اور جو کوئی قسم کھاتا تو اس کی تصدیق کرتے اور اس کے
 باطن پر باوجود مطلع ہونے کے اس کو سچپاتے اور اوں کی مانند حیا والا کوئی نظر نہیں آیا
 راوی کہتا ہے کہ جب شیخ ابو القاسم حضرت کا ذکر کرتے تو یہ دو بیتیں پڑھتے شعر

تاویں تاوترین ہر چہ کا براور و قسا نے اوس موضع کے مکان بلالیشان حضرت کے واسطے
 مسیکار کے تشریف فرما کی کی التماس کی قبول نہ ہوئی بعد تلاش میثار ایک مکان ملا کہ وہیں اکاٹھھا
 اور بوڑھی اور ایک لڑکی یہ لوگ رہتے تھے حضرت اوس بوڑھے سے اجازت لیکر اوس مکان
 میں تشریف فرما ہوئے ہرے اور نذر قبل اجناس و حیوانات و نقود سے فراہم کیے گئے
 آپ نے فرمایا جو میرا حق اس باب میں ہی اوس سے میں درگزر اور اس بوڑھے کو یہاں حاضر
 حضور بھی ہو وقت حضرت والا جہت کے اپنے حق سے درگزرے اور تمام مال و اسباب اس
 بوڑھے کو تسلیم کیا حق تعالیٰ نے اوس بوڑھے کو بسبب برکت قدم فیض التواضع حضرت
 رفیع المنزلت کے ایسی غنا اور کثرت عنایت کی کہ کسی کو اوس موضع میں نہ تھی یا اس کی
 میں عبداللہ بن ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا جب میرے گھر میں فرزند تولد ہوتا ہی تو میں اوسے ہاتھ میں لیتا ہوں اور کہتا ہوں
 کہ یہ سب ہی اس کو اپنے دل سے خارج کرتا ہوں جب وہ جان سے سفر کرتا تو میرے
 دل میں موت کا صدمہ نہیں اترتا رہا اوی کہتا ہے کہ جب دختر یا فرزند حضرت کا وفات پاتا
 تو دل میں کچھ خیال نہ آتے منبر پر آتے اور وعظ فرماتے جب غسل اور تکفین سے فارغ
 ہو کر میت کو مجلس میں لاتے تو حضرت نماز جنازہ سے فارغ ہو کر منبر پر رونق افراہوتے
 اور وعظ کرتے نہ شرا بجا اصرار میں لکھا ہے حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
 کہ مجھے ابتداً بغداد میں میں فوت تک کچھ قوت نہ ملا پس میں قصور کسروی کے ویرانے
 کی طرف چلا گیا تا وہاں کچھ خیر پاؤں دیکھتا کیا ہوں کہ وہاں ستر ولی اللہ قوت و جود تھے
 ہیں دل میں کہا اونکی تلاش کے حامل ہونا مروت سے بہت بعید ہی و سیاہی بغداد کو
 پھر گیا ایک میرا دوست ہاں ملا اور ایک ٹکڑا سونے کا مجھے دیا جس کو میری والدہ نے

بھیجا تھا۔ میں نے اوسمین سے فرما کر ٹوڑ کر اپنے لیے رکھ باقی لیکر جلد سری
کے محل کی طرف منگایا اور اوس ستر آدمی پر تقسیم کیا۔ بیت
نیم نالے گر خور و مرد خدای

بذل درویشان کن بنیم و گر	
--------------------------	--

اونھوں نے کہا کہ یہ کیا ہے میں نے کہا یہ میری والدہ بزرگوار کے پاس سے آیا ہے مگر وہ
تینا کھانا بہتر بنانا پھر میں بخدا کو آیا اور اوس ٹکڑے کا طعام منگوایا اور فقرا کو بلا کے
اونکے ہمراہ کھایا غرض شام تک سب صرف ہوا کچھ نہ رہا اسی کتاب میں مرقوم ہے کہ جب کئی
شخص حضرت کے پاس پیسے لاتا تو اوسکو فرماتے کہ نیچے مصلے کے رکھ دے اور
اوان پیپوں کو اپنے دست پاک سے اڑھا لیتے جب کوئی خادم آتا تو فرماتے کہ وہ
پیسے لے ناں پڑیا بقال کو دے اور اوس سے روٹی خرید لا حضرت کا غلام مظفر نام
ایک طبق بھجے روٹی خرید لیتا اور دروازے پر کھڑے رہے فقرا کو دیتا اور خلیفہ کے
پاس سے حضرت کے لیے خلعت لاتے تو فرماتے البتہ آرد و فروش کو دو دوسکے
یہاں سے فقرا اور مہمانوں کے لیے آٹا خریدو اور ایک قطعہ زمین کا حضرت نے وجہ
حلال سے خرید کیا تھا اور اوسکو بعض دہقان جو خادم تھے اونکے ذمے کر دیا تھا وہ کو
ہر سال اوس میں میں کشکاری کرتے اور اوس غلے سے ہر روز چار پانچ روٹیاں فہام کے قوت
حضرت کے روبرو لاکر دھرتے حضرت اوس میں سے ایک ایک ٹکڑا مجلسِ الوان پر
تقسیم کر دیتے اور باقی اپنے لیے رکھ لیتے اور جب کوئی حضرت کے واسطے ہدیہ لاتا
تو لیتے اور تمام اہل محل کو دیتے ہدیہ قبول کرتے اور اوسکے بدلے سے نگذرتے
مقبول فرماتے اور اوسمین سے کچھ کھاتے روایت ہے شیخ ابی بکر عبدالرزاق وغیرہ
سے فرمایا اونھوں نے کہ حضرت پیر و سنگا لباس علما نہ پہنتے تھے اور سر پر طحسان

دل لے لے اور خچر پر سوار ہوتے لوگ روبرو جنابِ اقدس کے غاشیہ بردار ہوتے اور بلند کرسی پر وعظ فرماتے اور لوگ حضرت کا فرمانِ بجان و دل بجالاتے اور کلام میں حضرت کے سرعتِ قبولیت تھی اگر کوئی سخت دل اونکو دیکھتا تو عاجز ہو جاتا اور جو حضرت کو دیکھتا تو کیا تمام خلقت کو دیکھتا اور جو جامعِ مسجد کو جاتے تو لوگ رستے میں کھڑے ہو کر اپنی جہانیں طلب کرتے نہ تو

ترے دلبر کے صدقے سے آئی	مر سی بھی ہو دے سب حاجتِ انی
محبت دے مجھے غوثِ زمان کی	نہو الفت کبھی دل میں جہان کی

ایک روز حضرت نے مسجد میں چھپکرا احمد رحمہ اللہ فرمایا اوسکے جواب میں خلقت کے یہ حکماء کہنے سے آواز بہت بلند ہوا اور سوقت کا پادشاہ مستنجا باندہ مسجد کے مقصودے میں بیٹھا تھا لوگوں سے پوچھا یہ کیا آواز ہی عرض کی کہ شیخ عبدالقادر کی چھپکرا جواب ہوا شاہ سکڑ گیا روایت ہے شیخ ابو الفضل احمد بن قاسم عبدالنور قرشی بغدادی بزار سے کہا اوسنے کہ حضرت محی الدین جیلانی رضی اللہ عنہ سر پر طیلسان ڈالے رہتے اور لباسِ علما نہ پہنتے پہنتے ایک بار سنا پانسو اٹھاون ہجری میں حضرت کا خادم میرے پاس آیا کچھ پیسے لایا اور کہا مجھے ایسا کپڑا دے کہ جسکے ایک گری کی ایک نے بنا قیمت ہو اور ایک جبہ ہو کم وزیا ہو بیٹے کو ویسا ہی کپڑا دیکر پوچھا کہ یہ کسکے لیے ہوا سنے کہا میرے پیر و مرشد حضرت شیخ ایشیوخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے واسطے ہوا سوقت میرے دل میں خیال گذرا کہ حضرت خلیفہ کے لیے لباس باقی نہیں رکھا ہنوز یہ خطرہ دل میں نہ ہوا تھا کہ میرے پاؤں میں منج چھپی اوسکے درد کی شدت موت نظر آنے لگی خلقت اوسکے نکالنے کو میرے پاس جمع ہوئی مگر کسی کی طاقت اور ہمت نہ بڑھی میں اونسے بولا مجھے حضرت کے حضور میں لے چلو وہاں سے مجھکو اوٹھایا اور حضرت کے حضور میں لائے ارشاد ہوا او ابوالفضل

پانے دل میں مجھ پر اعتراض کرتا ہر قسم کی عزت و معبود کی بیخ کنی اس کپڑے کو نہیں پہنا تاکہ مجھے
نہیں کہا گیا کہ قسم میرے حق کی جو تجھ پر ہو یہن ایسا پہرہن کہ ایک گروہ کا ایک ینار
قیمت کا ہو اور بوالفضل ہمارا کفن ہو اور میت کو کفن بہتر پہناتے ہن میت کا کفن ایک
موت کے بعد ہوتا ہو اور یہ کہ کفن ہزار موت کے بعد ملا ہی مولف

زندگی میں یا خدا نکھو بھی ایسی ہوتے

پھر حضرت پر دستگیر ہوتا دست مبارک میرے پاؤں پر پھیرا فی غور متح پاؤں سے
غائب ہوتی اور میں اچھا ہوا قسم خدا کی کچھ ملو نہ ہوا کہ وہ متح کمان سے آئی تھی اور کہہ کر
اور وہاں سے زیادہ چلا آیا حضرت نے فرمایا اس نے جو تجھ پر ترختن کیا تھا سو متح کی موت پر ظاہر ہوا قطعہ

ای سترناخن بایت ہمہ حسن یلیح

در شبابست چہو یوسف در حکیم چون مسیح

با چنین خوستے اگر بر تو سخن گیرد کسی

آن سخن مسما گر دہ اندران چشم سبج

نفحات الانس میں لکھا ہے کہ فرمایا حضرت غوث الثقلین نے مین گیارہ سال ایک بیچ مین

بیٹھا تھا اور خدای تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ نہ کھاؤں گا جب تک نکھلاؤں نہ بیو نکا جب تک

نہ بلاؤں نہ کیا بار چالیس روز کچھ نکھایا تھا بعد چالیس دن کے ایک شخص آیا اور کچھ طعام لایا روپہ

رکھا اور چلا گیا تو یہ تھا کہ نفس میرا زبس گر شکی سے طعام پر گرے کہما قسم ہو اسد کی

جو عہد کہ خدای تعالیٰ سے باندھا ہوں اوس سے نہ پھروں گا سناہنے کہ باطن سے

میرے کوئی شخص فریاد کر رہا ہو اور آواز بلند ہوجو ابھو کہتا ہی نگاہ شیخ ابو سعید مخزومی

رحمۃ اللہ علیہ شریعت فرما ہوے اور وہ آواز سنئی اور کہا ای عہد القادیہ کیا ہی متینے عرض

کی قیوب و غصط اب نفس کا ہو مگر روح برقرار ہوئی مشاہدہ خدای تعالیٰ سے سرشار ہو

شیخ نے فرمایا میرے مکان کو آمین نہ کیا اور دل میں کہا باہر نہ جاؤں گا ایک بیک

غزوہٴ خلیفہ

جناب ابو العباس خضر علیہ السلام آئے اور کہا لا و تحطہ ابو سعید کی خدمت میں جا گیا اور کیا کرتا تھا ابو سعید اپنے مکان کے دروازے پر کھڑے ہوئے میرا انتظار کرتے ہیں فرمایا کہ ابو عبد القادر میں جو مجھے کہا سنو بن تھا جو خضر علیہ السلام کو کہنا پڑا پھر مجھے مکان میں لے گئے اور طعام مہیا کیا ابو القادر میرے دہن میں رکھا یہاں تک کہ میں سیر ہوا بعد ازاں مجھے خرقدہ پہنایا اور دینے اور انکی محبت بابرکت کو لازم فرمایا شیخ ابو سعید مبارک بن علی الخزومی کو خرقدہ سرفراز ہوا شیخ ابو الحسن علی بن محمد بن یوسف قرشی بیکاری سے اور ابو نیکو شیخ ابو الفرح طرطوسی سے اور ابو نیکو شیخ ابو الفضل عبد الوہاب بن عبد الغزیز سے اور ابو نیکو شیخ ابو بکر شبلی قدس اللہ تعالیٰ ارادہم سے مولف

کن عطا یا رب برای ابو سعید	بر نیکو اعمال تو سقیم مزید
یا الہی کن براے ابو الحسن	محو دیدار جالت جان من
بہر شیخ ابو الفتح سلطان بن	وہ نصیب دولت حق البقین
از پے ابو الفضل کینای زمان	کن مرا آزاد از ہر دو جہان
از پے شبلی و حیدر و رگبار	فضل کن بر حال من ای رگبار

چھٹا مقام بیان میں قدیمی نذرہ علی قتیہ کل ولی اللہ کے

نفحات الانس میں مذکور ہو کہ صاحب مہارت داسرا قدوہ مشایخ کبار زبیر ہندو سراو شیخ حماد رضی اللہ عنہ ایک شاہچون سے حضرت محی الدین عبد القادر جیلانی کے تھے حضرت عالم شباب میں خدمت فیض کتاب میں شیخ کے حاضر رہے ایک دن باوہ تمام حضرت غوث نامہ محبت میں شیخ کی بیٹھے تھے جب بان سے اٹھ کر باہر گئے تو شیخ نے فرمایا اس عجمی کا ایسا قوم ہی کہ اس کے وقت میں گرون پر تمام اولیاء اللہ کے بیٹا اور مامور

اس قول کی پہلے صاف نہایت تیر

اس کے صواب ہو چکا تھا

اس امر کا کہ قدمی نذر علی قریبہ کل ولی اللہ اور یہ کلام کہ میگا اور تمام اولیا اللہ
 گردنیں رکھیں گے نثر الجواہر میں روایت ہے شیخ ابو الحسن علی بن عبد اللہ ہری بغدادی
 کہ اس نے کربلا میں سنہ ۶۲۰ھ چھ سو تیس ہجری میں بغداد کو آیا اور ایک مجلس میں حاضر ہوا وہاں
 بغداد کے مشائخ جمع تھے ان میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے قدمی نذر
 علی قریبہ کل ولی اللہ فرمایا سو اسکا بیان درمیان آیا شیخ خلیل بن ابو العباس احمد
 صصری نے فرمایا سنہ ۵۹۹ھ پانسو و ناسی ہجری میں میں نے شیخ ابو مسعود کی ملاقات کی اور
 قول صادر ہونے کا سبب پوچھا شیخ نے کہا میں اس وقت حاضر تھا اور یہ قول حضرت کے
 ولولہ باطن سے زبان پر آیا وہاں اس وقت کے اعیان مشائخ سے پچاس آدمی حاضر
 تھے اولن سبحون نے اپنی گردنیں جھکائیں اور عاجزی کی نشانیاں اور ظہار آئین
 اور حجب آپ نے یہ قول فرمایا خدا ہی تعالیٰ نے آپ کے دل پر ایک تجلی کی اور جناب
 رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خلعت ہاتھوں پر ایک جماعت ملا کہ مقبول
 کے سرفراز ہوا اور آپ نے اس خلعت کو روبرو اولیا ی متقدمین اور متاخرین کے
 پہنا اور مجلس میں تمام اولیا اللہ حیا باجساد اور اموات باروح حاضر تھے اور فرشتے
 اور جلال الغیب مجلس کے اطراف ہوا میں صفین بانڈھے ہوئے کھڑے تھے
 بہت کثرت سے کہ سبب اس کے افق نظر نہیں آتی تھی دوی زمین پر کوئی ولی باقی
 نہ رہا مگر اپنی گردن کو جھکا دیا بعضوں نے کہا ہر ایک شخص نے عجم میں تو وضع نہ کی
 فوج اور اسکا حال تھا وہ جاتا رہا جیسا شیطان ملعون آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کر کے
 اپنا سب کمال کھو دیا اور سخت لعنت کا ہوا اور روایت ہے شیخ خلیفہ سے شیخ بزرگوار
 عالی وقا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کرتے تھے کہتے ہیں

ایک بازمین دیار رسول مختار سے سرفراز ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ شیخ محی الدین عبدالقادر نے
 قدمی ہر وہ علی قریبہ کل ولی اللہ کہا ہے حضرت نے فرمایا عبدالقادر نے رہت کہا اور کیوں نہ کہے گا
 وہ قطب ہوا زمین او سکی اعانت کرتا ہوں روایت ہی شیخ ابو البرکات بن صخری سے
 کہا انھوں نے کہ میں نے اپنے چچا شیخ عدی بن مسافر موسیٰ سے پوچھا کہ شیخ محی الدین
 رضی اللہ عنہ کے سوا بھی دوسرے کسی نکلے شایخوں سے قدمی ہر وہ علی قریبہ کل ولی اللہ کہا کر
 انھوں نے کہا نہیں میں نے اسے اس کا سبب پوچھا کہ مایہ کلمہ خبر دیتا ہے تو کہے مقام فرویت کی
 پھر میں نے کہا کہ ہر وقت میں کیا ایک فرد ہوتا ہے فرمایا ہوتا ہے مگر سوا ہی حضرت غوث الثقلین کے
 کسی فرد کو یہ کہنے کا حکم نہ تھا پھر میں بولا آیا حضرت کو یہ کہنے کا حکم ہوا تھا فرمایا تمام اولیا اللہ نے
 اپنی گردنوں کو نہیں کھانگا مگر اسی سے جس طرح ملائکہ نے سوا ہی حکم خدا کے آدم علیہ السلام
 کو سجدہ نہیں کیا روایت ہی شیخ ابو الحسن سے کہا میں نے کہا ایک شخص نے ابو
 قلیوبی سے پوچھا شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ نے جو قدمی ہر وہ علی قریبہ کل ولی اللہ کہا ہے
 کیا او کو حکم الہی تھا شیخ نے کہا اس میں کچھ شک نہیں کہنا او کا امر الہی سے تھا کیونکہ وہ کلمہ
 نشان قطبیت کا ہے ہر زمانے میں ایک قطب رہتا ہے مگر بعض مامور ہوتے ہیں سکوت پر تو
 او کو سوا ہی سکوت کے گزیر نہیں اور بعض مامور ہوتے ہیں سکلم پر تو او کو سوا کلام کیے کے
 چار نہیں اور شیخ عبدالقادر مقام قطبیت میں سب زیادہ کامل ہیں اور صاحب طاقت ہیں وہ لسان شفاء ہیں
 تنبیہ جانا چاہیے کہ اس قول میں اصحاب کبار اور ائمہ اطہار داخل نہیں اور یہ او کو شامل نہیں
 بعض نادان یوں کہتے ہیں کہ تمام اصحاب اور ائمہ لای کاں ہیں کل ولی اللہ میں داخل
 ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ جیسے بزرگوار اپنے بر خور دار کو کندھے پر محبت سے جھٹکے
 ہیں اور اسکے نازا وٹھاتے ہیں ویسا ہی آپ کا قدم اصحاب عظام اور ائمہ کرام اگر گردنوں

بزرگیاں اوس قسم مبارک کی حاصل ہیں جسوقت حضرت قطب الاقطاب فرد الاحباب سلطان العارفین
 شیخ الفاضلین عمدة الواصلین قاضی الامالین محبوب رب البشرین جناب غوث الثقلین نے یہ قول
 فرمایا مٹنے اولیایا من ادرا خاصان پروردگار اوس محفل قدس منزل میں حاضر تھے سبھوں نے اپنی
 گردنیں جھکا دیں انہیں سے شیخ علی بن ہبیتی نے اونٹھ کر حضرت کی کرسی مبارک پر چڑھ سکے
 قدم اقدس کو اپنی گردن پر رکھا اور خود حضرت کے دامن کے تلبا یا شرا بجاوہرین شیخ ابی محسن
 عمر طفسونجی سے روایت ہے کہ اوسنے لک لیک وزیرے والد ماجد شیخ عبدالرحمن نے طفسونج
 میں گوگون کے دریاں گردن جھکا دی اور کہا علی اسی یعنی میرے سر پر ہوا سکا سب
 بوجھ گیا شیخ نے فرمایا اسوقت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے بغداد میں فرمایا یہ قدمی ہذا
 علی قبة کل ولی اللہ اوس تاریخ کو ہمنے لکھ لکھا پھر بغداد سے اوسی طرح کا حال سننے میں آیا اور
 روایت ہی ابو الفتح سے کہا اوسنے کہ میں شیخ ابی محمد کے نزدیک آیا اوسکو اپنے دوستوں
 سے کلام کرتے کرتے ایک محفل خاموش پایا ہر ایک اوسکے ادب خاموش ہا پھر اپنے
 اپنے سر کو زمین پر رکھ دیا اور کہا علی اسی جب شیخ نے وہاں سے اپنے گھر کا ارادہ کیا میں بھی
 ہمراہ ہوا اور خدا کی قسم دیکر بوجھا کہ مجھے آپ اس فعل سے آگاہ کیجیے جو آج آپ سے صادر ہوا
 اور ایسا کبھی نہ ہوا تھا جب فرمایا کہ اسوقت بغداد میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے کہا قدمی
 ہذا علی قبة کل ولی اللہ رومے زمین پر کوئی ولی باقی نہیں رہا مگر ایسا ہی کیا پھر مینے وہ
 تاریخ لکھ لکھی جب ہان سے بغداد کو گیا تو وہاں ویسی ہی خبر سنی۔ روایت ہے شیخ اسمعیل بن
 سخاری سے کہا اوسنے کہ میرے والد شیخ سید سخاری اکثر حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ
 عنہ کے مناقب بیان فرماتے اور خدا ہی تعالیٰ کا فضل جوازیہر وہ مناتے اور میرے والد کا
 کوئی جلسہ ایسی نہیں ہوتا تھا کہ اس میں حضرت محبوب سبحانی کا ذکر نہ ہوتا تھا ایک بار ہر جھکا دیا اور

کہا میں نے سر پر ہی شیخ حسین تلخفزی نے اس کا سبب پوچھا انھوں نے فرمایا اس وقت
 بغداد میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر قدمی ہرہ علی قبۃ کل ولی اللہ پس جس نے تاریخ
 لکھ رکھی ویسی بغداد سے خبر آئی روایت ہی شیخ ابوصالح مغربی تبریزی سے کہا اس نے کہا ہمارے
 پیر شیخ ابو مدین شعیب مغربی نے ایک روز مغرب میں اپنے دوستوں کے درمیان گردن جھکا دی
 اور کہا اے یاری تعالیٰ میں انھیں لوگوں میں کچھ ہوں تجھے اور میرے فرشتوں کو گواہ رکھنا ہوں
 تحقیق میں نے سنا اور اطاعت کی اس کا سبب پوچھا گیا شیخ نے کہا اس وقت بغداد میں شیخ
 عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر قدمی ہرہ علی قبۃ کل ولی اللہ پھر جس نے اس تاریخ کو لکھ رکھا
 ہمارا ایک آشنا جب عراق سے آیا تو اس نے ویسا ہی حال سنایا روایت ہی شیخ ابو محمد عبداللہ
 بطاحی سے کہا اس نے کہ جب شیخ عدی بن مسافر موسیٰ نے سفر کا ارادہ کیا تو اپنے
 ہمراہ نماز پڑھنے کے لیے جھکو حضرت شیخ محلی الدین عبدالقادر جیلانی سے چاہا حضرت نے اذن
 دیا میں اس کے ساتھ پانچ برس نماز پڑھتا رہا شیخ عدی کا اپنے ناولیے سے نکل کر کوہ لائیش کو
 جاتا مول تھا اور ان کے ہاتھ میں ایک عصا رہتا تھا نیر کی لکڑی کا اس عصا سے زمین پر ارہ
 کھینچتے اور اس آڑے میں بیٹھتے اور کہا کرتے جس کو حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا وعظ
 سنے کا ارادہ ہو وہ اس آڑے میں بیٹھے اور ان کے بٹے بٹے فریق دیا اور اس آڑے میں
 بیٹھا کرتے اور حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا کلام سنا کرتے اور حضرت پیر و سنگیہ اس وقت
 اپنی مجلس میں حاضر ہوں سے فرماتے کہ شیخ عدی بن مسافر کی آنکھ تھارے درمیان
 ہو اور اس کا اسی طرف دھیان ہی ایک روز شیخ عدی نے اس آڑے میں بیٹھے بیٹھے اپنی گردن
 جھکا دی اس طرح کہ سر زمین کو پہنچا جب ہاں سے اٹھ کر اپنے ناولیے کو آئے تو ان کو
 ایک عظیم ہوا اور اولیاء اللہ کے انھیں بہتر بہتر سخن کہنے لگے پھر اونسے پوچھا گیا

کہ گردن کس واسطے جھکانی کہا آج شیخ مخی الدین رضی اللہ عنہ نے بغداد میں فرمایا ہی قدسی ہذا علی قبرستان
 کل والی اللہ جب کوئی بغداد سے آیا تو ویسا ہی لیغ وار حال بنایا اسی طرح بہت بزرگان دین اور آبا
 صدق و یقین کہ محفل قدسِ اکل سے غائب تھے اپنی گردنیں جھکا کر کات اقدام و جبلا حرام
 سے مشرف ہوئے شراکچو اہم ترین شیخ ابوالقاسم بطائی صداوی شامی سے روایت ہے کہ اس
 انھوں نے کہ میں سنیہ السنو او ناسی ہجری میں واسطے ملاقات بزرگان دین کے کوہ لبنان کو
 آیا وہاں ایک مرد صفہائی کو پایا صاحب منزلت و مقام شیخ عبداللہ جلی نام تھا میں اس مرد بزرگ
 کے نزدیک آیا اور بادب بیٹھ کر پوچھا کہ یہاں رہتے ہوئے آپ کو کتنے سال گذرے فرمایا
 ساٹھ برس ہوئے تب میں نے عرض کی جو کچھ عجائب و غرائب یہاں آپ کو نظر آئے ہوں
 وہ مجھے بیان فرمائیے میرا مدعا بلائیے تب اس نے زبان عجائب بیان کو واکیا اور
 کہنے لگا سنیہ السنو اللٹھ ہجری میں چاند فی شب کو اس پہاڑ کے تمام رہنے والے
 جمع ہو کر صفین باندھ کر عراق کی طرف اڑتے تھے انہیں ایک میرا دوسرے تھا میں نے اس
 پوچھا سچ کہ تو تم سب کہاں جاتے ہو اس نے کہا حضرت خضر علیہ السلام نے ہم کو حکم پونچایا ہے
 کہ بغداد کو جا کر قطب کی مجلس میں حاضر ہووین میں نے پوچھا کہ وہ قطب کون ہے کہا شیخ عبدالقادر
 رضی اللہ عنہ ہی میں نے کہا اگر تو اجازت دے تو میں بھی تیرے ہمراہ آتا ہوں سب احوال
 دیکھتا ہوں اس نے حکم دیا میں بھی اس کے ساتھ اڑتا ہوں چلا تھوڑے عرصے میں بغداد کو
 پونچا دیکھتا کیا ہوں کہ وہ صفین باندھ کر حضرت کے حضور میں استادہ دین اور اس کے
 سرور یا سیدنا یا سیدنا کہتے ہوئے اطاعت کے آمادہ ہیں حضرت اس کو حکم کرتے ہیں کہ
 اپنا سطح جانتے ہیں اور وہ سب حکم اقدس کو بہت جلد مانتے ہیں حضرت نے پھر ایک
 شخصت دی حضور اقدس نے پچھلے باؤں ہٹتا ہوا ہر ایک باہر آکر ہوا میں اڑنا چلا میں

اپنے آشنا کے ساتھ ارجاس پہاڑ پر پونچا تو اسے آشنا سے پوچھا تم سب حضرت کے حضور کے کس واسطے پہنچے پاؤں ہٹے اور اتنا ادب کیا اور کیوں اتنے فرمان بردار اور جان نثار رہے اس نے کہا اے بھائی ہم اس کا ادب کیونکر نہ کریں اس نے فرمایا ہر قدمی ہر علیٰ رقبہ کل فی اللہ اس کی تعظیم اور اطاعت کا حکم ہوا ہوا اور اس واقعے کے اور بھی بہت بزرگان دین نے حضرت کی تعظیم و تکریم کی ہے اور ان سے فائدہ لے لیے ہیں مولف

ظاہر ہے اس سے مناشرف میرے پیر کا وارث ہے وہ کتاب الہی کا لاکلام اس کی دعا سے پانی برستا ہے جہنم سے محتاج اس کی خلق ہے سب کے عصر کی کیونکر رکھے نہ اپنے سر و چشم پر ضمیا	ہر دوش اولیا پتہ دم دستگیر کا نائب ہے وہ رسول بشیر و نذیر کا اس کی سبب نزول ہے پستان میں شیر کا حاجت روا ہوا ہے سب بر و فقیر کا ہر دوش اولیا پتہ دم دستگیر کا
---	---

ساتواں مقام بیان میں احیاء اولیات وغیرہ کے

کرامت ولی کی بے شک و شبہ حق ہے قرآن حدیث سے ثابت اور متحقق ہے کرامات اولیاء بقیۃ معجزات انبیاء ہے کیونکہ خدا ہی جل و علاؤ کی کو سب متابعت ظاہر و باطن نبی کے اپنا محبوب کر لیتا ہے اور اس کو قوت تصرف دیتا ہے حضرت نوح علیہ السلام کو درجہ ولایت خاص انھوں کا دیا تھا اور ان کو کمالات ولایت میں بدرجہ اتم کامل کیا تھا کوئی اس کے مانند صاحب تصرف و کرامات نہیں اور کسی نے اس کے ویسے مقامات نہیں اخبار الاخبار میں لکھا ہے کہ شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ان شیخ عبدالقادر سلطان الطریق المتصرف فی الوجود علی تحقیق ہو کانت لہ الہد

السوطۃ من اللہ فی التصریف والفعل الخارق الدائم تھے شیخ عبدالقادر سلطان طریقہ کے
اور تحقیق تصرف کرنیوالے وجود میں اور توحی و تکوینات اللہ کی طرف سے تصرف میں اور خرق
عادت میں امام یا فاضل رحمۃ اللہ علیہ نے مرآت الجنان میں لکھا ہے کہ کراہتین
شیخ عبدالقادر کی شمار نہیں کی جاتیں اور اندازے میں نہیں آتیں ایک بڑا عالم جو حضرت کی
صحت فیض درجت میں تھا سو اس نے کہا ہے کہ کراہتین آپ کی حد تو اتر کر پونجی میں یہ بات شہرہ
افاق ہو چکی کہ امتیں کہ حضرت سے ظاہر ہوئیں ہیں کسی مشائخ سے ظاہر نہیں ہوئیں
اپہر سکا اتفاق ہو شراکچہ اہر بن وایت ہو شیخ ابی اسحاق ابراہیم بن ابی عبداللہ بن
علی طبری اور شیخ نور الدین ابی عبداللہ محمد بن علی قزوینی سے کہا انھوں نے کہ جب
کتاب التائب کمالات حضرت کا اوج شہرت پر آیا اور نام نامی اسم گرامی بلاد و ہضار میں
شہرت پایا تو چیلان کے مشائخوں سے تین شخص حضرت کی ملاقات کے واسطے آئے
و حضور اقدس کو مدرسہ عالیہ میں رونق افزا پایا اس طور سے کہ دست مبارک میں کتاب اور
بایضاد و بر و بر کھڑا ہوا اور رخ آفتاب نے کا جانب غیر قبلہ دھرا ہوا اول تین شخصوں نے
مادم کو کھڑا ہوا اور آفتاب نے کو جانب غیر قبلہ دھرا ہوا دیکھ کر بطور ہکا کے ایک کو ایک
یکھنے لگے حضرت قضا قدرت نے کتابت مبارک سے رکھ کر او کی طرف دیکھا اور جواب
ادم نگاہ کی فی الفور غلام مر کے گریٹا اور آفتاب نے کی طرف بھی نظر کی خود بخود جانب
بسمہ بھگبک کسی استاد نے اس موقع پر کیا خوب کہا ہے

ادرا قدرت تو داری ہر چہ خواہی آتے گئے	و درہ را جانی بنجشی زندہ را بجان کنے
---------------------------------------	--------------------------------------

یہ نہایت نازک مقام ہے دست مبارک کلام معلوم کو منزلت اقدم ہو چکے کی
ت کہ توفیق کے ہاتھ ہی خدا پہلے سیدھی راہ دکھلائے بندے کو بندہ جانیں کو

کراہتین کا حد تو پونجی میں

کراہتین

خدا ان خاصان خدا سے بہت ایسی کرامتیں اور عجیبی ظاہر ہوئی ہیں اور ہر جہت میں مگر بندہ خدا نہیں جانتا اور خدا بندہ نہیں ہوتا اس طرح کا واقعہ جو ہو ہی اور نہ تاجریہ فاسدان خدا کے قرب نوافل کا نتیجہ ہی تحفہ ہر سلسلہ میں لکھا ہی ہے **قرب النوافل** فہو زوال صفات البشریۃ و ظہور صفات تعالیٰ

علیہ بان یحییٰ و یمیت باذنہ تعالیٰ وسیع و بیصر من جمیع جسدہ لاس من الاذن و لیس فیہ فقط و کذا

یسع المسبوبات من بعید و یصل البصرات من الظلمات و علی ہذا القیاس فی ہذا معنی فنا صفات

العبد فی صفات اللہ تعالیٰ و ہو ثمرہ النوافل قرب نوافل عبارت ہی و ہونے سے صفات

بشریت سالک کے اور ظاہر ہونے سے صفات حق تعالیٰ کے بنوع انبساط او پر اس سالک کے

اس طور سے کہ مرد کو زندہ کرے اور زندے کو مارے حکم سے اللہ کے اور دیکھے

اور سنے تمام جسم سے اپنے نہ فقط گوش و چشم سے اور ایسا ہی جو مسموعات کہ وہ بین او نکو

سنے اور جو مریات کہ ظلمت میں بہن او نکو دیکھے اور اسی قیاس پر دوسری مصفتین اور یہی

معنی بہن فنا ہونے صفات سالک کے صفات میں حق تعالیٰ کے اور ثمرہ ہی قرب نوافل کا

تنبیہ اور سمجھا چاہیے کہ مراد زوال سے یہاں زوال حقیقی نہیں ہی جیسا کہ قیامت کبریٰ

میں ہوگا بلکہ تبدل صفات بشریت ہی صفات ربوبیت میں یا پوشیدہ ہونا تعینات کا ہی

وجود حق میں نہ زوال تعینات چنانچہ جناب حضرت مولای مرشدی مظلہ العالی جو ہر السلوک

کے فائدے ششم میں فرماتے ہیں قال القیصری فی مقدمۃ شرح الفصوص قلیون ای

الافناء باختفائها ای باختفاء التینات الخلقیۃ فیہ ای فی الحق کا خفا و الکوکب عند الشمس

و یستر وجهہ لہو دیتہ بوجہ الربوبیۃ فیکون الرب ظاہر و العبد مخفیاً او طریقہ فنا کا مراقبہ

خلق و حق ہی یا مراقبہ وحدت وجود وغیرہ میزان التوحید میں طریقہ مراقبہ فناء کا اس طور سے

لکھا ہی کہ جس چیز کو کہ یا دے بوجہ چونی اور مٹوانی اور تعین و تقید کے یقین متعقد ہو

کہ یہ خلق تمام ظل ہوا عیان ثابتہ کی کہ ساتھ کمالات آئید یعنی حیات اور علم اور قدرت اور ارادہ اور
تسبیح اور نصبر اور کلام وغیرہ کے مستعمل اور متعملی ہو کر زمین میں وجود کے ظاہر ہوئی ہو یعنی ساتھ وجود
حق کے وجود ہوئی ہو اگر اس مراقبہ کی مدامت کہ یکجا تو قریب ہو کہ عیان ثابہ جو حقیقت تمامی خلایق
کی ہو اور پھر کشف ہوگی اور خالق کو نبینی عرش کو رسی لوح و قلم اور ساتون آسمان زمین اور ستارے
اور فرشتے اور عالم ارواح اور عالم مثال تمام مایہ ہونگے اس کشف کو کشف کوئی کہتے ہیں اور طریقہ
مراقبہ حق کا یہ ہو کہ ہر زمان و ہر مکان میں جس چیز کو کہ ساتھ جو اس ظاہر یا ساتھ جو اس باطن اپنے
کے پاوے بالیقین متفق ہووے کہ یہ تمام وجود حق ہو کہ واسطے اظہار مقتضای اسما
جلال و جمال اپنے کے آئینہ میں عیان ثابہ کے یعنی ساتھ شکل و صورت اونکی کے ظاہر ہو اور
جب مدامت اس مراقبہ کی میسر ہوگی تو البتہ ہستی حق کہ نہایت الطف ہو اور سب لطافت کے
انظر اول میں نظر نہیں آتی ہو بلکہ وہ معاینہ ہوگی اور اس کشف کو کشف الہی کہتے ہیں جب یہ حال
خدا کے فضل سے حاصل ہوگا تو اوپر ماریت شایا الا واریت اللہ صادق آئیگا اور مقیم
رویت میں بفضلہ تعالیٰ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقام کو پہنچے گا طریقہ مراقبہ وحدت وجود
تسبیحہ مسلسلہ میں یوں لکھا ہے کہ بعد متابعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہیے کہ مراقبہ وحدت
کرے اور ہر عین معنی کلمہ طیبہ کے میں بغیر شرط وضو کے اگر وضو ہو تو بہتر ہو اور خصوصیت
کوئی وقت کی اور ملاحظہ دم کا دخول و خروج میں اور رعایت لفاظ طلمک بالکل نہ در نہیں ہو
فقط معنی کلمہ کے تمام حال میں اور تمام وقت میں کھانے میں پینے میں اور کھڑے رہنے
میں اور چلنے میں بیٹھنے میں جلگے میں اور سوئے میں اور حرکت میں اور قرارت میں
ظاہر و باطن میں اپنی نگاہ رکھے اور جذبہ خودی کی دل سے اوکھیرے خودی وہ ہو کہ سنی
حقیقت اور باطن کو غیر حق ثابت کرے اور نفی خودی کی نشین معنی لا الہ کے بہن پھر ثابت

اگر چاہیے و جو مطلق اور ہستی بخت کو کہ وہ عین معنی الا اللہ کے ہیں چنانچہ حکیم ثانی فرماتے ہیں

تا بجا روبر لا نروئے راہ نرسی در سراسر الا اللہ

ان مراقبات میں سے جدھر طبیعت کا رجوع ہوا وہ صر متوجہ ہونا چاہیے اور افضل الہی پر اعتماد کرنا چاہیے منزل مقصود کو پونہچیکا محرم نہ رہیگا پس معلوم ہوا خدا میں جو صفتیں ہیں وہ مستقل ہیں اور بندے میں جو صفتیں ہیں وہ غیر مستقل ہیں اور خدا کی صفات کی اصل ہیں بندے میں بسبب حصول اس طریق کے وہ صفتیں کامل ہوتی ہیں اور نقصان کی صفتیں زائل اگر کوئی ایسی صفتیں کسی ولی اور نبی میں مستقل جانیگا تو وہ بشر کا کافر ہو جیگا اور طریقہ اسلام سے باہر آئیگا خاصان خدا میں جو یہ قوت اور طاقت ہی فقط اوس قادر مطلق کی صفات کا ظل اور عنایت ہے چنانچہ مولوی معنوی قدوة السالکین نے بدۃ العارفین سند الواصلین سید الکاملین مولانا مولوی جلال الدین ومی قدس سرہ نے تہذیب

اولیاء راہت طاقت از آلہ تیر جہتہ باز گرداند ز راہ

کلام المبین فی آیت رحمۃ للعالمین مرآۃ الفیضان کتاب امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نقل ہے کہ ایک بوڑھا بچہ کو جناب غوثیت مآب سے نہایت محبت تھی آپ کی خدمت کثیر البرکت میں آیا کرتا تھا اور دنیا کے کاروبار میں دل لگا یا کرتا ایک دن وہ بوڑھا حضرت کے حضور اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ میں نے اس بچے کو آپ کی تذکرہ اور صلہ اپنے حق سے درگذری آپ اسکو خدا کا راستہ دکھلائیے اور تعلیم باطنی فرمائیے کیونکہ یہ میرے کام میں نہیں آتا ہی ہر گھڑی اپنے کو حسین لاتا ہی اوس لڑکے کو خانقاہ مبارک میں چھوڑ آئی اور حضرت نے اوسکو باطن کی تعلیم فرمائی ریاضت باطن میں مشغول ہوا اور خدا کی طرف رجوع کیا وہ بوڑھا ابھی کبھی اوسکو دیکھنے آتی تھی ایک دن جو آئی دیکھا

کہ وہ لڑکا بچنے چبار ہا ہی اور نہایت حقیر و ناتوان ہو اسی پچھو وہ حضرت کے پاس آئی دیکھا کہ حضرت مرغ کا گوشت کھا ہے ہین اوس نے عرض کی یا حضرت آپ مرغ کا گوشت کھانا اور میرے بیٹے کو بچنے کھانا آپ نے مرغ کی ہڈیوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا قومی باذن اللہ الذی یحیی العظام وہی دمیدہ یعنی اوٹھ اوس خدا کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرے گا، فوراً وہ مرغ زندہ ہو گیا اور آواز کرنے لگا تب آپ نے اوس بوڑھیا سے فرمایا کہ جب تیرا بیٹا ایسا ہو جائے تب جو جی چاہے وہ کھائے تشریف لے آئے۔

مین مذکور ہے کہ ایک روز ہوا بشدت چلی اور ایک چیل آواز کرتی ہوئی گذری اوس کے گزرنے سے مجلس والوں پر تشویش ہوئی حضرت نے حکم کیا اسی ہوا سن چیل کے سر کو اوڑا دے فی الفور اوس کا سر ایک طرف اور جسد یک طرف کر پڑا حضرت نے کہی سے اوزر کے چیل کو ایک ٹٹھ میں لایا اور دوسرا ہاتھ اوپر سے پھیر کے کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم

چیل زندہ ہو کر اوڑھی اور تمام مجلس والوں کو نظر پڑی شیخ ابوالعباس احمد بن محمد قرشی سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت سوار ہو کر منصور کی مسجد جامع کو تشریف فرما ہوئے جب وہاں سے مدرسے کو پھرے تو سر مبارک سے طبلہ سان کھول کر پیشیا پر سے ایک پچھو نکال کے زمین پر ڈالا پچھو چلنے لگا فرمایا مگر اوس جگہ وہ پچھو گیا پھر احمد سے فرمایا اسی احمد اس پچھو نے مجھ کو مسجد سے یہاں لے کر تک سات مرتبہ کاٹا ہے

شیخ ابوالمظفر منصور بن مبارک سے روایت ہے کہ اوس نے کہ ایک وزیر مین حضرت کے دو تختے مین حاضر تھا اور حضرت کچھ لکھنے بیٹھے تھے سقف سے کاغذ پر مٹی گری اوسکو جھٹک کے پھر لکھنے مین مصروف ہوئے اس طرح تین بار مٹی گری اوسکو جھٹکے تھے اور لکھتے تھے چوتھی بار سر مبارک اوٹھا کر ملاحظہ فرمایا کہ یہ کیا ہے تو دیکھتے

لیا بہین کہ ایک چوہا وہاں کھود رہا ہے فرمایا کہ تیرا سر جدا ہو جائے فوراً اوسکا سر کاٹ کر
 اور دھڑ ایک طرف گھٹا حضرت لکھنا موقوف کر کے روئے لگے مینے عرض کی یا
 سیدی کیوں روئے ہو فرمایا مجھے خوف ہوا مبادا میرا دل کسی مسلمان سے آزر وہ
 ہو جائے اور اوسکا بھی حال چوست کیسا ہو جائے روایت ہے شیخ ابو القاسم
 عمربن سعود بن زبیر سے کہ ایک روز جناب شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر
 رضی اللہ عنہ مدرسۂ میں وضو کرتے تھے ایک چڑیا نے اڑتے اڑتے حضرت کے
 جامہ مبارک پر خیال کی حضرت نے اوسے سر اٹھا کر دیکھا فی الفور وہ چڑیا م کے
 گری بعد فراغت وضو کے جلے کی نجاست دور کر کے جسم اقدس سے اوتارا اور مجھے
 دیا اور فرمایا مینے سے یہ عرض ہو کر اسکو بیچ اور قیمت اسکی فقر پر تصدق کر یہ اوجھڑیا
 بدلہ ہو روایت ہے شیخ ابی حفص عمربن عثمان مہر لہنیسی اور شیخ ابو محی عبداللہ بن حمزہ سے
 کہا اونھوں نے کہ ۵۵۵ھ یا ۵۶۰ھ میں ہجری میں ماہ صفر کی تیسری تاریخ یکشنبہ کا روز تھ
 شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے پاس سے میں حاضر تھے حضرت نے وضو کیا اور لب
 نیا پہنا اور ایک دو گانہ ادا کیا بعد اتمام نماز ایک آواز کر کے ایک کھڑاؤن اپنے قدم کا
 پھینکا وہ کھڑاؤن ہماری نظروں سے غائب ہوا بعد ازاں پھر ایک آواز کر کے
 دوسرا کھڑاؤن بھی پھینکا وہ بھی نظر نہ آیا کسی شخص کو اتنی جرات نہ تھی کہ اوسکا سب
 بوجھ تیس دن کے بعد عجم سے ایک قافلہ آیا اون قافلہ والوں نے ہم سے کہا کہ شیخ
 عبدالقادر کے لیے ہم نذر لائے ہیں اس بات کی حضرت سے اطلاع کی گئی اوسکے لئے
 حکم ہوا اون لوگوں نے تھوڑا حیر پر اور کچھ ریشمی کپڑے اور کچھ نقد اور وہ حضرت کی
 کھڑاؤن کا جوڑا ہمیں ملا دیا اونسے پوچھا گیا کہ یہ جوڑا تمھاری پیاس کیونکر آیا اونھوں نے

اگر ایک پیشہ کے روزہ صفر کی تیسری تاریخ ہم راہ چلتے تھے کیا ایک قطع الطریق ہمارے
 گریہ اور تمام مال غارت کیا اور قافلے سے بعض اشخاص کو قتل کر کے ایک جنگل میں
 اموال تقسیم کرتے تھے۔ بیٹھے تھے ہم بھی اوس جنگل میں ایک طرف کنارے اتر پڑے
 او بایکدگر کہنے لگے کہ اس وقت اگر شیخ عبدالقادر کو یاد کریں تو وہ ہماری مدد کریں گے
 ہم اس صحر مصیبت سے پار اور غلے غرض حضرت کو یاد کیا اور کچھ مال نذر کے لیے حاضر
 کر لیا ہجوڑ اسکے دو آواز سننے میں آئی کہ اون آوازوں سے جنگل کو گنج گیا اور جمع قطع الطریق
 پریشان ہوا ہم یہ سمجھے کہ کوئی دوسرے قطع الطریق نے اون پر حملہ کیا اس سے متنبہ
 وہ ہمارے پاس آئے اور کہا آو اپنا مال لے جاؤ اور دیکھو ہم کبھی آفت آئی ہو اور
 کیسی مصیبت پڑی ہو ہم نے جاکر دیکھا اونہیں دوسرے در تھے دونوں کی لاشیں پڑی تھیں
 اور ہر ایک کے پاس ایک کھڑاؤں رکھا ہوا تھا اوصحوں نے ہمارا مال ہم کو بھیج دیا اور
 لگے کہ یہ کیا امر عظیم ہو گیا ریاض الحیات میں مرقوم ہو کہ روایت کی ہے ابو محمد جب
 بن منصور داری اور ابو زید عبدالرحمن بن سالم قری وغیرہ کے ایک وقت ابو غالب
 فضل بن اسماعیل بغدادی تاجر نے خدمت بابر تک حضرت غوث الثقلین قسطنطین لہذا
 میں آکر التماس کی کہ بایسیدی آپ کے جد امجد یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا ہر من دمی فایجب اسے عرض کرتا ہوں کہ میرے کلیہ اخوان کو شریف لانا اور سلا
 غیرت گلستان بنانا ارشاد ہوا اگر حکم ہو تو آؤ بکایتہ اسعر وضہ قبول فرماؤ گا ایک عت
 انتظار کیا بعد ازان فرمایا کہ آتا ہوں انتشار پر سوار ہوئے شیخ علی بن ہتھی راست رکاب
 بردار ہوئے اور راوی رکاب بردار چپ مکان میں ابو غالب کے نزول اجلال
 فرمایا راوی کہنتا ہر اس مجلس میں تمام علما اور فضلا بغداد کے حاضر ہوئے اور ہر

چنانکھا اقسام اقسام کا کھانا لکھا گیا اور ایک سبب بزرگ سر بہرہ و شخص نے لاکر آخر پر سفرے کے رکھ دیا ابو غالب نے اذن تناول دیا حضرت نے وہاں مراقبہ فرمایا نہ تہ تناول کیا نہ دوسرے کو حکم دیا حضرت کی ہیبت و جلالت سے ہر ایک شخص اپنی اپنی جگہ پر ساکت رہا کیسکو کچھ حرکت کا یا را نہ تھا حضرت نے مجھ کو و شیخ علی ہدیتی کو اشارہ کیا کہ او سب کو لاؤ بیٹے او سکوا و ٹھنایا اور بہت بھاری پایا حاصل کلام حضرت کے نزدیک لاکر کھا حکم ہوا کہ اسکو کھولیں حسب الحکم جب سب کو کھولا دیکھا کہ او سمین ابو غالب کا لڑکا ہی اندھا مادر زاد او مفلوج و مجذوم حضرت نے فرمایا قوم باذن اللہ معافی کھڑا رہ اند کے حکم سے تندرست ہو کر بس وہ لڑکا تندرست ہو کر دوڑا کوئی علت او سمین باقی نہ ہی حاضران مجلس نے نفل مچایا حضرت نے اس شور و غوغا میں کچھ نہ کیا ویسے ہی وہاں تشریف فرما ہوئے راوی کہتا ہے کہ میں شیخ ابو سعد قلیوی کے پاس آیا اور یہ واقعہ سنایا اور کہتا شیخ عبدالقادر دست کرنا ہی کوڑھین کا اور بہرہ و کموا و زندہ کرنا ہی مرد کو موصوفیت اللہ کے حکم سے ہو

اوی ہر خدا نے نہ سبھی طاقت و نصیب	قدرت اہیاء و اماتت و نصیب
چاہے اگر وہ تو مرض دور ہو	صاحب صحت و ہین بخور ہو

روایت ہے شیخ ابی الحسن فرشتی سے کہا او سنئے ۵۵۵ ہجری میں حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر تھا و افضل کی ایک جماعت نے درخواست سر بہرہ لاکے حضرت سے پوچھا کہ ان خوانوں میں کیا ہی حضرت قضا قدرت نے کرسی اوتر کے ایک خوان پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اسمین ایک لڑکا ہو لنگڑا اور شیخ عبدالرزاق وہ خوان کھولنے کا حکم دیا او سکوا کھول کر دیکھا تو بموجب ارشاد حکم بنیاد کے ایک لڑکا لنگڑا نکلا حضرت نے او سکوا ہاتھ پکڑ کے فرمایا اٹھ حسب الحکم وہ لڑکا اٹھا اور دوڑا بعد

دوسرے خوان پر دست مبارک رکھ کر کہا امین ایک لڑکا ہوتا ہے کہ دست شیخ عبدالرزاق کو
اوسکے بھی کھولنے کا حکم کیا اونھوں نے اوسکو بھی کھولا اوسمیں سے ایک لڑکا تہہ دست
نکلا کہ دوڑنے لگا حضرت نے اوسکے سوسے پیشانی پکڑ کے فرمایا النجہ ہو جانی الفور وہ النجہ
ہو گیا یہ واقعہ دیکھا اوس جماعت و انفس نے حضرت کے ہاتھ پر توبہ کی اور اوس دن مجلس
مقدس میں تین شخص جان بحق تسلیم ہوئے راوی کہتا ہے کہ مینے قرن گذشتہ کی ابتداء میں
مشایخوں سے سنا ہے کہ تھے کہ چار شخص اولیاء اللہ سے دست کرتے ہیں کوڑھی اور
گوئیے کہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ایک تو شیخ عبدالقادر دوسرے شیخ بقا بن بطون
شیخ ابوسعید قیلومی چوتھے شیخ علی بن ہدیتی رضی اللہ عنہم اور چار شخص کو
دیکھا ہے کہ مرے بعد بھی تصرف کرتے ہیں جیسازنگی بن تصرف کرتے تھے اول
شیخ عبدالقادر دوم شیخ معروف گرجی سوم شیخ عقیل مہنچی چہام شیخ
حیات بن قبس حسراتی رضی اللہ عنہم احمین یہ بیت اونھیں لوگوں کی شانیں ہوتی

خاصان خدا خدا انباشند	لیکن ز خدا جدا انباشند
روایت ہے شیخ ابو محمد علی بن ابی بکر بن ادیس روحانی یعقوبی سے کہا اوس نے کہ شیخ علی بن ہدیتی قدس سرہ میرا ہاتھ پکڑ کے حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ حضور میں لے آئے اور عرض کی کہ یہ میرا لڑکا ہے نب حضرت نے اپنا پیر ہن مبارک مجھے پہنایا اور فرمایا کہ ای علی تو نے عافیت کا پیر ہن پہنا اوس روز سے اب تک پینسٹھ سال کا عرصہ ہوا مجھے نگوئی درد ہوانہ عارضہ ہوا مولف	
کیا کہوں اوس جناب کا رتبہ	خلف بو تراب کا رتبہ
وہ گل گشن ولایت ہی	آفتاب سپہ قدرت ہی

کیا حکومت ہو اسکے حصے میں کیونکہ عین نفس کمون اوسکو تبیغ بیان ہو حکم قراوسکا ہیں شفا بخش لعل شکر پار تھا اوجھیں اختیار قدرت کا	تبیع قدرت ہو جسکے قبضے میں نہ بجان جس سے زندہ ہو آئے زندہ کی وجہ سے چاہے قضا اوس سے اچھے ہو بہت بیمار صدقہ خاتم رسالت کا
--	--

آٹھواں مقام بیان میں استغاثہ و استغاثہ دوسرے بزرگوں کے

جناب محمد صادق بن محمد حسین اویسی اللطیفی القادری المتخلص بـ مشرعی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب محبوب المعانی محبوب سبحانی میں لکھا ہے کہ عاشق یکیناز شہبازیلند پرواز خودم دین و دنیا حضرت سید محمد کیسودراز المشور بہ بندہ نواز قدس سرہ العزیز نے کتاب لطائف الغرائب میں مذکور کیا ہے کہ ایک روز زبان فیض ترجمان قطب عالم پیر اعظم خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی نور احمد مضجعت سے مینے سنا ہے فرماتے تھے کہ جب حضرت غوث الثقلین قطب الکونین شیخ العالمین سید ابو محمد محی الدین رضی اللہ عنہ مامور ہوئے واسطے کہنے قدمی ہندہ علی رقبۃ کل اولی اللہ تو جھٹنے اولیا الدین پر تھے سبھوں نے گردنیں رکھیں اور اطاعت کی اوس وقت حضرت امام السالکین قطب العارفین خواجہ معین الحق والدین جوان تھے ملکات اسائن دامن میں ایک پہاڑ کے مجاہدہ اور ریاضت میں مشغول تھے تہجد آگئی امر الہی یعنی قدامک علی رقباء اولیاء فی تمام اولیاء عصر سے مبارک کہہ کے اپنا سر مبارک زمین پر پونچھایا اور کہا علی راسی اوس بوقت حضرت غوث الاعظم نے اپنے نور باطن سے مطلع ہو کر مجلس میں رہے و بر تمام اولیا اللہ کے فرمایا کہ فرزند خواجہ غیاث حسن سنجر کی

اطاعت میں اس امر کی تمام اولیا رسالت سے سبقت لیکر اس حسن ادب اور تواضع سے
 خدای جل و علا اور رسول کبریا کو خوش کیا غصیب وہ صاحب ولایت ہندوستان
 ملک کا ہو گا اور ویسا ہی ہو اسیر العارفین میں لکھا ہے کہ جب پد بزرگوار حضرت خواجہ
 معین الدین کا انتقال ہوا تو حضرت کی عمر پندرہ سال کی تھی اور اس بزرگوار کا ایک باغ
 تھا کہ اپنی معیشت اس باغ کے منافع سے کیا کرتے تھے اور اس باغ میں ایک
 مجذوب کہ اوں کو ابراہیم قندری کہتے تھے ہا کرتے تھے ایک وز حسب معمول و مجذوب
 اس باغ میں آئے اور خواجہ بزرگوار نے کہ درختوں کو پانی دے سے تھے اوں کو دیکھا بہت
 بوسہ کر کے ایک درخت کے تلے بٹھلایا اور ایک خوشہ انکو کاروہر و کھلہر و ہر و منو پٹھے
 اس مجذوب نے کوئی شئی اپنی بغل سے نکال کر چسائی اور اپنے ہاتھ سے خواجہ بزرگوار کو
 کھلائی وہ کھلتے ہی ایک نور انکے باطن میں لامع ہوا اور دل تمام اسباب اہلاک سے بھگیا
 جو کچھ مال و اسباب تھا محتاجوں کو صرف کر کے متوجہ سفر کے ہوئے ایک سات سمن و بخارا
 میں رہ کر حفظ قرآن قراءت اور علم ظاہری سے آراستہ ہو کر عراق کی طرف ارادہ کیا جب
 قصبہ ہرون کو کہ نواحی نیشاپور سے ہو پونچے تو شیخ عثمان ہرونی کی خدمت مبارک سے
 مشرف ہو کر مرید ہوئے قریب دو نیم سال کے مشد کی خدمت میں ریاضت و مجاہدہ کر
 بحصول خرقہ خلافت بغداد کو نصرت ہوئے اول قصبہ جبل میں پونچے اور حضرت
 غوث الثقلین کی خدمت فیض درجت سے مشرف و معزز ہوئے حضرت غوث پاک
 کی زندگی میں پانچ مہینے سات دن رہ کر کسب نور باطن کیا اور فیضیاب ہوئے تنہا
 بعض چشتی ناواقف جو کہتے ہیں کہ حضرت خواجہ معین الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ جناب
 غوثیت آب سے کس طرح فیضیاب ہوئے حضرت معز کی ولادت تو بعد رحلت جناب

غوث انام ہوئے محض غلط اور خیال خام ہوئے کیونکہ انہیں کبیری کی جلد سوم اور گلزار ابرار
 میں حضرت خواجہ بزرگ کی ولادت ۷۳۳ھ یا ۷۳۴ھ یا ۷۳۵ھ میں مذکور ہوئی اور رحلت انہ
 کتب میں سال ۷۳۳ھ میں مسطور ہوئی پس آپ کی عمر شریف نو و ۹۷ سال کی ہوئی
 بعض نے نو و ۹۷ ہفت سال بھی لکھا ہے اگر کسرت کے حیدر نکا شمار ہو تو شاید نو و ۹۷ سال
 ہوں اور حضرت غوث الثقلین کی رحلت ۷۶۲ھ یا ۷۶۳ھ یا ۷۶۴ھ میں ہر اس حساب سے
 جناب خواجہ بزرگ کی عمر شریف حضرت غوث الثقلین کی رحلت کے وقت پچیس سال
 کی حقیق ہوئی بلاشبہ دعوائے کانے اہل ہوا رہا فیض باب ہونا یہ بھی ثابت ہے چنانچہ
 گلزار ابرار میں حالات میں خواجہ بزرگ کے لکھا ہے سخت بد اس کو جو دی کہ از بغداد
 ہفت کوچ را دو دست اسبق العرفا شیخ محی الدین عبد القادر جیلی را دریافت و باند لڑو
 ازلی رات فیض اند وخت او را میں کبیری کے اوسے تمام میں صاف و صریح
 مرقوم ہے کہ بعبث خواجہ عثمان چشتی رسید و بریاضت گری شریست و خرقہ خلافت یافت
 سپس و تکا و پر طلہی برآمد و از شیخ عبد القادر جیلی و بسیاری بزرگان فیض اند وخت
 الی اصل طریقہ عیایہ قادریہ کو سلسلہ مکرر چشتیہ زمانہ حضرت غوث الثقلین سے فخر
 و شرف حاصل ہو اور ایک جہان اس بات کا قائل ہو و اند اعلم سید آدم بنوری نقشبندی
 قدس سرہ و کات الاسرار میں لکھتے ہیں کہ ایک روز محفل قدس شاکل حضرت شیخ فرید الدین
 محمد گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ میں ذکر حضرت غوث الثقلین کے قدم کا آیا حضرت شیخ فرید الدین
 گنج شکر نے فرمایا اگر میں اوس عہد میں ہوتا تو بہ آرزوی تمام قدم مبارک کو اپنی آنکھوں
 رکھ لیتا کیونکہ میرے پیچھے خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ وضع رقاب لیتا
 داخل میں منصبی ان اقول علی حدیث یعنی ایسا ہوا فقہار المتاخرین برہان المقدیر

سید اکرم محمد شاہ عالم محبوب عالم بکراتی قدس اللہ سرہ العزیز نے بھی لکھا ہے اور جو سقوت ولی مجلس میں حضرت محبوب سبحانی کا ذکر آتا تو حضرت کی نقبت میں یہ بیت فرماتے ہیں

صدق چشم وام خواہم تا در تو بنگرم وین وام از کہ خواہم زین چشم خود کراست

اسرار الصالحین بلغوظ جناب شیخ جنید نمبر و شیخ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ حضرت سلطان المشائخ برہان الاتقیاء شیخ نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہ العزیز جناب فیض مآب نخویہ مجموعہ سے بہرہ مند ہوئے ہیں اور خرقہ خلافت ساساۃ قادریہ عالیہ پہنا کر اولیا جمع ہر ولی کی فرد واحد کو یعنی ایک آپ کی ذات مقدس کو اولیا اس واسطے کہتے ہیں کہ آپ ایک لی مقابل میں چند ولی کے تھے جیسا کہ فرمایا خدا ہی تعالیٰ نے اِنَّ اَبْرَہِیْمَ کَانَ اُمَّۃً قَانِثًا لِلّٰہِ چنانچہ حضرت خواجہ عبداللہ احرار نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو احرار کہتے ہیں اور احرار جمع ہر حر کی حر کہتے ہیں آزاد کو یعنی آپ ایک آزاد کی ذات پاک میں بہت آزادوں کے ساتھ جمع تھے جو سقوت حضرت شیخ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ لکھنے معظمہ کو گئے تو وہاں شیخ العارفین عمدۃ الواصلین جناب سید عمر رضی اللہ عنہ نے کہ فرزندوں سے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے تھے ایک خادم کو نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا کہ بلوایا او نمونے خادم سے پوچھا کہ حضرت مجا کو یہاں چنانا خادم سے عرض کی کہ آپ کو موافق بشارات کے پہچانا ہے اور مجا کو بھیجا ہے پس جناب نظام الدین اولیا یہ خبر سنتے ہی حضرت سید عمر کی خدمت فیض رحمت میں حاضر ہوئے حضرت سید عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے میرے جد بزرگوار سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے خاندان کی خلافت لینا جناب نظام الدین اولیا نے بدل جان اولیٰ خرقہ خلافت پہنا اور مقام محبوبیت سے مشرف ہوئے

جہد اٹھئی کہ دید حق بود دیدارشان جملہ درگفت فنا از ہستی خود خفته اند گر چہ چاند و دند خورشید جمال خود بکل از خد اخواہند تشرفات خود و زات او ریختہ باران عرفان از سحاب کبرمت ہر یکی را با خود از سودای دل بازار با یکدم از طوف و دیوارشان نقشین کہ کارشان جز نفی ذات و صف و فعل و کیفیت	محو باشد و تہو و نہر غیب اسرارشان لیک پندارند خواب آلودگان بیدارشان مشرق و مغرب گزشتہ پرتوانواشان این بود ساعت بساعت سترغفاشان ست ستہ نقشش حرف غیر از صغیہ پندارشان راتش شوق محبت گرمی بازارشان صد کشایش از در و صد پشتی از دیوارشان ای خدا چہ بود کہ جامی را کنی در کارشان
---	--

جناب سلطان المشایخ نظام الدین اولیا کو جو رتبہ محبوبیت کا ملا ہے وہ سب فیض خلافت خانہ ان علیہ قادریہ ہر وصول فیض و حصول برکات ہر یک کا یعنی قطب ابدال آؤ تاد و غیرہ بلکہ ملک سے ملکوت تک سب بواسطہ عالیہ اوس مرکز دائرہ فردیت کی ہر چنانچہ بعض اہل امد کے معنی میں شمر حضرت قضا قدت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے کہا ہر میت اقلت شمس الاولین و شمسنا	ابدا علی افق العلی لا تغرب
--	----------------------------

اور شمس سے آفتاب تجلیات و فیوض ہدایت و ارشاد ہی اور اقوال سے اسکا عدم مراد ہے جو معاملہ ہدایت و ارشاد کا کہ اولیائے اولین سے تعلق رکھتا تھا وجود باوجود مقدس حضرت غوث الاعظم پر قرار پایا بلکہ وجود مقدس اسطہ فتح ابواب فیوضات اور دائرہ کات کا ہوا اور تمام معاملہ ہدایت و ارشاد کے بسبب ذات مقدس اوس معدن فلاح و سدا کے بیکی تمام منظم تھے چنانچہ صاحب مرتبت عالی و منزلت متعالی جناب ابوالمعالی قدس سرہ نے ہر مہر کو نظم و نثر ان ترک عجب ہم نوحی حسی بگرد	بر پشت سمن آمدہ و صید عرب گرد
--	-------------------------------

چون کاکل ترکانہ بر انداخت دستی	غارتگری کو فہ و بغد او جلب کرد
خوبان کہ زخومی چو گل و لالہ نمودند	نازان ہمہ راز بر قدم کرد عجب کرد
داری خبری امی می چلی کہ معالی	دریاد تو امی قادر و قادر بہ شب کرد

محبوب المعانی میں مرقوم ہے کہ شیخ عارف عبد اللہ بلخی نے کتاب خوارق الاحباب فی معرفت قطب الاقطاب میں احوال قطب العباد غوث البلاد حضرت خواجہ بہار الدین محمد بن محمد نقشبندی بخاری قدس اللہ سرہ کا یوں لکھا ہے کہ میں نے زبان فیض بنیان خواجہ خواجگان سہرست سے سنا ہے اور وہ بعضے قلندران دیرینہ سال اور عارف صاحب کمال سے کہ بدوہ شریفی بخارا میں رہتے تھے نقل کرتے ہیں اور درج سامیہ کو

گوہر مضامین عالیہ سے بھرتے ہیں کہ ایک روز حضرت سلطان الاولیاء سندہ الاصفیا غوث الارض و السما غوث اعظم شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ چند مصاحبوں کے ساتھ بالائے بام جلوہ فرما تھے ناگاہ جانب بخارا منظر کر کے فرمایا کہ بعد میرے جب ایک سو ستاون سال گذریں گے تو ایک مرد محمدی قلندری مشرب قصر نیستی سے میدان وجود میں خوش خرام ہوگا بہار الدین نقشبند اس کا لقب و نام ہوگا او میری ولایت اور سکونت کی حضرت نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا مگر نسبت آپ کی حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اس طور ہے کہ اول حضرت نقشبند نے امیر مدوح سے بیعت کی جناب امیر نے بعد التفات بسیار اور شفقت ہیشمار کے اسخوات کے شغل کی تلقین کی مگر تصور نقصان اسم اعظم کا آیۃ دل میں حضرت نقشبند نے نہیں جمتا تھا اور آپ کی جمعیت خاطر میں تفرقہ تھا تفرقے سے گھبراتے تھے ایک روز جانب صحر اچلا جاتے تھے دیکھتے کیا ہیں کہ خضر علیہ السلام اپنی طرف

اسے بین بیان تک کہ آئے اور فرمایا اسی خواجہ بہاء الدین نقشبند مجھے اسم عظم حضرت محبوب سبحانی سے پونچھا ہر تجھ کو آگاہ کرتا ہوں تو انکی جناب میں اپنے کو رجوع کرتا رہا کام آئے اور تو اپنی مراد کو پائے اسی شب کو موافق رہنمائی جناب خضر علیہ السلام کے جمال جہاں آراہی حضرت جناب غوث اعظم سے مشرف ہوئے جناب غوثیت مآب نے انگشتان دست مبارک کہ مانند نقش اسم ذات کے ہیں خواجہ نقشبند کو دکھلا دیں فوراً دیکھتے ہی نقش ہنجر مبارک غوث کا نقش اسم ذات ظاہر و باطن میں نمودار ہو گیا خواجہ نقشبند کے متعجب ہو ایاں تک حال پونچھا کہ ہر شیء نظر اقدس میں ساتھ اوسی نقش اسم کے محسوس ہوئے لگی اور کئی باطنی میں بجائے گلوں کے اسی نقش اسم عظم کی گلائی ہوئی

اسی خواجہ نقشبند تو نقشی مرابند نقشی چنان بہ بند کہ گویند نقشبند

جب اس سفر کر کے دیار اور بلاد میں شہرت اور شہرت کی کثرت ہوئی تب بعض بہرے اس اور کا استفادہ کیا خواجہ نقشبند نے فرمایا کہ اس قسم کا فیض فیوضات سے اوس شب کی ہو کہ جس شب کو حضرت غوث الثقلین نے مجھے سفر فرما دیا اور ہر لحظہ میرا احوال برکات و توجہات سے اوس جناب کی زیادہ ہوتا ہوا اور متوجہ ہونا اوس جناب کا باعث شہرت میرے اس اسم کا ہر جناب حق پسند خواجہ نقشبند سے احوال قدمی بندہ علی قبتہ کل لی بعد کا چھو گیا تو آپ نے کہا کہ ہمارے خواجہ خواجگان خواجہ ابو یوسف ہمدانی حضرت کے زمانے میں تھے اور وضع رقبہ انکی قدم مبارک کے تلے کی پھر آپ نے فرمایا قدمہ علی عینی او علی بصیر بصیرتی اور مولانا جامی قدس سرہ کہ مریدان سے خواجہ بزرگوار عبید اللہ احرار کے ہیں اور خواجہ بزرگوار پیشوا سی طریقہ علیہ نقشبندیہ سے ہیں فرماتے ہیں کہ کوئی ولی متقدمین اور متاخرین سے باقی نہ رہا اگر اپنی گردن کو زیر قدم اوس محبوب معظوم و مکرّم کے رکھ لیں

شرف او نکلونے سے صوم و صلاوتہ ظاہر ہے
تقدم صحابہ پر وہ افضل سب صحابہ

مکراتون کے افضل ہونے سے طریقہ نقش بند یہ سب طریقوں میں افضل اعلیٰ کیونکہ یہ ہوگا ط
کے افضل ہونے کی دو صورتیں ہیں ایک تو صاحب طریقے کو دیکھنا اس صورت پر
حضرت غوث الشقاۃ رحمہ اللہ علیہ السلام قال اذا راہ خادما یا خادکا مع العزیز یا الدین

نقشبند رحمۃ اللہ علیہا میں جو فضل و شرف کہ حضرت غوث الثقلین کو میسر ہوا وہ تمام کتب سے ظاہر و اظہر ہو دوسرا اس شخص کو دیکھنا کہ جس شخص تک یہ طریقہ پہنچتا ہو اس صورت میں نقشبندیہ طریقہ حضرت صدیق اکبر کو پہنچتا ہو اور قادریہ طریقہ حضرت علی مرتضیٰ کو آورید و نون حضرات جامع طریق نبوت و ولایت ہیں مگر حضرت صلیت رضی اللہ عنہ کا طریق نبوت میں کمال ہے پرید طولی اور اسخ قدم ہو اور جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ثابت قدمی اور ہتیکیری طریق ولایت میں بدرجہ اتم ہو چنانچہ طرق جتنے ہیں سب راہ ولایت سے ہیں ولایت میں جو تصرف و شوکت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ہو دوسرے کو نہیں جیسے کثرت اتباع اور وساطت مقامات ولایت اور خدمات مثل تطہیت و غوثیت و ابدالیت وغیرہ اور امور سلطنت سلاطین وغیرہ مانہ مرتضوی سے اہام دنیا تک و نہیں کے واسطے سے سب سے زیادہ بیات سیاسین عالم ملکوت پر کب مخفی و متجب ہو اور یہ عجب حال ہو کہ اگر کوئی بنظر اس تصرف و شوکت کے شیخین پر تفضیل دے کیا مجال اپنے طریقے کی جتنی چاہے اتنی ہر شخص کو تعریف و توصیف کرنی چاہے مگر دوسرے طرق سے افضل کہنے کو دلیل ہیں لائے اگر مدعی کے پاس طریقہ نقشبندیہ کے افضل ہونے کی دلیل فقط منسوب ہونا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف ہو تو ہم کہتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا طریقہ چاروں اصحاب کی طرف منسوب ہو چکا ہے اس طور سے کہ ہر فرقہ پہنچا یا حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو شیخ احمد اسود دینوی نے اوکو تمشا و علو دینوری نے اوکو ابو العباس نھاوندی نے اوکو شیخ ابو عبد اللہ محمد بن خفیف نے اوکو شیخ ابو محمد بن حسن جزری نے اوکو سید الطائفہ جنید بغدادی

نے اوناکو شیخ ابوسعید خراسی نے اوناکو شیخ زبیر حاکمی نے اوناکو شیخ ابوجا عطار دی سنے
 اوناکو فضیل بن عیاض نے اوناکو منصور سلمی نے اوناکو شیخ محمد بن مسلم زاہدی نے اوناکو
 شیخ محمد جیسر نو فلی نے اوناکو شیخ ابو محمد مطعم نے اوناکو افضل اصحاب بتحقیق حضرت
 امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم اجمعین نے اور فاروقیہ اس طریق سے
 ہر کہ خرقدہ بنایا حضرت پیر شکیک کو ابوالنیر نے اوناکو شیخ یوسف نے اوناکو شیخ ابوالحسن علی
 نے اوناکو شیخ احمد بن عبد العزیز نے اوناکو شیخ کوف الدین ابوبکر عبد اللہ شہلی
 نے اوناکو شیخ الطائفة مجتہد بغدادی نے اوناکو شیخ ابوسعید خراسی نے اوناکو شیخ
 ابوعبد اللہ مسوحی نے اوناکو شیخ ابوتراب نخشبی نے اوناکو بائزید بسطامی نے اوناکو شیخ
 امین الدین شامی نے اوناکو شیخ عبد اللہ عمار نے اوناکو یسیر اصحاب امیر المؤمنین
 حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہم اجمعین نے اور عثمانیہ اس وجہ سے ہر کہ
 خرقدہ بنایا حضرت غوث اعظم کو شیخ تمام نے اوناکو شیخ ابوسعید محمد مغربی نے
 اوناکو شیخ ابوبکر احمد بن عثمان مغربی نے اوناکو شیخ ابو الفضل عبد الواحد مینی نے
 اوناکو شیخ احمد بن اسماعیل مکی نے اوناکو شیخ ابوالکلام ابوبکر عبد اللہ شہلی نے اوناکو شیخ
 الطائفة مجتہد بغدادی نے اوناکو خواجہ ابوسعید خراسی نے اوناکو شیخ ابوعبدیہ حسن مسوحی
 اوناکو شیخ ابوتراب نخشبی نے اوناکو شیخ ابوعبد الرحمن عاتم حم نے اوناکو شیخ عبد اللہ
 خواص نے اوناکو شفیق بلخی نے اوناکو شیخ ابو امیم ادھم بلخی نے اوناکو شیخ فضیل
 عیاض نے اوناکو شیخ عبد الواحد بن زید نے اوناکو کثیر زیاد نے اوناکو کامل حیا
 وایمان امیر المؤمنین حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہم اجمعین نے علویہ
 بھی ہر علویہ میں اجداد بزرگوار کی طرف سے حسنیہ یعنی حضرت محی الدین علیہ السلام

جیلانی رضی اللہ عنہ کو خرقہ پہنایا اور نیک والد ابو صالح موسیٰ نے اونکو اونکے والد
 شہید عبد اللہ جمیل نے اونکو شہید یحییٰ زہید نے اونکو شہید محمد نے اونکو شہید داؤد نے
 اونکو شہید موسیٰ ثانی نے اونکو شہید عبد اللہ ثانی نے اونکو شہید موسیٰ انجون نے اونکو
 شہید عبد اللہ محض نے اونکو اونکے والد ماجد امام حسن متنی نے اونکو اونکے والد ماجد
 امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ جبین نے اور مشایخ کبار کی جانب سے حسینہ ہجرت
 غوث الثقلین کو خرقہ پہنایا ابو شعیبہ مبارک مخزومی نے اونکو ابو الحسن علی بنکاری نے
 اونکو ابو الفرح یوسف طرطوسی نے اونکو ابو الفضل عبد الواحد بنی نے اونکو عبد العزیز
 سیل بنی نے اونکو شیخ شبلی نے اونکو شہید الطائفہ جنید بغدادی نے اونکو سیدی علی
 نے اونکو شیخ معروف کرخی نے اونکو امام موسیٰ رضا نے اونکو امام موسیٰ کاظم نے
 اونکو امام جعفر صادق نے اونکو امام محمد باقر نے اونکو امام زین العابدین نے اونکو
 امام حسین رضی اللہ عنہم جمعین نے پس ذات بابر کات حضرت آسمان فیت محمد
 اسراریزدانی جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی منتقل الجوڑ پھر فیضان
 و انوار سے چارون اصحاب کبار کے مستفیض و پر نور ہوئی ان نسبتوں سے افضل
 و اعلیٰ اور اشرف ہونا طریقہ قادریہ کا سلسلہ نقشبندیہ پر ظاہر و باہر ہوا اسکے ہم اور
 ایک دلیل کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ طریقہ قادریہ کو نسبت خاص حضرت حسین رضی اللہ عنہما
 کی ذات سے ہے اور اونکو سوائے اورون کے ایک شرف خاص نسبت سیادت
 اور فرزند سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حاصل ہے تمام فضل و شرف و فریاد
 و انوار اوسی سبب سے حضرت حسین اور امام زین العابدین وغیرہم کی
 ذات میں جمع ہیں پس طریقہ قادریہ علیہ خاص طریقہ فرزندان رسول انس و جان ہے

یوحنا و تشریف نقشہ بند کیہ طریقیہ کو کمان ہر قیطان و برکات حضرت حسنینؑ فرمایا
 کی تلمان فارسی اور قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق اور شیخ ابو محمد مطہر اور شیخ محمد جبر
 نوفلی وغیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین میں ہونا کیونکر ہوگا فافہم صاحب محبوب المعانی
 نے نقل کی ہے کہ بی بی نے شیخ محمد بن عبید اللہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک و
 خدمت بابرکت حضرت غوث اعظم محبوب سبحانی سلطان عبد المقادیر جیلانی رضی اللہ
 عنہ میں اگر عرض کی کہ خدا تعالیٰ نے اس ضعیفہ کو مال اور دولت بہت عطا کی ہے
 لاکن فرزند صالح کہ توشہ آخرت ہے اسکی آرزو رکھتی ہوں نہیں یا ہر تمام انبیاء و رسل کو
 اس بات کی آرزو ہے اور یہی خواہش مجھ کو ہے کہ آپ کی دعا سے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے
 میری آرزو برائے مسرت نے دعا کی ہاتھ نے ندا دی کہ یہ ضعیفہ فرزند سے
 نے نصیب ہے اسبطر حنین بار سوال و جواب ہوا بار سوم حضرت محبوب سبحانی
 مقبول بارگاہ ربانی نے اپنا خرقة مبارک جسم مطہر سے نکال کر ہوا پر پھینکا اور کہا
 جب تک میرا مروضہ قبول نہ ہوگا یہ خرقة فقر کا نہ پہنوں گا اس اثنا میں وح متقدس
 و مطہر حضرت خاتم رسالت کی حاضر ہوئی اور وہ خرقة ہوا سے لیکر دست مبارک سے
 غوث اعظم کو پہنایا اور ارشاد ہوا کہ اے فرزند دلہندہ گاہ الہی نے نیاز ہے ہر وقت کمان
 مقام ناز ہے حضرت محبوب سبحانی نے عرض کی یا جبر میں اس مقام میں میں تنہا تھا اب
 مجھے شہقت پدہ می سایہ گستر ہے مجھ کو امید قوی ہوئی ہے کہ اس عہد کو فرزند ہوئے جس سے
 مابین میں فروغ غیب آیا کہ اے محبوب نیز مروضہ قبول ہوا اور معنی سالک کو فرزند دیا
 حضرت نے اوس ضعیفہ کو کہا کہ تیرا عابر آیا جائے تجھے فرزند ہوگا اوسنی ایام میں وہ ضعیفہ
 حاملہ ہوئی بعد اتمام ایام حمل کے اوسکو لڑکی پیدا ہوئی بعد چند روز کے اوس لڑکی

سرخ پارچہ پہنا کر حضرت کی خدمت میں لا کر عرض کی کہ یا حضرت بشارت فرزند کی تھی اور حال یہ کہ یہ تو لڑکی ہو حضرت نے فرمایا کہ یہ لڑکی کیونکر ہوگی بعد اس سخن کے بعد تمام پیر میں جسم سے اوس لڑکی کے نکلا نظر مبارک اوسپر پڑی اور بخوبی توجہ کی پھر فرمایا یہ تو فرزند ہی فی الحال علامت رجولیت کی ظاہر ہوئی اور ارشاد ہوا کہ یہ فرزند میرا ہی نام اسکا مینے شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر لکھا ہے اسکی عمر طویل ہوگی ابرو اور بستان دراز ہوگی کہتے ہیں مے فرنگان اتنے دراز تھے کہ جناب شیخ الشیوخ کثافت کے وقت سر پہ اتنے تھے اور پستان بھی ایک بازو سے دوسرے بازو پر رکھ لیتے تھے حسن صورت و میرت میں نہایت مستحسن اور پیشواے اولیائے زمن تھے نفیحات الانس میں آیا ہے کہ جناب شیخ الشیوخ نے صحبت بابرکت حضرت غوث الثقلین میں پڑا رتبہ اور مقام حاصل کیا اور حضرت غوث الثقلین نے فرمایا انت آخر المشہورین بالعلم اور فرمایا کہ یہ لڑکا سر خلقہ اولیا ہوگا اور اسکے مریدوں سے بزرگ اور صاحب ارشاد ہونگے ویسا ہی ہوا چنانچہ مخدوم بہار الدین زکریا ملتانی اور قاضی حمید الدین ناگوری اور جناب شیخ سعدی شیرازی وغیرہ انکے مرید ہیں ہر ایک ان میں سے خدا کا ولی اور محبوب ہے سلسلہ سروردیہ اب تک جو جاری ہے اونھیں کی طرف منسوب ہے محبوب المعانی میں مناقب غوثیہ سے مذکور ہے کہ شیخ علی بن محمد عربی صاحب جاہ و جلال مالک ملک مال تھے مگر اونھیں کوئی فرزند نہ تھا اسواسطے ہمیشہ اوکو غم و الم تھا مشائخ کبار اور اکابر روزگار کی خدمت میں جاتے اور دعا کی التجا لاتے کسیکی دعا واسطے مقبول نہوتی اور شاد و خرم کبھی خاطر ملول نہوتے ایک مجذوب نے شیخ علی کو کہا کہ تو محنت بابرکت حضرت غوث اعظم میں جاوہ محبوب خدا ہے و عافریا گیا اوسکی

برکت سے تیرا مطلب آئیگا شیخ موصوف اس بشارت سے شاد ہوا باغقاد تمام راہی
بغداد ہوا جب دولت ملازمت حاصل ہوئی تو قبل التلار مدعا حضرت نے فرمایا کہ تیرا قسمت
میں فرزند نہیں ہے میں کیا کروں کیسے دعا کروں شیخ نے عرض کی اگر میری قسمت میں ہوتا
تو اتنا رنج کیوں اٹھاتا اور یہاں تک کیوں آتا یہ جانتا ہوں کہ نے نصیب ہونے لگا آپ کی
خدمت میں آیا ہوں اب امید قوی ہے کہ خدا تعالیٰ میرا مدعا بلائیگا اور مطلب بکل آئیگا کہیت
اگر کس کہ بدرگاہ تو آید بہ نیاز محروم ز درگاہ تو کی گرد باز

جب حضرت محبوب خدا نے فرمایا کہ امیری پشت سے اپنی پشت رگڑا ایک فرزند جو
مجمو ہو نیوالا باقی ہر تجکو دیا شیخ نے حسب الحکم کیا اور وہاں سے رخصت ہوا
وقت رخصت ارشاد ہوا کہ نام اس فرزند کا محمد رکھنا اور لقب وسکا میر لقب یعنی
محی الدین ہو گا شیخ موصوف وہاں سے اپنے وطن کو آئے بی بی اوئی حاملہ ہوئیں
بعد انقضاء مدت حمل فرزند احمد فضل سے خداوند تعالیٰ کے پیدا ہوا مادر وید
اوس فرزند احمد کو بامید منظور نظری حضرت غوث الثقلین کی خدمت میں لائے
حضرت نے اوپر نظر رحمت کی اور کہا سبحان المدعجب مرد جہاں میں پیدا ہوا اگر اپنے
وقت میں میری زبان ہو گا ہوا سرار کہ اولیاء امد نے اونکو پوشیدہ رکھا ہے اوسکا نکھار
اور بیان ہو گا اور خرقہ شیخ محی الدین بن عربی کو شیخ جمال الدین یونس نے پہنایا او
اونکو حضرت پیر سنگیر سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے عطا کیا ایک وز شیخ
محمد محی الدین بن عربی نے اپنے مرشد سے پوچھا کہ جبریل علیہ السلام نے خدا ہی
عز وجل سے کون سی بات سیکھی اور کون سی چیز اونکو وہاں سے پہنچی شیخ جمال الدین نے
کہا یہ بات میں نے بھی اپنے مرشد حضرت غوث الثقلین سے پوچھی تھی کہ جبریل

علیہ السلام نے خدای جل و علا سے بیالیا و نمھوں نے فرمایا اخذ عنہ العلم والادب
 و تاریخ یا فعی بن مذکور ہو کہ شیخ محمد محی الدین بن عربی کی شیخ شہاب الدین سہروردی
 سے ملاقات ہوئی مگر دونوں میں کچھ بات نہ ہوئی بعد برخواست مجلس کسی نے شیخ
 شہاب الدین سہروردی کا حال شیخ محی الدین بن عربی سے پوچھا و نمھوں نے کہا
 رجل مملو من فرقة الی قدمه من سنتہ اور محی الدین بن عربی کا حال شیخ شہاب الدین
 سہروردی سے دریافت کیا و نمھوں نے کہا ہو بحر الحقائق رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نظم

نیر چراغ صفا حضرت غوث الثقلین	گوہر بحر ضیا حضرت غوث الثقلین
مقتدای کمال حضرت غوث الثقلین	انتخاب فن صلا حضرت غوث الثقلین
مہبط نور خدا حضرت غوث الثقلین	ہادی راہ ہدایت حضرت غوث الثقلین
سامی بن نبی و شرف جملہ ولی	دستگیر فقر حضرت غوث الثقلین
ابو حنیفہ از رخ پاش و روشن	ہست محبوب حضرت غوث الثقلین
نام والا بنی گشت با قاق محیط	مثل انوار کا حضرت غوث الثقلین
قد بالامی نواز عین لطافت گشتہ	سر و گلزار صفا حضرت غوث الثقلین
پیش خورشید خست نیز تابان نظر	می نماید چو سہا حضرت غوث الثقلین
بر مقصود دلم جنبش ابرو کا نیست	ناخت عقدہ کنا حضرت غوث الثقلین
ہست حقا کہ فدای لب جان بخش تو	موجب آب بقا حضرت غوث الثقلین
ویدم از عین عشق نظر آمدہ عین	چشم بینا حضرت غوث الثقلین
میکند خاک درت از پی در عشاق	اثر خاک شفا حضرت غوث الثقلین
مستفیض ست جہان از برکات تو	منبع فیض خدا حضرت غوث الثقلین

اور عنایات و کریم برین سبکین فرما	نظر لطیف و عطا حضرت غوث الثقلین
ہست بر فرق ضیا سایہ دیوار تو	بزر از ظل ہما حضرت غوث الثقلین

نواں مقام کرامات کے بیان میں

شجر الجواہر میں روایت ہے شیخ ابو المظفر نفوذ بن مبارک واسطی اور شیخ عمر اور شیخ
 ناصر الدین وغیرہ سے کہا انھوں نے کہ ایک وزیر شیخ بقان بطوا اور شیخ علی بن عینی
 اور شیخ ابو سعد قیلوی رضی اللہ عنہم حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے مکان میں
 جمع تھے حضرت شیخ علی بن عینی کو بولے کہ کچھ سخن کہہ شیخ سے عرض کی کہ حضور اقدس
 میں کیسا کلام کروں میری طاقت نہیں پچھر شیخ بقا کو فرمایا وہ انھوں نے بھی دسیا
 ہی مرو نہ کیا بعد ازاں شیخ ابو سعد کہ ابتدا ہو اور انھوں نے کچھ مختصر کلام کر کے
 عرض کی کہ امتثال امر کے لیے کلام کیا اور آپ کی تعلیم کے واسطے خاموش رہا
 سن بعد حضرت بلند مرتبت کنز الحقائق بحوالہ فائق واقف اسرار پیرانی جناب
 محبوب سبحانی نے حقائق میں کچھ فرمایا سخن جانوران مجلس پر بڑی عظمت لایا پھر
 حضرت سے کچھ گائے کا اذن چاہا حکم اقوال آیا چند بیتیں گائیں اوس محفل سے
 حضرت پر واز کرنے لگے یہاں تک کہ لوگوں کی نظر سے غائب ہوئے لوگ
 جب حضرت کے مد سے میں آئے تو دیکھا کہ حضرت تشریف فرما ہیں تنہا
 اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت نے کبھی کبھی راگ سنا ہو مگر وہ راگ ایسا
 نہ تھا جیسا فی زمانہ ہے کیونکہ فرامیہ و معارف سوائے طبل غازی اور دف کے
 حرام ہیں اور حضرت کو اسکا انکار ہے اور اس انکار کا عبارت غنیۃ المطالبین
 اقرار ہے اوس کتاب کی فصل آداب اکل و شراب میں تفصیل مذکور ہے یعنی فرما تہیں

بھیجا ہی البتہ وہ کام غضب الہی کا ہی حاصل کلام آیت اور احادیث سے معلوم ہوا
کہ فرامیر وغیرہ لہو لعب حرام اور شیطانی کام ہیں حضرت غوث الثقلین نے جو راگ
سنا تھا وہ نے معارف و فرامیر تھا کیونکہ اونکا قدم جادہ شریعت پر مستحکم نہ نظر تھا
باجا سوائے طبل غازی اور دف کلح اور عید کے بالاتفاق لہو اور حرام ہی اور جو راگ
کہ بغیر باجے کے کہی اور سمین بھی فقہاء اور بعض صوفیہ کو کلام ہی بعض علماء نے مباح
مطلق کہا ہی اور بعضوں نے مکروہ مطلق لکھا ہی مگر بحر الرائق میں لکھا ہی کہ اصل

مذہب حرمت ہی مطلقا کما نقلہ فی الدر المنخار حیث قال ومنہم من اباح مطلقا
ومنہم من کرم مطلقا و فی البحر والمذہب حرمتہ مطلقا فانقطع الاختلاف بل طابہ الامر
انہ کبیرۃ ولو لنفسہ انتہی عبارتہ الدربلکہ ظاہر ہوا یہ وہ ہی کہ تحقیق وہ راگ گناہ کبیرہ ہی
اگرچہ اپنے نفس کے لیے ہوئے مالا بد نہ میں جناب قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ
علیہ نے لکھا ہی کہ سر و حرام ہی کیونکہ مانع ذکر الہی اور برا بکھنے کرنیوالا شہوت کا جناب
معاصی ہی اور اگر کسی کو ایسا نہو مثلاً کوئی درویش صاحب نفس مطمئنہ کہ سوائے
عشق اور محبت الہی کے اسکو کسی طرح کی خواہش اور رغبت طرف شہوت
نہو تو اسکو زبان سے کسی مرد کے جو قابل شہوت کے نہو کلام موزون خوش الحان
سے سنا مانع ذکر الہی کا نہو گا بلکہ ہیجان محبت الہی کر گیا ویسے شخص کے حق میں
انکار نکلیا چلے یہ مقتدا ہی زمان پیشوا ہے جہاں خواجہ خواجگان خواجہ عالی شان مقبول
بارگاہ خداوند حضرت خواجہ بہار الدین نقشبند رضی اللہ عنہ کہ کمال مطیع سنت
نبوی تھے فرماتے ہیں نہ این کار میکنم چرا کہ مسنون نیست و نہ انکار کیونکہ رسول خدا
علیہ السلام اور صحابہ کرام کا سماع کچھ معمول نہ تھا اس لیے کہا کہ یہ کام نہیں کرتا

کیہ سنت نہیں ہو اور اسکی حرمت بھی اوکے پاس ثابت نہ تھی اسواسطے فرمایا کہ انکار بھی نہیں کرتا اگر حرام جانتے تو البتہ انکار کرتے اور نہی عن المنکر فرماتے تفسیر عزیرہ میں مرقوم ہے کہ خدای تعالیٰ نے نفس انسانی کو قرآن مجید میں تین صفتوں موصوف کیا ہے امارہ لوامنہ مطمئنہ امارہ صفت ہے کافروں اور فاسقوں کے نفس کی کہ کفر اور فسق سے مومنہ نہیں پھرتے ہیں اور انکا نفس اونکو ہر وقت اونھیں کاموں کی طرف رغبت دلاتا ہے اور لو اگلی اون گنہگاروں کے نفس کی تعریف ہے کہ وہ اپنی بدی پر ندامت کھینچتے ہیں اور گناہ ہونے کے بعد اپنے کو آپ ملامت کرتے ہیں کہ تم نے یہ کام کیوں کیا اور بہت برا کیا اور مطمئنہ ہونا انبیاء اور اولیاء اور اصحاب کے نفسوں کی صفت ہے کہ ایمان اور طاعت اور ذکر اور فکر میں حق کے اطمینان رکھتے اور کش مکش سے خواہشوں کے اور خطرات سے گناہوں کے اونکے احوال پر لگندہ اور اونکی اوقات مکرر نہیں ہو سکتی اور بعض کہتے ہیں کہ انکار ہر نفس کی صفت ذاتی ہے کہ شہوت اور غضب کے وقت عقل و شرع کے حکم پر ظہور کرتی ہے اور لو اگلی بھی ہر نفس کی صفت ہے بلکہ جسوقت کہ عقل و شرع کی طرف رجوع کرے اور خیر و شر کو پہچانے اور اطمینان بھی ہر نفس کی صفت ہے مگر جب کہ ذکر کا نور تمام جسم کے اجزائے غالب ہو جاتا ہے تفسیر مدارک میں مذکور ہے کہ نفس مطمئنہ وہ نفس ہے کہ خوف اور اندوہ اسکو بغیرش میں نہ ملے اور وہ نفس مومنہ یا آرام ہے یا وہ نفس کہ اطمینان ساتھ حق کے رکھے اور ساتھ یقین کے تسکین پایا ہو و اور شک شبہ اسکو تردد اور وسوسہ میں نہ ملے انتہی نفس مطمئنہ اعلیٰ مرتبہ ہے اور اس سے کم لوامہ ہے وہ نفس متقیہ ہے کہ ملامت کرتا ہو تو تاہی نقوب پر اور سب سے

بدنفس مارو جو کہ انسان کو بدکاری کی غبت لگاتا ہی تنبیہ
 نفس اصطلاح صوفیاء کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں پانچ قسم پر ہو نفس حیوانیہ
 نفس امارہ و نفس ملہمہ نفس لواہمہ نفس مطمئنہ چنانچہ قدوۃ المحققین حضرت عبدالکریم
 جیلی قادری رضی اللہ عنہ نے انسان کامل میں اس طرح لکھا ہے اور فرماتے ہیں
 کہ اہم الروح اولیس حقیقۃ النفس الا الروح ویس حقیقۃ الروح الا الحق فانہم اس
 مقام میں تین قسم کا مذکور ہے پانچوں قسم کی تفصیل کتاب انسان کامل میں بخوبی
 مسطور ہے اور مقتدا ہی عالم حضرت امام عظم ابو حنیفہ کو فی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
 بھی راگ سننا ثابت ہے آپ کے ہمسائے میں ایک توال رہتا تھا اور وہ اپنے
 گھر میں گایا کرتا تھا اور آپ شب کو سنا کرتے تھے ایک ات او سکی آواز نہ آئی آپ نے
 پوچھا کہ شخص کیا ہوا لوگوں نے عرض کی کہ وہ قید ہوا ہے آپ نے حاکم وقت کے
 پاس اسکی سفارش کی حاکم نے پوچھا اسکا کیا نام ہے فرمایا عمر حاکم نے حکم دیا کہ مٹنے
 اس نام کے قیدی ہوں سب کو پھوڑ دیں سب چھوٹ گئے وہ بھی اپنے گھر میں آیا
 موافق معمول کے گایا کرتا تھا آپ سنا کرتے تھے حاصل کلام اُن اکابرین کے
 سننے سے معلوم ہوا کہ غنا بلا فرامیر مختلف فنیہ ہے بلکہ زمان و مکان و آخوان کو دیکھا
 چاہیے اگر کوئی محل خطر نہ ہو اور سیطرہ کا شر نہ ہو تو اس محل میں ہمارے نیکو چاہیے چنانچہ اس
 موقع پر شیخ ارباب حقیقت طریقت ہادی سلک کبازی بناب شیخ سعدی شیرازی فرماتے ہیں

بلکہ مستمع را بہ انم کہ کیست
 فرشتہ فروماند از مسیر او
 نفوی تر شود و لہوش اندر دل غ

بلکہ سماع امی برادر کہ چسبست
 گر از برج معنی ابو حنیفہ
 و اگر مرد و لہوست فرما زنی نال غ

چہرہ سماعت شہوت پرست پریشان شود گل بیا سحر چہان پر سماعت و مستی و نشور مکن عیب درویش حیران و نہ بینی شتر بر جدای عرب شتر را چو شورطرب در سرت	با او از خوش خفته خیز و مست نہ ہنیرم کہ لشکا فاش جہ تبر ولیکن چہ بیسند در آئینہ کور کہ غرقت از ان بیند پا و دست یہی بر عشق و معرفت کہ چو نشتر بر قص اندر آرد طرب اگر آدمی را نباشد زخست
---	---

اور جناب فضیلت مآب مولوی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
مدارج النبوة میں یہ تفصیل اس مسئلے کی حقیقت لکھی ہے اور داد تحقیق دی ہے قاعدہ
اصول کا یہ ہے کہ جس مسئلے میں اختلاف ہو یعنی بعض حلال کہیں اور بعض حرام کوئی
مکروہ کہے اور کوئی مباح تو ایسی صورت میں حرمت اور کراہت کو ترجیح ہوتی ہے
اور فوائد الفوائد کی پہلی جلد کے دیباچہ سوم کیفیت دو شنبہ غرہ ماہ صفر ۱۳۰۷ھ
ہجری میں کہ وہ ملفوظ خاص سر حلقہ خاندان چشتیہ جناب شریعت مآب حقائق
پناہی حضرت نظام الدین اولیا محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اس طرح لکھا ہے
دربین میان شخصی بیاد و حکایت جماعتی تقریر کرد کہ ہم اکنون در فلان موضع یاران
بشما جمعیتی کردہ اند و فرامیر در میان بود خواجہ ذکرہ اللہ بالخیار این معنی یہ پسندیدہ
فرمود کہ من منع کردہ ام کہ فرامیر و محرمات در میان نباشد ہر چہ کردہ اند نیکو نکردہ اند
درین باب بسیار غلومی فرمود آورد و سری جلد کے دیباچہ اول میں لکھ کر یک ہی جگہ کو
ایک جلد قرار دین تو یہ دیباچہ جلد پنجم ہوتا ہے کیفیت میں دو شنبہ یکم ماہ ذی قعدہ
۱۳۰۷ھ ہجری کے لکھا ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سلع را مباح میدارد باد

و شہابہ بر خلاف علماء اراکون دین اختلاف برہر چه حاکم حکم کند یہاں باشند یکی
از حاضران گفت کہ ہمدین روز ہا بعضی اذرو نشان آستانہ دار و مجمع کی چنگ ربا
و فرامیر بود قصہ کہ وہ اند خواجہ ذکرہ اسد بالخی فرمود کہ نیکو نکر وہ اند انچہ نامشروعست
نا پسندیدہ است اور اوسے جلد پنجم کے یک شنبہ سوم ماہ محرم ۱۲۸۷ ہجری کے کیفیت
میں مرقوم ہے و باب سماع فائدہ فرمود و گفت چند چیز موجود شود انگاہ سماع شنود
آن چند چیز چیست مستمع و سميع و آلاء سماع انگاہ این تفسیر فائدہ فرمود و گفت
سمیع گویندہ است آدمی باشد کہ مرد باشد و مرد تمام باشد کہ وہ نہ باشد و عورت
نہ باشد مستمع آنکہ می شنود او باید کہ حق بشنود و ملو از یاد حق باشد سميع آنکہ انچہ میگویند
باید کہ ہزل و فحش نہ باشد اما آلاء سماع آن فرامیرست چون چنگ و رباب مثل این باید
دیہان نہ باشد این چنین سماع حلال است انگاہ فرمود کہ سماع صوتیت موزون
آن چہ اسرار باشد و آنچہ بیگوئیہ کلامیہ است و آلاء سماع اگر بہرہ آید از سماع بیگز
قلب است اگر آن تحریک بیاد حق باشد مستحب است و اگر میل بفساد باشد حرام
اور اخبار الاخیار میں احوال میں حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی
مسند نشین حضرت نظام الدین اولیا محبوب الہی رحمۃ اللہ علیہا کے مرقوم ہے کہ وہ
بعضی از مریدان شیخ نظام الدین اولیا مجلسی داشتند و از دف زنان سرودی
می شنیدند شیخ نصیر الدین محمود در مجلس بود و برخواست تا بر آید یاران بکلیف ستر
کردند گفت خلاف سنت است گفتند از سماع منکر شدی و از مشرب پیر گشتی گفت
حجت نمی شود دلیل از کتاب و حدیث می باید بعضی از عرض گویان این سخن بچند
شیخ رسانیدند کہ شیخ محمود چنین بیگوید شیخ را صدق معالہ و معلوم بود فرمود

میگوید حق آنست کہ او میگوید سیر الاولیاء می نویسد کہ در مجلس شیخ نظام الدین
 مزامیر نمودی و تصدیق نکردند و اگر کسی از یاران چیزی بخد مت او میرسانید کہ مزامیر
 میشود منع میکرد و میگفت خوب نمی کنند و اعدا علم انتہی اخبار الاخبارین و
 ہی شیخ ضیاء الدین ابو نصر موسی سے کہ کہا او نھوں نے سنا میں نے اپنے والد ماجد شیخ
 عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں بعض سفر میں ایک جنگل میں جاؤ گا کہ وہاں
 پانی نہ تھا چند روز وہاں رہا پانی نہ پیا تشنگی کا غلبہ ہوا حق تعالیٰ نے ایک ابھیجا
 اوسے مجھ پر سایہ کیا اور چند قطرے اوس سے ٹپکے کہ سبب اوسکے تسکین حاصل
 ہوئی اتنے میں ایک نور ایسا فروزان ہوا کہ تمام افق کو گھیر لیا ایک صوت عجیب
 اوس میں سے نکلی اور ندا کی ای عبد القادر میں تیرا پروردگار ہوں حلال کیا تجھے چور
 کیا تھا اور وہاں پر لے جو چاہے کہ جو دلمیں آئے یہ سنکر میں نے کہا اعوذ باللہ من
 الشیطان الرجیم امراہ سبکیا من دھماکہ دھڑو می غیب دیجور اور وہ صوت
 دور ہوئی اور وہ شیطان تھا کہا ای عبد القادر خجالت پائی تو نے مجھ سے سبب علم
 احکام پروردگار کے اور واقعیت ساتھ احوال منازل کے میں نے اس پر حاکم
 واقعے سے شراہل طریقت کو راہ سے برگشتہ کیا کہ ایک بھی اون میں سے اپنی جا پر
 نہ رہا یہ کیا علم و ہدایت ہی جو حق کی جانب سے تجھ کو محبت ہوا یہ کہا میں نے بفضل
 والمعوذ منہ الہدایت فی البدایۃ والنہایۃ نشر الجواہر میں روایت ہے شیخ ابی النجاسلم
 بن احمد بغدادی سے کہا اوسنے کہ کہا خادم نے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ
 کو ایک مرتبہ حضرت پردوسو پچاس دینار قرض دیے تھے ناگهان ایک شخص اجنبی
 نے اذن کے آیا اور حضرت سے باتیں کرتا ہوا دیر تک بیٹھا بعد کچھ بیٹھے دیکھے

کہا کہ آپ اس سے اپنا قرض ادا کریں اور خود وہاں سے چلا گیا حضرت کا ارشاد ہوا
 یہ بیٹے لے کے لوگوں کا قرض ادا کر دو یہ شخص قدرت کا خزانہ دار ہے پوچھا گیا خزانہ دار
 کون شخص ہے یہ کیا اسرار ہے فرمایا ایک فرشتہ ہوا لیا کا قرض ادا کرنے کے واسطے
 خدای تعالیٰ اوسکو بھیجتا ہے روایت ہے شیخ ابی عبد اللہ محمد سے کہا اوس نے ایک
 شیخ ابو الحسن علی بن ہبیتی قدس سرہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے دولت خانے
 کو آئے اور میں بھی ہمارا تھا جب حضرت کی دہلیز میں پونچے تو دیکھا کہ ایک جوان
 چت لیٹا ہے شیخ علی بن ہبیتی کو دیکھ کر کہا کہ حضرت کی خدمت میں میری سفارش کیجیے
 شیخ نے حضرت کے پاس وکی سفارش کی ارشاد ہوا کہ تمھاری خاطر سے اوسکو بخشا
 دیجئے اور میں دونوں باہر آئے شیخ نے اوس سے کہا میں تیری سفارش کی پھر وہ
 جوان اٹھا اور دہلیز میں ایک وزن تھا اوس میں سے نکلا یہو امین آرا اور ہماری نظر سے
 غائب ہوا میں نے اوسکا حال حضرت سے پوچھا فرمایا کہ وہ شخص ہوا پر گزرتا تھا جب
 بغداد کو پونچا تو اپنے دل میں کہا بغداد میں کوئی مرد نہیں مینے اوسکا حال سلب کر لیا
 اگر شیخ نہ موتا تو اوسکو حال نکلتا روایت ہے شیخ ابو محمد علی بن ابی بکر ادریس وحانی
 یعقوبی سے کہا اوس نے کہ شہید ہوا سوساٹھ ہجری میں شیخ علی بن ہبیتی قدس
 سرہ نے مجھے نزدیک شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کے ایجا کر عرض کی کہ
 یا حضرت اسکو خلعت باطن عنایت فرمائیے حضرت دیر تک سر مبارک اپنا
 جھکا کر بیٹھے پھر مینے دیکھا کہ ایک نور حضرت کے سینہ کے کینہ سے چمک کے سر
 دل میں جلوہ گر ہوا فی الفور قبر نکال احوال منکشف ہوا اور فرشتوں نکالنے اپنے
 مقامات میں اقسام اقسام کی زبان سے تسبیح کرنا مفہوم ہوا اور انسانوں کی

پیشانی پر جو کچھ ہر سو معلوم ہوا اور امور جلیلا کشف جلی روشن ہووے اور جنانہ
 اقدس اس طور مصروف سخن ہوئے کہ اسکو لے اور کچھ خوف نکر شیخ علی بن بیتھی نے
 عرض کی اسکی عقل زائل ہونے کا محکوم اندیشہ ہر پھر حضرت نے اپنا دست مبارک
 میرے سینے پر مارا اوس دست مبارک کے مارنے سے سینے اپنے دل میں ایک
 چیز تھوڑی کی شکل پر پائی اور کسی چیز سے ڈر نہ ہا اوس نور کی چمک سے ملکوت کی
 راہ میں اب تک روشنی پاتا ہوں روایت ہر شیخ ابوالعباس احمد صری اور شیخ
 شہاب الدین سہوردی وغیرہ سے کہا انھوں نے کہ ایک بار حضرت شیخ علی بن
 عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے شیخ ابوبکر بن حمادی کو فرمایا ای الی بکر شرعیت غرابہ
 پاس تیری شکایت کرتی ہے اور چند چیزوں سے اوسکو منع فرمایا لیکن وہ اول کاموں سے
 باز نہ آیا ایک روز حضرت نے اسکو رصافر کی جامع مسجد میں پایا اور اپنا دست
 مبارک اوسکے سینے پر پھر کے فرمایا مٹنے تجھے جدا کیا ای ابوبکر اب تو بغداد
 باہر جانی الفور بڑے بڑے احوال و معاملات اوسکے جو خدا کے ساتھ تھے گم ہو
 اور تمام منازل پوشیدہ ہے بغداد کے باہر فرق نام کا ایک قریہ تھا وہاں چلا
 گیا جب بغداد کا قصد کرتا تو اوندھے مونہہ گر پڑتا اگر کوئی شخص اسکو اٹھکے
 لیجانا چاہتا تو وہ بھی گر جاتا چند روز کے بعد شیخ ابوبکر کی والدہ حضرت کے پاس
 روتی ہوئی آئی اور اپنے لڑکے کو دیکھنے کا شوق اور اپنی عاجزی کی شکایت لائی
 حضرت نے تھوڑی دیر تک سر جھکا کر فرمایا کہ بہنے اوسکو اسطور حکم دیا ہے کہ فرق
 بغداد کو زمین میں سے آئے اور تیرے مکان میں جو کو ان ہر اوسمیں سے نکل کر تجھے
 بات کرے ویسا ہی ہر ہفتے میں ایک بار فرق سے اپنی والدہ کے مکان کے کوین پڑ

اٹنا اور ملاقات کر کے زمین کے اندر سے چلا جاتا بعد چند مدت کے شیخ عدی بن سافور
حضرت پیر دستگیر کی خدمت میں اوسکی سفارش کے لیے شیخ قاضی البان موصلی کو
بھیجا حضرت نے اونسے نیک عمدہ کیا اور ابوبکر حمادی اور مظفر جمال کے نہایت دوستی تھی
پس مظفر جمال خواب میں خدای جل شانہ کے دیدار سے مشرف ہوا خدای عزوجل نے فرمایا کہ
میرے بندے کے کچھ مجھ سے چاہا اوسنے عرض کی امیرہ ورنہ گاریرے بھائی ابی بکر کا حال
پھر عطا فرما خدای تعالیٰ نے فرمایا میرا ولی دنیا اور آخرت میں جو عبد القادر ہوا اسکے
پاس یہ آرزو لیجا اوسکی حضور میں جا کر کہہ کہ فرمایا تجھ کو پروردگار نے تیرے میں ابی بکر
راضی ہوں اب تو بھی راضی ہو جا اوسکی علامت یہ ہے کہ میں چاہتا تھا خلق پر بلا نازل
کروں تو نے اونکی سفارش کی میں نے سفارش قبول کر لی اور تو نے مجھے چاہا تھا کہ
جو مومن تجھ کو دیکھے سوا اسپر میرے افضل شامل ہے اور اسپر میرا رحم ہے یہ بھی نبی بخشش
میں قبول کیا من بعد مظفر جمال نے یکایک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا فرماتے ہیں اسی مظفر عبد القادر جو میرے میں پر نائب اور وارث ہوا اوسکو کہہ کہ تیرا خدا
تجھ کو فرماتا ہے ابی بکر کا حال ابھی ہے اور تو اسپر میری شریعت کے واسطے غضبناک
ہوا تھا اب مٹنے اوسکو بخشا جب مظفر جمال خواب سے بیدار ہوا تو خوشی سے ابی بکر
بن حمادی کی طرف گیا تا اوسکو بشارت دیوے اور یہ واقعہ اسپر مکشوف ہوئے اور
ابی بکر کو بعد فقدانِ حال کے کبھی مکاشفہ ہوا تھا غرض دونوں کی اثنائے راہ میں ملاقات
ہوئی دونوں ملکر حضرت پیر دستگیر کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے مظفر کو فرمایا
کہ جو پیام ہے وہ پونچھا پھر مظفر نے جو حال کہ واقع میں دیکھا تھا بیان کیا اگر کچھ بھولتا
تو حضرت اوسکو یاد دلاتے بعد ازاں جناب ہدایت مآب حضرت خلائق پنا مانا بھول

محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ نے اپنی بکری حامی سے کوئی امر خلاف شرع نہ کرنے کی
توجہ لی اور اپنے مہینہ مبارک سے لگایا فی الحال اسے اپنا حال اول سے زیادہ پایا
اپنی بکری حامی سے پوچھا گیا تم اپنی والدہ کے پاس کس طرح آیا کرتے تھے کہا میں
جب والدہ کے دیکھنے کا ارادہ کرتا تو مجھے اوٹھا کے زمین کے نیچے سے لے آتے اور میں
کوین سے کل کر ملاقات کر لیتا پھر اوسط طرح اوٹھا کے لے جاتے ترجمہ خلاصہ
المفاخر فی مناقب الشیخ عبد القادر بن نقل ہر ابو عبد اللہ بن محمد
بن کامل رحمۃ اللہ علیہ سے کہا اوٹنے سنا ہی مٹھنے شیخ ابو محمد علی سے کہ کتنا تھا اکہین
ایک وقت بغداد میں شیخ نجی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کی ملاقات کو آیا اور ایک
خدمت شریف میں ہاجب مصر کو جانے کا ارادہ ہوا تو حضرت سے رخصت چاہی
مجھے وصیت کی کہ کسی شخص سے کچھ سوال نہ کرنا اور انگشت مبارک میرے مونہ میں
نہ رکھ کر فرمایا کہ اسکو چوس پھر ویسا ہی کیا بغداد سے یہاں تک کہ مصر کو گیا کچھ کھانا پینا
ساتھ نہ تھا مگر قوت کو زیادہ پاتا تھا اور کسب طرح کا نقصان نہ ہوا نقل ہر شیخ
ابو المظفر اسماعیل بن علی حمیری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا اوٹنے کہ جب میرے پیر شیخ علی
بن ہبیتی رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے تو میری ایک جاتھی کو وہاں آکر بیماری کے لیے
گذاڑتے ایک وقت بیمار ہوئے اور شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ بغداد سے اونکی
عیادت کو تشریف لائے وہ دونوں بزرگوار اس مقام میں جمع ہوئے اس جا
دو درخت خرمسے لکھنا تھے چار سال سے بارہنہ ہوئے تھے مینے اونکے قطع
کرنے کا ارادہ کیا تھا پس شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ نے ایک درخت کے تلے وضو
کیا دوسرے کے نیچے دو رکعت نماز پڑھی اسی وقتے میں دونوں درخت سہر ہوئے

اور خرے کا موسم شروع ہوا تھا اسی موسم میں بار لائے بعد ازاں مین اوسی زمین کا
 کچھ میوے کی جنس سے حضرت کی خدمت میں لایا کچھ اوسمین سے حضرت نے تناؤ
 فرمایا اور کہا بارک اللہ فی ارضک درہمک صاعک یعنی خدا تعالیٰ تیری زمین میں اور
 درہم میں اور بانپ میں برکت دیوے اوسی سال سے میری زمین کا محاصل مضاعف
 ہوتا ہو اور جب کسی کام کو ایک درہم خرچتا ہوں تو اوس کام سے دو درہم حاصل
 ہوتے ہیں اور جب سو گوے لگے ہوں کسی جگہ پر رکھ کے پچاس گونے کو صدقہ دیتا ہوں
 تو ماپنے کے وقت سو کی سو پوری تھی ہیں اور جانوروں نے اتنے بچے لئے ہیں
 کہ شمار دشوار ہے حضرت کی دعا کی برکت سے اب تک میری وہی حالت برقرار ہے خیر الخیر
 میں روایت ہے شیخ ابی بکر عبد الرزاق فرزند شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہما سے کہا اوصھوں
 کہ مینے بعد انتقال حضرت غوث الثقلین کے شیخ حسن بن طبطبہ بغدادی سے سنا ہے کہ
 کہتا تھا کہ مینے حضرت کی خدمت میں طالب علمی شروع کی تھی اور شب کو اکثر بیدار
 رہتا تھا اس امید پر کہ اگر حضرت کو کچھ حاجت ہو تو میں اسکی بجا آوری میں سبقت
 کروں غرض ایک مرتبہ صفر کا مینا تھا ۵۵۲ھ یا سنو تریں ہجری میں حضرت دولشا
 عالیہ سے باہر تشریف لائے مینے آفتابہ حاضر کیا حضرت اوسکو نے لے کر بدر سے
 لے دروازے کی جانب تشریف فرما ہوئے دروازہ خود بخود کھل گیا حضرت باہر ہوئے
 میں بھی پیچھے چلا اور دل میں سمجھا کہ حضرت کو میرے آنے کی آگئی نہ ہوگی پھر بعد ازاں
 دروازے پر پونچھے وہ بھی دروازہ خود بخود کھل گیا حضرت باہر تھے پھر دروازہ بند ہوا
 میں بھی پیچھے پیچھے حضرت کے چلا جاتا تھا تھوڑی دیر چل کے ایک شہر میں پونچھے
 وہ کو نہا شہر تھا مجھے معلوم نہیں ہوا ایک مکان خانقاہ سے مشابہ تھا اوسمین

ہوے وہاں چھ شخص بیٹھے تھے دیکھتے ہی جلدی حضرت کو اونھون نے سلام کیا پھر
ایک ستون کے پیچھے چھپ کے کھڑا ہوا اور اس مکان کے ایک طرف سے رونے کی
آواز آرہی تھی بعد تھوڑی دیر کے وہ آواز موقوف ہوئی ایک شخص اس طرف سے جا کر ایک
لاش کا ندھ پر لپکے کھڑا اور ایک دوسرے شخص سر پر ہنہ دراز برت حاضر ہوا اور حضرت
روبر و بیٹھا حضرت نے اوسکو کلمہ شہادت تلقین کر کے سر کے بال اور موچھین تراشیں
اور اوسکو اپنا لحاف پہنا کر محمد نام رکھا اور ان چھ شخصوں کو فرمایا اس میت کے بدلے میں
اس شخص کو قائم کرنے کے واسطے مجھے حکم ہوا ہے اونھون نے کہا سمعنا و طاعتہ پھر حضرت
اونکو وہاں چھوڑ کر نکلے اور میں حضرت کے پیچھے ہوا تھوڑے وقت میں بعد اذ کے
دروازے پر پونچے دروازہ خود بخود کھل گیا پھر مدرسے کے دروازے پر آئے وہ بھی
اوپر طرح کھلا پھر حضرت محل میں داخل ہوئے جب صبح ہوئی تو میں موافق عادت
واسطے درس کے آکر بیٹھا مگر حضرت کی ہدایت سے کچھ پڑھ نہ سکا رفتاد ہوا ایسے لڑکے
پڑھ تجھے کچھ اندیشہ نہیں پھر میں نے حضرت کو قسم دیکر وہ معاملہ بوجھا فرمایا جس شہوت
کہ ہم گئے تھے سو وہ شہ نہاوند تھا اور وہ چھ شخص ابدال کے نجابتھے اونہیں کاساتواں
شخص بیمار تھا جب اوسکی موت کا وقت قریب ہوا تو میں وہاں پونچا اور جڑو کی
لاش لے گیا سو شخص ابوالعباس حضرت تھا تجیز و تکفین کے واسطے لے گیا اور میں نے
کلمہ شہادت تلقین کیا اور میں نے جسکی موچھین تراشیں سو وہ شخص ایک نصرانی تھا
قسطنطنیہ کا مجھے حکم ہوا کہ اوسکو اس میت کے قائم مقام کرالے اوسکو میرے
پاس لے اور وہ اسلام لایا اب وہ شخص اوتاد سے ہوا ہے پھر حضرت نے مجھے عمد
لیا کہ میری زندگی تک یہ قصہ کسی سے نہ منار و اسبت ہر حجاج بن یعلیٰ بن عیسیٰ

مغربی سے کہا اوسنے کہ شہ پانسواٹھا سہی ہجری میں شیخ ابو محمد صالح دکانی کے

ہمراہ مینے حج کیا جب عرفات کو آئے تو وہاں شیخ ابو القاسم بن مسعود بغدادی سے ملاقات ہوئی بایک دیگر سلام کیا اور شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے ایام کا ذکر کرتے ہوئے بیٹھے اس اثنا میں شیخ ابو محمد صالح دکانی نے کہا کہ میرے پیر شیخ ابو بدین مغربی قدر

سرہونے مجھے کہا اے صالح بغداد کو جا اور شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے تجھے فقر سکھلاوے پھر میں بغداد کو آیا اور شیخ عبد القادر کو سب سے سوا ہیبت

و وفار میں پایا حضرت نے مجھے ایک سو بیس دن خلوت میں بٹھلایا بعد ازاں نزدیک آئے فرمایا اے صالح ادھر دیکھ اور اشارہ کیا قیلے کی طرف کہا کیا دیکھتا مینے عرض کی

اے قبلہ کعبہ دیکھا پھر فرمایا ادھر دیکھ اور اشارہ کیا مغرب کی جانب اور کہا کیا دیکھتا ہوں مینے عرض کی میرے پیر شیخ ابو بدین مغربی کو دیکھتا ہوں پھر مجھے پوچھا کہ ماں

جائگہ مینے کہا اپنے پیر کی طرف جاؤنگا فرمایا ایک قدم میں جائیگا جیسا آیا تھا اویسا ہی جائیگا معروضہ کیا کہ جس طرح آیا تھا اویسی طرح جاؤنگا حضرت نے فرمایا یہ پورا ہے پھر

ارشاد ہوا اے صالح اگر تو فقر چاہتا ہے تو اسکو ہرگز نہ پائیگا جب تک کہ اوسکی زبان پر نہ چڑھے اور فقر کی زبان تو حید ہے اور توحید کا مدار محبتات کو اپنی چشم باطن سے دیکھنے

کرنایہ مینے عرض کی اے میرے رہنما آپ اس وصف میں میری مدد کیجیے حضرت میری طرف ایک نگاہ کی فی الفور ارادوں کے جذبے میرے دل سے متفرق ہوئے جیسے شب کی

نار کی تفرق ہوتی ہے روشنی سے روز کی اور میں اس ایک نگاہ سے ابتلا بخش ہوا ہوں

آنا لکہ خاک را بنظر کہیہا کنند	آیا بود کہ گوشہ چشمی پاک کنند
--------------------------------	-------------------------------

جاننا چاہیے کہ اس روایت میں ایک عجیبیت ہے یعنی فقر کی ابتدا ہی حضرت نے راوی کو

کیسے تمام عالم پر پونچایا اور کہاں کہاں کا تماشا دکھلایا ایک آن بین کہے کا معنی
 اور مرشد کا شاہدہ حاصل کروایا اور فرمایا اپنے مرشد کے پاس ایک قدم بین چلا
 جائیگا جیسا آیا تھا ویسا جائیگا جب اس نے عرض کی کہ جیسا آیا تھا ویسا جاؤنگا تب
 فرمایا کہ یہ پورے ہی طریقہ کمال کا ہے پس معلوم ہوا کہ آسمان پر اوڑنا اور زمین میں دھسنا
 اور قطع مسافت کا کرنا یہ باتیں کمال کی نہیں ہیں کیونکہ کمال انسان کے لیے فقر ہے
 یہی کمال دیکر انسان کو اشرف مخلوق کیا اور اپنی تمام صفات کو اس میں جلوہ گر
 فرمایا اس لیے کوئی انسان سے بہتر نہوا اور تمام مخلوق میں کوئی اس کا ہمسر نہوا
 آدم علیہ السلام کو فقر کی بزرگی دی تھی اس واسطے فرشتوں نے ان کی برابر بنی اور
 اشرف آدم منظر اتم ذات پاک جناب رسالت مآب ہو اور ان کی متابعت کے سبب سے
 ہر اکمل بیان اس دولت سے بہرہ یاب ہو خدا ہی تعالیٰ نے اپنے تمام کمال اس میں
 فٹے ہیں اور اس کو اپنا آئینہ کیا ہے بھو امی تاویل المؤمن مرآة المؤمن کے یعنی مومن
 آئینہ ہو مومن کا مومن خدا کا نام ہے خدا ہی تعالیٰ کو اپنے میں دیکھنا یہ فقر کا پہلا کلام
 ہی پہچاننا خالق کا خلق میں اور خلق کا خالق میں یہ توحید کی مشق ہے اور توحید پہلا
 زینہ ہے فقر کا اس لیے مرشد زمانہ ہادی گیارہ حضرت غوث الثقلین نے راوی کو تعلیم
 اور اس کی راہ کی تفہیم کی کہ سنہ توحید کا بقول مولوی جامی رحمۃ اللہ علیہ یہ ہے

از ساحت دل غبار کثرت رفتن	خونستر کہ بہرہ در وحدت سفتن
مغرور سخن مشکوکہ توحید حسد	واحد دیدن بود نہ واحد گفتن

جو اہل السلوک میں مذکور ہے کہ توحید سات قسم ہے پہلی توحید ایمانی توحید علمی توحید فعلی
 توحید صفاتی توحید ذاتی توحید حالی توحید الہی اس کی تفصیل اس کتاب میں بخوبی مرقوم ہے جو علیہ السلام

غوث کے ہاتھ سے تو ایسی برکات	و ولست توحید ہمیں کر عطا
دل میں نہو کچھ بھی سوائے خدا	محو ہو یکسر ہو جو کچھ ماسوا
دل مرا خالی ہو خیالات سے	فقر کے بہرے تو کمالات سے
نقشِ دلی دل میں نہو ترسم	کیونکہ ہر اسکے لیے قاتل و سم
صاف ہے دل مرا جو ن آئینہ	زنگ و لی اوسن کبھی آئے نہ
غرق رہوں بحر میں توحید کے	لطف میسر ہوں مجھے دید کے
نائرہ عشق ہے شعلہ زن	فکر سے دل ذکر سے تر ہو دہن

دسواں مقام و رسالہ و وعظ اور نصیحت کے بیان میں

نشر الجواہر میں روایت ہے شریف ابو العباس خضر حسنی موصلی سے کہا اوس نے کہ
حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ تمام علوم میں مہارت رکھتے تھے اور حضرت
مدرسے میں ایک درس تفسیر کا اور ایک درس حدیث کا اور ایک مذہب کا اور ایک خلافت کا
صبح کو ہوتا تھا اور سہ پہر کو تفسیر حدیث و مذہب خلافت اصول و نحو کا سبق پڑھاتے
اور نظر کے بعد قرآن شریف ہفت قرات سے تلاوت فرماتے شیخ عبدالرزاق
وغیرہ سے روایت ہو کہا اُنھوں نے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس
عراق وغیرہ اطراف کے شہروں سے استفعا آتا تھا اور کوئی استفعا شنب تک
نہ ہوتا تھا اور کسی جواب میں فکر و تردید نہ ہوتی تھی بجز استفعا پڑھنے کے جواب تحریر فرماتے
تھے اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما کے مذہب پر فتوائے تھے
حضرت کا جواب بہت سرعت سے تھا تمام عراق کے علما کو نہایت تعجب ہوتا تھا
اور حضرت کے پاس جو کوئی فقہ شرعی شروع کرتا تو اپنے اقران میں سردار و ترناج

ہوتا اور دوسرا اسکا محتاج ہوتا روایت ہر شیخ علی بن ہبیتی سے کہا انھوں نے
ایک ن شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی زیارت کے
واسطے تشریف فرما ہوئے اور شیخ بقا بن بطو حضرت کے ہمراہ تھے پس میں نے امام
احمد حنبل رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اپنی قبر شریف سے محل کے حضرت کو اپنے سینے
لگایا اور خلعت پہنایا اور فرمایا اے شیخ عبدالقادر علم شریعت اور طریقت اور علم حال
اور فعل حال میں سب تیرے محتاج ہیں روایت ہر شیخ ابو عبد اللہ الوباب
سے کہا انھوں نے کہ میرے والد شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے پالیس برس
وغلط کیا سنہ پانسوا کہیں ہجری میں ابتدا ہوئی اور سنہ پانسوا کسٹھ میں انتہا ہوئی
روایت ہر شیخ عمر بن زرارہ اور شیخ ابو عبد اللہ الوباب اور شیخ ابوبکر عبد الرزاق
وغیرہ سے کہا انھوں نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سنہ پانسو تیرہ ہجری میں
کرسی پر فرماتے تھے کہ سنہ پانسوا کہیں ہجری میں سنہ ثنیہ کے روز شوال کے
مہینے میں نمر کی نماز کے قبل میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مجھے فرمایا اے
فرزند تو وغلط کیوں کہتا میں نے عرض کی اے پیر میں عجیب ہوں فصحا ہی بعد ادا کے
روبر و کس طرح وغلط کہوں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو منہ کھول میں نے اپنا
مونہ کھولا حضرت نے اپنا لعاب مبارک میرے مونہ میں سات مرتبہ ڈال کے فرمایا
خلقت کو وغلط کہہ اور انکو اپنے پروردگار کی طرف حکمت سے نیک نصیحت کر
بلا پھر میں نمر کی نماز پڑھ کے بیٹھا ایک جماعت کثیر نے مجھے بجوم کیا لیکن میری
زبان سے سخن نہ نکلا پس میں نے علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کو اس مجلس میں
دیکھا میرے روبرو کھڑے ہوئے کہ فرماتے ہیں اے فرزند سخن کیوں نہیں کہتا میں نے عرض

لیا یا میری زبان سے سخن نہیں نکلتا اونھوں نے بھی فرمایا اپنا مونہ کھول مینے
مونہ کھولا آپ نے اپنا لعاب مبارک چھہ بارڈالا مینے عرض کی آپ سات مرتبہ
کیون نہیں ڈالتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب سے سات بار نہیں ڈالا
اور میری آنکھوں سے غائب ہوئے اور مینے یہ سخن کہا غواص الفکر یصوص فی بحر

القلب علی دریا المعارف فیتخرجہا الی ساحل الصدقینا ہی علیہا سہ سار جہاں اللہ
مستتر بنفائس اثنان حسن الطامعۃ فی بیوت اذن المدان ترفع فیہا اسم اللہ یعنی
غواص دل کے دریا میں ڈوب کر موتی معارف کے سینے کے ساحل پر نکالتا ہو پھر
دلال ترجمان زبان کا اوسکو چپتا ہو پس اوسکو خرید کر لے ہن بہتر قیمت طاعت کی
وے کر گھروں میں جو اذن دیا ہو خدای تعالیٰ نے پکارے گا اوس میں اللہ کا نام لیکر
راوی کہتے ہیں یہ حضرت کا کرسی پر پہلا کلام ہو و ابیت ہر شیخ ابی عبد اللہ
سے کہا اونھوں نے کہ میرے والد ماجد ہر ہفتے میں تین بار وعظ کرتے تھے جمعہ کی
صبح کو اور سہ شنبہ کی شام کو مدرسہ میں اور یکشنبہ کی صبح کو خانقاہ میں علم تقوا
اور مشایخ حاضر ہوتے اور مجلس میں دو قاری تھے ترتیل کے ساتھ بغیر الحان کے
قرأت کرتے اور شریف ابو الفتح مسعود بن عمر ہاشمی مقری بھی حضرت کی مجلس میں
قرأت کرتے تھے اور حضرت کی مجلس میں ہشت سے دودہا تین مرد مر جاتے تھے
اور حضرت کا وعظ چار سو عالم اور لکھ سو آدمی لوگ بھی رکھ لیتے تھے اور حضرت
اکثر اپنی مجلس مقدس میں ہوا پر اٹتے پھر کرسی پر آتے تھے و ابیت ہر شیخ
عبدالرزاق سے کہا اونھوں نے ایک بار عجم سے استفعا آیا صورت مسئلہ یہ تھی
کیا کہتے ہیں سادات و علما حق میں اوس مرد کے جسے قسم کھانی اس بات پر اگر ہیں

خدا کی تعالیٰ کی ایسی عبادت جو اس وقت میں دوسرے کوئی آدمی نہ کرے اور نہ کوئی اپنا
 شریک نہ کرے نہ کروں تو میری عورت پر تین تلاق ہیں سو وہ شخص کون سی عبادت کے
 اس مسئلے کے جواب سے سب علما عاجز رہے آخر وہ مسئلہ میرے والد کے پاس آیا
 انھوں نے فی الفور جواب لکھا کہ وہ شخص مکہ معظمہ کو جاکے طواف خالی کرے اور
 کعبہ کا طواف سات سو بار پھرے تو اس کی قسم حلال ہو جائے گی راوی کہتا ہے وہ مستثنیٰ
 وہاں سے اسی وقت روانہ ہوا بغداد میں رات تک نہ باروایت ہو شیخ محی الدین
 ابو یوسف بن امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی جوزی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا اوسنے
 مجھے حافظ ابو العباس احمد بن احمد نے کہا میں اور تمھارے والد بنی ابو الفرج بن
 جوزی شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہم کی مجلس میں حاضر ہوئے قاری نے قرآن مجید کی
 ایک آیت پڑھی اور حضرت نے اس کی تفسیر میں ایک جہ فرمائی تمھارے والد سے
 پوچھا یہ وجہ کلمہ معلوم ہو کہا ہاں حضرت نے اس طرح کیا رہ وجہ فرمائی ہر بار تمھارے
 والد سے پوچھتا تھا کہ یہ وجہ جانتے ہو تو کہتے تھے جانتا ہوں بعد ازاں حضرت
 ایک جہ اور فرمائی میں نے تمھارے والد سے کہا یہ وجہ بھی جانتے ہو انھوں نے کہا
 نہیں جانتا اس طرح چالیس وجہ فرمائی اور ہر وجہ کو فلان شخص نے کہا کر کے
 نسبت کرتے تھے اور ہر وجہ پر ایک دلیل اور دلیل کی تفصیل سے نڈرتے تھے اور
 تمھارے والد کہا کرتے کہ یہ وجہ میں نہیں جانتا ہوں غرض کہ حضرت کے علم سے
 ان کو نہایت تعجب ہوا پھر حضرت نے فرمایا اب ہم فال کو چھوڑ کے حال کی طرف رجوع
 کرتے ہیں اور کہا لا اذ لا اللہ محمد رسول اللہ من بعدہ اس کلمہ طیبہ کے فرمانے کے لوگوں
 اضطراب ہوا اور مجلس کو انقلاب اور تمھارے والد نے اپنے کچھ بھارتی

روایت ہے شیخ ابو عبد اللہ محمد بن کامل بن ابی المعالی محمد حسنی سے کہا اوسنے جب حضرت غوث الثقلین کا نام مشہور ہوا اور آفتاب فیضان ولایت و کرامت اوج شہرت پر آیا تب بغداد کے فقہاء سے متوجہ ہوئے ذکی متفق ہوئے اور مقرر کیا کہ ہر ایک علیحدہ مسئلہ ایک فن کا حضرت سے پوچھ کر الزام دینا اور اسی ارادے سے وعظ کی مجلس میں حاضر ہوئے میں بھی اوس روز حاضر تھا جب وہ سب مجلس میں آئے ہوئے تو حضرت نے تھوڑے وقت تک سہ مبارک جھکایا یکایک حضرت کے سینے سے ایک نور چمک کر اون لوگوں کے سینوں پر گذر اچسپ ہوئے نور گذرنا تھا وہ بہوت اور مضطرب ہو جاتا تھا ایک بار اون سب نے ہل کے آواز کی اور اپنے کپڑے پھاٹے برہنہ سر حضرت کی کرسی کے پاس آ کر قدم بوس ہوئے مجلس میں ایسا شور اٹھا شاید بغداد تمام لرز اہو گا پھر حضرت نے ایک ایک کو اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا کہ تیرا سوال یہ ہے اور اوسکا جواب یہ ہے مجلس جب برخاست ہوئی تو میں نے اون لوگوں کے پاس جا کر پوچھا کہ یہ کیا حال ہو کہا انھوں نے کہ جب ہم حضرت کی مجلس میں بیٹھے تو ہمارے تمام علوم دلوں سے محو ہوئے گویا کبھی کچھ دلوں نے گذرانہ تھا حضرت نے اپنی چھاتی سے لگایا جو کچھ کہہ رہا تھا سو وہ پھر آیا اور حضرت ہمارے سب مسئلوں کا جواب دیا کہ اوسکا ہمارا کبھی علم نہ تھا روایت ہے فریبت حضرت حسنی سے کہا اوسنے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اول مجلس میں انواع علوم سے سمندر تک کی جولانی دکھلاتے اور ایک سخن کو مکرر فرماتے اور جب کرسی پر رونق افروز ہوتے تو نہ تھوکتے نہ بیانی صاف کرتے نہ کھنکارتے اور وعظ کے سوا دوسرے سخن نہ کہتے اور حضرت کی ہیبت و جلالت سے کوئی شخص مجلس والوں سے انھیں

یہ سکتا تھا بعدہ فرماتے کہ اگر اقبال اب ہم رجوع کرتے ہیں حال کی طرف پھر لوگ مضطر ہو جاتے اور لپٹے بین حال اور وجد پاتے حاضران مجلس دور ہوں خواہ نزدیک حضرت آواز ایکسان سنتے اور اسکو کرامت جلتے اور ارباب مجلس کے خطروں پر مکالمہ اور کشف سے مواجہہ کرتے اور حضرت جب کرسی پر کھڑے ہوتے تو لوگ بھی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے اور جب حکم سکوت کا فرماتے تو حضرت کی ہدیت خاموش ہو جلتی یہاں تک سوال انفس کے کچھ نہیں سنا جاتا اور حاضران مجلس ایک ایک ایک نہیں دیکھتے یہاں تک کہ بازو والے کو بدون سانس کے نہیں پہچانتے اور عطا وقت ہو امین رونے کی آواز آتی اور اطراف مجلس کے اکثر آواز جیسے کوئی چیز زمین پر گرتی ہو سنی جاتی وہ رجال الغیب وغیرہ تھے کہ زمین پر گرتے تھے روایت ہر شیخ ابی عبد اللہ محمود بن ابی القاسم محمد ازہر بن ابی المفاخر حماد حسینی بغدادی سے کہا کہ میں ایک روز حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا اور وہ بیس ہزار آدمی کے قریب مجلس مقدس میں حاضر تھے اور شیخ علی بن ہبیتی حضرت کے مقابل زبیر درجہ قاری بیٹھے تھے پس شیخ علی بن ہبیتی پر غنودگی غالب ہوئی اور حضرت نے حضار کو فرمایا خاموش رہیں سب خاموش ہوئے کہ بحر انفس کچھ آوازوں سے نہیں نکلتی تھی پھر حضرت کرسی سے اتر کے شیخ علی بن ہبیتی کے روبرو ادب سے کھڑے ہوئے اور تیز تیز اونکو دیکھنے لگے جب شیخ علی بن ہبیتی بیدار ہوئے تو حضرت نے فرمایا تو نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا شیخ علی نے کہا ہاں دیکھا پھر فرمایا اس واسطے میں نے او کو تعظیم

کردم از عقل سوالی کہ بگو ایمان چیست	عقل مرگوش دلم گفت کہ ایمان ادبست
آدمی ادہ اگر دلی ادبست آدم نیست	فرق چو بنی آدم و حیوان ادبست

چندر روزی تو دیرین خیال تن مہا نے	با ادب باش کہ خاصیت مہمان دوست
بی ادب بساوات بقا نثر لیلست	بساوات بقا نثر لیل کاں ادبست

پھر فرمایا تجھے حضرت رسالت پناہ نے کیا وصیت کی شیخ علی بن ہیتی نے کہا یہ وصیت
 کی کہ آپ کی صحبت میں ہمیشہ حاضر رہوں بعد ازاں لوگوں نے شیخ علی سے پوچھا
 اوسنے کہا حضرت نے جو کچھ بیداری میں دیکھا سو میں نے خواب میں دیکھا کتنے ہیں
 کہ وہ سن کر حاضران مجلس سے بہت شخص جہان بحق تسلیم ہوئے بعض اسی جگہ
 ہوئے اور بعض بیہوش تھے سو اٹھا کے لے گئے بعد اسی دن انتقال کیا یہ وقت
 ہی شیخ ابوسعید قیلوی سے کہا اوسنے کہ میں نے بارہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
 اور دوسرے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں
 دیکھا ہے کہ سردار اپنے تابعدار کو عزت اور حرمت دیتے ہیں اور انبیاء علیہم السلام کی روحیں
 آسمان زمین میں جو لانی کرتی ہیں جیسے ہوا آفاق میں جولان رہتی ہیں اور ملائکہ کے
 گروہ مجلس میں حاضر ہوتے تھے اور رجال الغیب اور جنات کی جماعت حضور کی
 لیے جلدی کرتی تھی اور میں نے حضور علیہ السلام کو ہمیشہ دیکھا ہے کہ حضرت کی مجلس میں
 حاضر ہوئے ہیں اور کہتے تھے جو شخص اپنی فلاح چاہے تو اس مجلس میں آئے جناب
 غوثیت مآب مرجع خلافت و ہادی انام کا وہ کلام ہے کہ جس میں ذائقہ حدیث مصطفوی
 علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے فوق الغیب میں دس خصلتیں ارباب مجاہدہ اور محاسبین
 کے لیے فرماتے ہیں خلقت خدا کو راستہ فلاح و رشد بتلاتے ہیں لاہل الجاہدۃ والجمہ
 واولی الغرم عشر خصال اسطے ارباب مجاہدہ اور محاسبہ کے جو اپنے نفس سے جنگ
 کرتے ہیں اور کار و بار کا حساب لیتے ہیں اور واسطے ارباب قصد کے جنھوں نے

سلوک یاہ حق پر دل رکھا ہو تو اس خصلت میں بہن تحریر ہو یا اور اس خصلتوں کو اپنا اور دیگر
 اہم چیز و طلبت کرتے ہیں فاذا اقاموہا و احکموہا باذن اللہ تعالیٰ پس جب قائم رکھیں
 اور اس خصلتوں کو اور راست و درست کریں اور انکو حکم سے اللہ کے وصلو الی المناد
 الشریفۃ پونچھیں وہ ارباب مجاہدہ اور محاسبہ طرف مقاموں بزرگ بلند مرتبہ کے
 الاولیٰ ان لا یحلف العبد باللہ پہلی خصلت وہ ہے کہ سوگند نکھانے بندہ خدا
 عز وجل کی صداق و لاکھ با عائد اولیٰ اسما ہیا سچ نہ جھوٹ قصد سے نہ غفلت سے نہ
 سچی قسم کھانے کو حرام اور بد بجانے بلکہ عزت و عظمت درگاہ کبریائی کی متقاضی
 اس بات کی نہیں ہوتی اور اسکی تاب نہیں رکھتی کہ سوگند زبان پر لاوے اور ایسی
 عادت کرے کہ غفلت سے بھی زبان پر نہ آوے اس ارشاد میں ایک یا ضت شاقہ ہے
 جو طبعیوں کو فرماتے ہیں تاکہ عظمت و جلال حق کا دل میں قرار پکڑے اور موجب انداز
 اور آثار مذکورہ ہووے لہذا اذا احکم ذلک من نفسہ عود لسانہ اسوا سطح جب کہ ہنوار
 کیا بندے نے قسم نکھانے کو اپنے نفس سے اور عادت پذیر کیا اپنی زبان کو رفتہ ذلک
 الی ترک الحلف سہا ہیا و عا دلیجاتی ہے اور سوگو وہ عادت طرف چھوڑنے سوگند کے
 ساتھ غفلت کے ہو یا ساتھ قصد کے فاذا اعتاد ذلک فتح اللہ تعالیٰ لہ بابا من انوار
 پس جب عادت کی اس سے ترک سوگند کی تو کھولتا ہے خدا ہی تعالیٰ اس کے لیے دروازہ بزرگ
 اپنے انوار سے یعرف منفعة ذلک فی قلبہ پہچانتا ہے بندہ فائدہ اس کا اپنے دل میں
 و رفتہ فی درجۃ اور ایک بلندی اپنے مرتبہ میں و قوتہ فی عزمہ و فی صبرہ اور زور و
 توانائی اپنے ارادے میں اور صبر میں والثنا عند الاخوان اور تعریف کو نزدیک
 برادر و اقربان کے والکرامۃ عند الخیران اور بزرگی نزدیک ہمسایوں کے

قتی یا تم بہ معنی خبیثانہ کہ افتد اگر تباہی و سکی جو چہانتا ہو اوسکو وہیہا بن سیراہ اور متاثر
 اور بزرگ رکھتا ہو اوسکو جو دیکھتا ہو اوسکو الثانیہ یجتنب الکذب ہاذا لاوجودا دوسری
 خصالت یہ ہے کہ کنارہ کرے دروغ کہنے سے ساتھ ہند اور جد کے لانا اذ افعیل
 لوک اکلمہ بن انفسہ اسواسطے کہ جب اجتناب کیا دروغ کہنے سے اور استدبار کیا
 اوسکو اپنے نفس سے و اختارہ سنانہ اور عادت کی اوسکو بیان سے اپنی شرح العد
 بہ صدرہ کھوتا ہو خدای تعالیٰ بسبب اس فعل کے سینہ اوسکا و صفایہ عمل اور روشن
 کرتا ہو بسبب اسکے علم اوسکا کا نہ لایعرف الکذب ایسا ہوتا ہو گویا وہ نہیں پہچانتا
 جھوٹ کہ واذ اسمعہ من غیرہ عاب و لک علیہ اور جب سنا جھوٹ کو دوسرے سے
 عیب رکھتا ہو اوسکو اوس شخص پر یعنی بسبب کہ بہت اور قباحت دروغ گوئی کے
 وغیرہ بہ فی نفسہ اور منہ نش و عار کرتا ہو اوپر بسبب جھوٹ کہنے کے اپنے دل میں
 یعنی اگرچہ بسبب خوف یا حیا یا تکبر یا اور کوئی اموانع کے زبان سے منع نہ کر سکے وان
 دعار بزر وال ذلک کان لہ ثواب اور اگر دعار کرے اوسکے لیے واسطے دور ہونے
 اس صفت کے ہو گا اوسکو ثواب الثالثہ ان یحذر ان یعد احد اثنیاء مختلفہ یعنی
 خصالت یہ ہے کہ پرہیز کرے اسبات سے کہ وعدہ کرے کیسکو کسی چیز کا پس خلاف
 کرے اوس وعدے کا او یقطع العدة البتہ یا گذرے وعدہ کرنے سے قطعاً تا و
 خلاف میں نہ پڑے فانا قوی لامرہ پس تحقیق پرہیز کرنا وعدہ خلافی سے قوی تر ہو
 اوسکے کام میں واقعہ لطریقہ اور میا نہ روی اور راست روی زیادہ ہی واسطے
 راہ سلوک اوسکی کے لان الخلف من الکذب اسواسطے کہ وعدہ خلافی ایک قسم ہی
 جھوٹ سے فاذا فعل ذلک فتح لہ باب السخار و درجۃ الحیا و پس جب کیا اوسکو کفر و

ہو تا ہی اوسکے لیے دروازہ نہا کا اور مرتبہ جہا کا واعطی مودۃ فی الصداقین اور دی جاتی
 ہو اوسکے لیے دوستی دلون میں صداقین کے ورفعتہ عند اللہ اور بلندی مرتبہ نزدیک
 خدا ہی تعالیٰ کے الرابعة ان یجتنب ان یلعن نیتیا من الخلق چوتھی خصلت وہ ہے کہ
 جتناب کرے لعنت کرنے سے کسی چیز کو خلق و مردم سے او یوذی ذرۃ فمما
 یا ایذا دیوے بمقدار درے کے پس زیادہ اوس سے بغیر حق کے لانا من اخلاق
 الابرار و الصديقین اس واسطے کہ یہ خصلت خصلتوں سے نیکیوں اور راست گفتار
 اور درست کردار و نکی ہی ولہ عاقبہ حسنة فی حفظ اللہ یاہ فی الدنیا اور واسطے اس
 شخص کے جو اجتناب کرے لعنت کرنے سے اور ایذا دینے سے پیام کا نزدیک
 ہی نگاہ رکھنے میں خدا ہی تعالیٰ کے اوسکو دنیا میں آفتوں سے مع یاید خیر من اللہ جا
 ساتھ اوس چیز کے کہ ذخیرہ رکھتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکے واسطے درجات آخرت سے
 و یستنقذہ من مصارع الملکۃ اور رہائی دیتا ہی اوسکو ہلاکت میں گرنے کے مقام
 وسیلہ من الخلق اور سلامت رکھتا ہی اوسکو خلق سے ویرزقہ رحمۃ اللعباد اور بصیب
 کرتا ہی اوسکو مہربانی بندوں پر و القرب منہ اور نزدیکی اپنی سے الخامسة ان یجتنب
ان یدعو علی احد من الخلق پانچویں خصلت یہ ہے کہ پرہیز کرے بدعا کرنے سے
 کسی پر و ان ظلمہ اور اگرچہ ظلم کیا ہو وے وہ فلا یقطعہ بلسانہ پس طبعیت نہ
 اوسکے ساتھ زبان کی یعنی دعائی بدکرے کہ اوس سے قطع صلہ رحم اور ترک
 حق مسلمانی لازم آتا ہی و لایکافیہ بفعالہ اور بدلائم اوس سے ساتھ کردار
 اوسکی کے یعنی نکرے اوسکے ساتھ وہ جو کچھ کہ اوس نے کیا و یحمل ذلک مدینہ
 اور اٹھائے اوسکو اور تحمل کرے اوسپر واسطے ثواب رضا مندی خدا ہی تعالیٰ

والایکافیہ بقول ولا فعل اور مکافات نکرے اوس سے ساتھ کسی گفتار اور کردار کے
 فان ہذہ الخصلۃ ترفع صاحبہا الی الدرجات العلیٰ اس واسطے کہ یہ خصلت لہجائی ہے اپنے
 صاحب کو طرف بلند مرتبوں کے اذاتادب بہایناں منزلہ شریفہ فی الدنیا والاخرۃ
 جسوقت کہ نگاہ رکھے حد کو اس صفت کی اور عادت کرے ساتھ اوسکے پامانہ مرتبہ
 بزرگ کو دنیا اور آخرت میں والحبب المکودۃ فی قبول الخلق اجمعین اور پامانہ دستی
 ظاہر و باطن کی مقبولیت میں تمام خلق کی من قریب و بعید نزدیک سے اور دور
 واجابتہ الدعوتہ اور پامانہ مرتبہ قبول عاکا ہوتا ہے شجاب الدعوات یعنی جب صاحب
 کیا اور ظالم کے ظلم پر بد و عانکی تواو سکی جزایہ پائی کہ جو دعائے لیے کرے مستجاب
 ہووے والعلو فی الخیر اور پامانہ بلندی نیکی میں وعرفی الدنیا فی قلوب المؤمنین
 اور پامانہ غلبہ اور راجندی اور بزرگی دنیا میں مسلمانوں کے دلوں میں البسائتہ
 ان لا یقطع الشہادۃ علی احد من الخلق من اہل القبۃ بشرک الا کفر والافاق خبری
 یہ ہے کہ جزم نکرے کسی پر مخلوق اہل قبلہ سے ساتھ شرک اور کفر اور نفاق کے
 فان اقرب الرحمۃ اسواسطے کہ تحقیق عدم مکفر اہل قبلہ کا بہت نزدیک ہے ساتھ
 رحمت اور شفقت اور مہربانی کرنے کے خلقت پر یا نزدیک ہے ساتھ نزول رحمت
 حق کے اوپر صاحب اس صفت کے واعلیٰ فی الدرجۃ اور بلند مرتبہ دوسرے
 میں اور سب ہو حصول درجہ اعلیٰ کا وہی تمام استہ اور یہ خصلت سبب تمامی اتباع
 سنت کی ہے کیونکہ نبی وارد ہوتا ہے مکفر میں اہل قبلہ کے جو نماز پڑھتے ہیں قبلہ کی
 جانب یعنی اگرچہ مذمت اور انکار اور تشنیع اور تشیع اہل بدعت کی واسطے
 رعایت سنت اور ترویج اوس سنت کے آئی ہو مگر تکفیر انکی خلاف سنت ہے

اور تمام و کمال سنت عدم تکفیر میں بار رکھنا زبان کا ہی و ابعد عن الذخول فی علم اللہ اور بہت دور ہی دخل کرنے سے خدا کے علم میں و ابعد من متعہ اللہ اور بہت دور ہی دشمنی رکھنے سے حق تعالیٰ کے اوسکے قائل کو اور غضب ہونے سے اوپیر و اقرب الی رضا اللہ و رحمتہ اور بہت نزدیک ہی طرف رضا مندی خدا ہی تعالیٰ کے اور اوسکی محبت فائدہ باب شریف کہ عیسیٰ علی اللہ تعالیٰ پس تحقیق کہ یہ دروازہ بلند و بزرگ ہے آنے کے واسطے درگاہ جنت میں کہ بزرگ ہے نزدیک خدا ہی تعالیٰ کے یورث العبد الرحمنہ الحق اجمعین نتیجہ دیتا ہی بندے کو نہر بانی کرنے کا واسطے تمام خلق کے السابغۃ ان یجتنب النظم الی شئی من المعاصی ساتویں خصلت وہ ہے کہ پرہیز کرے نظر کرنے اور خواہش کرنے گناہ کی چیزوں کی طرف خاصہ اور باطن آشکارا اور پنهان کیف عنما جوارحہ اور باز کھلے گناہوں سے اپنے اعضا کو اور حواس کو فان ذلک من اسرع الاعمال ثوابا فی القلب والجوارح فی عاجل الدنیا اسواسطے کہ تحقیق یہ نظر نہ کرنا گناہوں کی جانب اور باز رکھنا نفس کو اوس سے اسرع اعمال سے ہوا زوی حصول ثواب کے دل میں اور اعضا میں اس جہان میں مع باید خدا اللہ تعالیٰ لہ من خیر الآخرۃ ساتھ اوسکے کہ رکھتا ہی خدا ہی تعالیٰ اوسکے لئے اثر کی نیکی سے یعنی اگرچہ ترک گناہ ہر وجہ موجب ثواب ہو مگر ہرگز میل نہ کرنا اور نفس کی خواہش کے وقت اپنے زور سے اوسکو باز رکھنا ثواب میں بلند درجہ اور زیادہ سزاوار ہوگا سال امدان میں علینا اجمعین بالعمل ہذہ النصال سوال کرتے ہیں ہم خدا ہی تعالیٰ سے کہ احسان رکھے ہمپر ساتھ عمل کرنے کے ان خصلتوں میں وان یخرج شہداتنا عن قلوبنا اور باہر نکالے ہماری خواہشوں کو دلوں سے جہاں یعنی بے عاقلان اور سالکان طریق کے لیے ساتھ بہتر طریق کے اس سے بہتر کو نوساطہ فقہ ہوگا کہ

حضرت نے اپنے سوال اور دعائیں شریک کر لیا ہی الخائتہ ان یجتنب ان یجعل علی
 احد من الخلق منة مؤنة آٹھویں خصلت یہ ہے کہ پرہیز کرے اس بات سے کہ رکھے کسی
 ایک پر آدمیوں سے اپنی جانب سے مؤنت اور بار اور گرانی صغیرہ و اکبرہ نہ چھوٹا
 نہ بڑا اور نہ ٹھوڑا نہ بہت بل ہر نوع مؤنت عن الخلق لجمعین بلکہ اوٹھائے اپنی مؤنت کو
 تمام خلق سے مما احتاج الیہ واستغنی عنہ اون چیزوں سے کہ نیازمند ہر طرف اوٹھے
 اور نہ نیاز ہی لوٹے فان ذلک تمام غمرۃ العابدین پس تحقیق کہ اوٹھانا مؤنت کا
 خلق سے تمامی عزت ہی عابدوں کی کہ سبب عبادت کے عزت رکھتے ہیں اور جب
 اپنی مؤنت کو خلقت سے اوٹھالیتے ہیں تو زیادہ عزیز ہوتے ہیں و شرف المتغیر
 اور سبب بزرگی اور بلند قدری پرہیزگار و نکا ہو و ہر قوی علی الامور المعروف والنہی عن
 المنکر اور سبب اس عمل کے توانا اور قوی ہوتا ہو اوپر امر معروف اور نہی منکر کے
 و یکون الخلق عنده اجمعین بمنزلہ واحدة اور ہوتی ہی خلق نزدیک و سبب ایک سبب
 میں کیا غمی اور کیا فخر فاذا کان كذلك نقلہ اللہ تعالیٰ الی الغنی والیقین والثقة پس
 جب ہوئے کوئی شخص ایسا ایسا ہو اور کو خدا ہی تنہا طرف سے نیازی کے
 اور یقین اور اعتماد کرنے کے اور استواری رکھنے کے ساتھ خدا ہی عزوجل کے ولایہ
 احد اہواہ اور بلند نہیں کرتا ہر تہ کسی ایک کا اپنی خواہش نفس سے و یکون الخلق عنہ
 فی الحق سواء اور ہوتی ہی خلق نزدیک اوٹھے حق کہنے میں برابر و یقطع بان ہذا البنا
 عن المؤمنین وشر المتغین اور چاہیے کہ جزم کیا جائے کہ آنا اس کام میں سبب ہو سلا
 لی عزت کا اور پرہیزگاروں کی بزرگی کا و ہوا قرب باب الی الاخلاص اور یہ بہت
 دو ایک روزہ ہی اخلاص ہر کرنے کے واسطے آنا سحیفی لہ ان یقطع طمعة من المؤمنین

نوبین خصلت یہ ہے کہ منہ اور ہر اس راہ کے سالک کو کہ قطع کبے اپنی طمع آدمیوں سے
 ولا یطیع نفسه فیما فی یدیم اور طمع میں نہ ملے اپنے نفس کو اس چیز میں کہ اس کے ہاتھ
 میں ہے فائدہ العزاکبر پس تحقیق یہ بڑی عزت ہے تمام عزتوں سے والغنی الخالص و نوبین
 اور نے نیازی ہے نے آمیزش فقر و احتیاج کے و الملک العظیم اور بادشاہی بزرگ کے
 والفخر الجلیل اور فخر بزرگ ہے والیقین الصافی اور یقین و شن ہے والتوکل الشافی الصریح
 اور توکل شفا بخش ہے علت شرک اور اعتماد غیر سے صاف اور خالص ہو یا بے من
 ابواب التفتہ بامد اور وہ ایک دروازہ ہے دروازوں سے اعتماد کے اوپر خدا ہی عزوجل
 اور استواری ساتھ اس کے و ہو باب من ابواب الزہد اور وہ ایک دروازہ ہے دروازوں سے
 زہد اور نے رغبتی کے دنیا میں و بہ نیال الورع اور اوسے حاصل کی جاتی ہے بظاہر
 و لیل نیک اور ساتھ اس کے کیلئے کامل ہوتی ہیں عبادتیں اس کی وہ من علامات التفتہ
 الی امداور وہ قطع طمع نشانوں سے قطع کرنے والے اور توڑنے والے اور نہ اس
 چلنے والوں کے ہے طرف خدا ہی عزوجل کے العائز التواضع و سونین خصلت تواضع
 ہے لان یہ پیشہ محل العابد اس واسطے کہ تحقیق بسبب صفت تواضع کے اصلاح دیا جاتا ہے اور
 بلند ہوتا ہے محل عابد کا و یعلم منزله اور بلند ہوتا ہے مرتبہ اس کا و یشکمل العز والرفعة
 عند امدا سبحانہ و عند الخلق اور بسبب تواضع کے کامل اور تمام ہوتی ہے عزت اور
 بلندی نزدیک خدا کے اور نزدیک خلق کے و یقدر علی یاریہ من امر الدنیا والاخرۃ
 اور قادر ہوتا ہے اوس چیز پر جو کہ چاہتا ہے کار و بار دنیا اور آخرت سے و ہذہ الخصلۃ
 اصل الطاعات کلہا و فرعہا اور یہ خصلت تواضع کی خج ہے تمام طاعتوں کی اور شاخ
 ہے ان کی یعنی طاعات اوس سے پیدا ہوتے ہیں اور پھر وہی طاعات تواضع کا نتیجہ لاتی

ہیں و کمال آوارہ و نیک تمام و کمال کا سبب ہے منازل السائرین میں حقیقت تواضع کی اس طرح مذکور ہے کہ معارض نہ کرنا عقل کو سمیع کے سامنے اور قبول کرنا جو کچھ کتاب لہا ہے اور خبر دی ہوئے فراحت دلیل عقل کے اور بے مبادرت اور مسامت کے ساتھ امتثال اس کی کے و بیدار رکال العبد منازل الصالحین اور بسبب تواضع کے پاتا ہے بندہ صالحین کو الراضین عن العبد فی اللہ والضرر کہ خوش ہیں خدا سے خوشی اور ناخوشی میں وہی کمال التقویٰ اور صفت تواضع کی کمال ہے تقویٰ کا یعنی اگر تہمتی تکبر کرے اور ساتھ امتثال امر الہی کے گردن نہ دھرے تو ضائع ہوتے ہیں تمام کاروبار اور سکے اور معنی تواضع کے لغت میں فروتنی اور نرمی ہے اور حقیقت تواضع کی وہ ہے کہ اپنے کو غلبہ میں حقوق کے اوس مرتبے میں جو لائق ہو سکے ہے رکھے اور اگر بالاتر اپنے مرتبے سے رکھے تو اسکو تکبر کہتے ہیں اور اگر بدرجہ پایاں تر رکھے تو اسکو خمود کہتے ہیں اور یہ بھی محمود نہیں ہے جیسا کہ تکبر یہ دونوں شوق افراط و تفریط کی ہیں اور تواضع تو وسط ہے درمیان اون دونوں کے اور وصیت مشایخین کی اور مبالغہ و کھار عایت میں صفت تواضع کی اسی حد پر ہے گویا تواضع کو ضعف کے مقام میں رکھا ہے واسطے اوکھیر نے تکبر کے نفوس سے مریدوں کے کہ تکبر میں گرفتار ہیں اور ایک علامت تواضع سے وہ ہے جو حضرت فرماتے ہیں والتواضع ہوان الیٰ بقی العباد اھل من الناس اور نشان تواضع کا وہ ہے کہ پیش آئے بندہ کسی ایک کو آدمیوں سے الاری لہ لہ اور علیہ مگر یہ کہو کیجئے اور اعتقاد کرے اوس شخص کے لیے زیادتی پسپائی پر و بقول اور عسی ان کیوں عند اللہ خیر امنیٰ قریب ہے کہ ہووے وہ شخص نزدیک خدا کے بہتر و ارفع درجہ اور بلند تر از روی مرتبے کے فان کان صغیرا قال ہذا لم بعض اہل علی

پس اگر ہوے لڑکا تو کہے کہ اس شخص نے خدای تعالیٰ کا گناہ نہیں کیا ہے وانا قد عصیت
اور مینے گناہ کیا ہے فلا شک اندخیر منی پس شک نہیں کہ وہ بہتر ہو مجھ سے اور اسطور پر ہو
اگر بالغ چھوٹا ہو اس سے تو وان کان کبیر اقال ہذا عبد اللہ تعالیٰ قبل او اگر ہوے بزرگ
کہے کہ سنے عبادت کی ہر خدای تعالیٰ کی مجھ سے آگے وان کان عالما قال ہذا اعلیٰ
ما لم یبلغ ونا لہ بالم غل اور اگر ہوے اہل علم تو کہے کہ اوسکو دی گئی ہے وہ چیز جو نہیں
پونچا ہوں میں اوسکو اور پایا ہے اوس چیز کو کہ نہیں پایا مینے اوسکو و علم باہمت اور
جانا ہے اوس چیز کو کہ نہیں جانا مینے اوسکو وہو یعلیٰ بعلم اور وہ عمل کرتا ہے ساتھ علم و دانش
وان کان جاہلا قال ہذا عسی اللہ یمل وانا عصیتہ بعلم اور اگر ہوے جاہل تو کہے
سے گناہ کیا ہے خدای تعالیٰ کا ساتھ نادانی کے اور مینے گناہ کیا ہے دانستہ و لاعلمی
بہم بختم لی و بہم یختم لہ اور نہیں جانتا ہوں میں کہ کس حالت پر ختم کیا جاتا ہے میرے لیے
یعنی کس حالت میں موت آتی ہے اور ساتھ کس چیز کے ختم کیا جاتا ہے اوسکے لیے وان کان
کافرا قال لا ادری عسی یلم ہذا فی ختم لہ بخیر العمل اور اگر ہوے کافر تو کہے کہ نہیں جانتا
ہوں میں انجام کار کیا ہے قریب ہے کہ وہ مسلمان ہوے پس ختم کیا جائے اوسکے
لیے نیک عمل پر و عسی الکفر فی ختم لی بسوا العمل اور قریب ہے کہ معاذ اللہ کافر ہو جاؤن پھر
پس ختم کیا جائے میرے لیے بے عمل ہو ہذا باب الشفقتہ والوجل اور یہ دروازہ ہے
مہربانی کرے کم کا غیر پر اور خوف کرے لکا اپنے نفس پر و اولیٰ ما یصحب آخر ما یقی علی
العباد اور مہر و ازترین اوس چیز کہ ہے صحبت رکھی جائے اوسکے ساتھ اور آخرت
اوس چیز کا کہ باقی ہے اثرا و سکا بندون پر فاذا کان العبد کذاک سلمہ اللہ تعالیٰ من
الغوائل پس جب ہوے بندہ اس صفت پر سلامت رکھتا ہے خدای تعالیٰ اوسکو

حادثوں اور آفتوں نفسانی سے اور وسوسہ شیطانی سے وبلغ بہ منازل النصیحة بعد
عروجہا و پہونچا تا ہی اوسکو منزلوں اور مقاموں نصیحت میں واسطے اسد کے یعنی
صاف دل بننے اور ادا کرنے میں حقوق اوسکے کے وکان من اصفیاء الرحمن واجبالہ اور
ہوتا ہی برگزیدگان خدای مہربان اور دوستان خدا سے وکان من اعداء البلیس اور تباہ
شیطان کے دشمنوں سے عدو اسد جو دشمن ہی خدای عروجہا و پہونچا تا ہی اوسکو منزلوں اور مقاموں نصیحت میں واسطے اسد کے یعنی
دروازہ رحمت کا ہی ومع ذلک یکنون قطع باب الکبر اور باوجود اسکے ہوتا ہی کہ تحقیق
قطع کیا ہی باب تکبر کا یعنی بند کیا ہی و جبال العجب اور ریسان خوشنیت بنی کی ورفض
درجۃ العلو فی نفسہ فی الدین والدنیا والاخرۃ اور ترک کیا ہی مائیکبر کو اپنے نفس میں
وین اور دنیا اور آخرت میں و ہومخ العبادۃ اور وہ مغیرہ عبادت کا وغایۃ شرف
الزہدین اور زاہدون کی بزرگی کی انتہا ہی و سیمار الناسکین اور عبادت کرنے والوں کی
علامت ہی فلاشی منہ افضل پس نہیں ہی کوئی چیز فاضل زیادہ اوس سے ومع ذلک
یقطع لسانہ عن ذکر العالمین و مالایعنی اور باوجود اسکے چاہیے کہ قطع کرے اپنی
زبان کو ذکر بد سے اہل عالم کے اور اوس چیز سے جو مقصود اور درکار نہیں ہی
اوسکو اور فائدہ نہیں اوس چیز میں فلا یتعلم عمل الہی تمام وکمال نہیں ہوتا ہی
کوئی عمل مگر بسبب اوسکے وینخرج الغل اور نکالتا ہی کینہ اور دشمنی کو و الکبر اور
تکبر کو و البغی اور حد سے گزرنے کو اور تنہا کرنے کو من قلبہ فی جمیع احوالہ اوسکے
دل سے تمام احوال میں اوسکے وکان لسانہ فی السر والعلانیۃ واحد اور ہوتی ہی
ربان اوسکی خلقت کے ذکر کرنے میں نہان و آشکار ایک و موافق و مشیتہ فی
السر والعلانیۃ واحد اور ہوتی ہی خواہش بھی اوسکی پوشیدہ اور ظاہر میں ایک یعنی

ایسا نہیں ہوتا کہ دل میں تو دنیا اور دولت اور ناز و نعمت کی خواہش ہو سکے
 اور آشکارا خلقت سے خواہش دین کی اور ہر اور بیاضت اور نجاست کی کمرے
 و کلامہ کذا لک اور ہوتا ہی کلام بھی اوسکا ایسا ہی یعنی ظاہر و باطن میں ایک ہی ہوتا ہی
 والخلق عنده فی النصیحة واحد اور ہوتی ہی خلق خدا نزدیک اوسکے نصیحت کر کے
 میں اور خیر خواہی میں اور ادنیٰ حقوق میں ایک یعنی سب کے لیے بہتری چاہیے
 اور حق ہر ایک کا جس مرتبے میں کہ ہر ادا کرے بغیر لحاظ خویش و بیگانے کے اور نزدیک
 اور دور کے والا کیوں من انا صمیم و ہونکہ کہ احد امن خلق اللہ سب اور نہیں ہوتا ہی
 ناصحان اور خیر خواہان خلق سے اور حال یہ کہ وہ یاد کرتا ہی کسی ایک کو خلق سے
 ساتھ بدی کے اولیٰ غیرہ بفعل یا مژزش کرتا ہی کسی ایک کو ایک کام میں مگر واسطے
 مصالحت پسند نصیحت کے اور واسطے باز رکھنے کے بدی سے اوجہ ان یہ کہ
 عنده واحد سب و یادوست رکھے کہ ذکر کیا جائے نزدیک اوسکے کوئی شخص
 ساتھ بدی کے اوپر تاج قلبہ ان ذکر عنده واحد سب و یا خوش ہوئے اور راحت
 پائے دل و سکا اگر ذکر کیا جائے کوئی شخص نزدیک اوسکے ساتھ بدی کے
 و ہذہ آفتۃ العابدین و عطب النساک و ہلاک الزاہدین اور یہ خصلت سبب آسیب
 عابدون کا اور ہلاک متعبد و مکار و زاہد و مکار ہی یعنی بعض اونسے جو کہ مرتبہ استقامت
 کو نہیں پہنچے ہیں اور گرفتاری نفس اور خواہش سے نہیں بچتے ہیں ساتھ ذکر
 برائی نے کارون کے اور کابلون کے اور دنیا دارون کے اور نیکے عیب میں خوش ہوتے
 ہیں اور ورطہ ریا اور عجب میں گتے ہیں الامن اعانہ اللہ تعالیٰ علی حفظ لسانہ مگر وہ شخص
 کہ مدد کی ہر اوسکی خدای تعالیٰ نے اور محافظت مذہب ان اوسکی کے و قلب

برجمنہ اور اوپر محافظت دل و سکی کے ساتھ چمتاپنی کے موافق

یا خدا این ہمہ فضائل را	یا خدا این ہمہ خصائل را
بہر آن شاہ غوث کو بج مکان	بہر آن قطب عالم امکان
سینہ سوزان و دل فگار ان را	کمن عطا ماننا ہنگار ان را
دور گردان ز مათویا حلاق	ہر چہ باشد ز ما تم احلاق
از پی عزت حسین و حسن	اکن مطیع رسول و غوث بن

گیا بھوان مقام وفات کے بیان میں

نشر الجواہر میں فتوح الغیب سے مذکور ہے کہ جب حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ مرض موت سے بیمار ہوئے تو حضرت کے بزرگ فرزند ارجمند فضائل و کمالات مآب جناب شیخ سیف الدین عبدالوہاب نے عرض کی کیا سببی آپ کے بعد میں کس چیز پر عمل کروں حضرت نے فرمایا یہ چیز گاری کر اور جہ کے سوا کسی سے مت ڈھراؤ را و سکی سوا کسی سے ایذا نہ رکھو اور بہت کاموں میں کہ خدای تعالیٰ کی طرف اغنیاج رکھتا ہو سوا و سب کے لطف پتکیہ کر اور اپنی تمام حاجتیں خدای تعالیٰ سے چاہو خدا کے سوا کسی پر اعتماد نہ رکھو اور لازم ہے توحید کو کہ تمام ممکنات اتفاق ہو چھڑا سکلے کو تین بار فرمایا فائدہ ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں توحید وہی کہ جانے تو کہ قدرت خدای عزوجل کی تمام اشیائیں شکر و طراج ہو و وضع او سکی ہشتیا کو نے علت و علاج ہو اور علت ہر چیز کی صفت او سکی ہو اور او سکی صفت کو کوئی علت نہیں اور آسمانوں میں اور زمینوں میں سوا او سکی کوئی مدبر اور خالق نہیں اور جانے توجو چیز کہ تیرے دل میں خطیہ

گہرتی ہو اور تیرے ادراک میں آتی ہو خدای تعالیٰ اوس کے ماوراء اوبسا ہو بیت

انچہ در اندیشہ ناید آن خدہست

ہر چہ اندیشی پذیر امی فناست

اور حضرت نے فرمایا جب ل خدای تعالیٰ کے ساتھ درست ہوتا ہو تو اوس دل سے کوئی چیز جدا نہیں ہوتی اور جو علوم کہ اوس کے ساتھ احتیاج ہو دل سے باہر نہیں جاتے اور فرمایا کہ میں مغز ہوں بغیر پوست کے دوسرے فرزند جو گرد بیٹھے تھے اونکو ارشاد ہوا کہ میرے نزدیک سے دور ہو جاؤ کیونکہ میں ظاہر میں تمھارے ساتھ ہوں اور باطن میں دوسروں کے ساتھ اور فرمایا کہ تمھارے سوا دوسری خلقت میرے پاس حاضر ہوئی ہو اوس کے لیے جگہ کشادہ کر دو اور اونکا ادب کرو اور اپنی حد پر رہو بیان مہربانی اور بڑی بخشش ہو اونکے لیے جگہ تنگ نہ کرو اور حضرت کے پاس رحمت کے فرشتے اور مقربوں کی ارواح حاضر ہو کے سلام کہتے تھے اور حضرت

اونکو ایک دن تمام اور ایک رات سلام کا اس طرح جواب دیتے تھے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ غفر اللہ لی ولکم فتاب اللہ علی وعلیکم بسم اللہ غیر مودعین یعنی تپیر سلام اور رحمت اور برکتیں خدای تعالیٰ کی اللہ بخشے مجھے اور تمکو اور رحمت سے متوجہ ہوئے مجھ پر اور تپیر برکت نام خدا کے رخصت نہیں کرنے والے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے یٰحٰمٰن اُولٰٓئِکَ کَفٰی الْحَکْمَۃَ الدِّیْنِ اَوْفٰی الْاٰخِرَۃِ اور ارشاد ہوا افسوس تپیر کہ میرے ساتھ کیا گمان کرتے ہو کیونکہ میں پروردگار نہیں کہ تا کیسلکی ملک الموت کی نہ اور کسی فرشتے کی اسی ملک الموت جس نے ہمارا عطا کی ہو سو وہ ہمکو دوست رکھتا ہو اور بغیر تپیرے وہ ہمارا کام کرتا ہو اور جس شب کو حضرت کی وفات ہوئی اوس کے قبل دن کو حضرت نے ایک بلند آواز کی روایت ہو شیخ موسیٰ اور شیخ عبدالرزاق

پس ان حضرت غوث الآفاق سے کہ کما و نھوں نے حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ
 دراز کر کے فرمایا و علیکم السلام و رحمۃ اللہ وبرکاتہ تو بواوہ و خلوا فی الصف ہووا اجبی
 اللیکم یعنی تم پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت اور اویسی کی برکتیں ہوں تو بہ کرو اور صف میں
 داخل ہو جاؤ وہ یہ کہ آتا ہوں میں تمھاری طرف اور فرماتے تھے نرمی کرو بعد ازاں
 حضرت کو موت کی مستی آئی اور فرمایا کہ میرے اور تمھارے اور تمام خلق کے درمیان
 بہت تفاوت ہے جیسا کہ آسمان و زمین میں دوری واقع ہو پس مجھے کسی پر اور کسی کو
 مجھ پر قیاس نہ کرو بعد ازاں شیخ عبد العزیز فرزند ارجمند حضرت حق پسندے نے عرض کی
 کہ حضرت کا احوال کیسا ہی ارشاد ہوا کہ تم نے جسے کچھ نہ پوچھو کیونکہ میں ایک حال سے
 طرف دوسرے حال کے جاتا ہوں جو خدای عز و جل کے علم میں ہی اور شیخ عبد العزیز
 نے پوچھا کہ آپ کیا بیماری رکھتے ہیں فرمایا کہ میری بیماری کو کوئی نہیں جانتا اور کوئی
 نہیں پاتا نہ آدمی نہ پری نہ فرشتہ بعد ازاں حقائق و معارف کے بیان میں آئے
 اور فرمایا خدا کا علم ازلی جو لازوال میں بندوں کے ساتھ متعلق ہے سو ہرگز پھرتا
 نہیں کیونکہ حکم متغیر اور متبدل ہوتا ہے علم متغیر نہیں ہوتا اور حکم منسوخ ہوتا ہے
 علم منسوخ نہیں ہوتا مٹھو کرتا ہے خدای تعالیٰ جسکو چاہتا ہے اور ثابت رکھتا ہے
 جسکو چاہتا ہے محو اثبات احکام میں ہے اور خدای تعالیٰ کے پاس ام الكتاب ہے
 اوس میں جو لکھا ہے وہ تغیر نہیں پاتا اور خدای تعالیٰ جو کرتا ہے اوس سے سوال نہیں
 کیا جاتا اور بندے سوال کیے جاتے ہیں بعد ازاں عبد الجبار نور دید نے
 محبوب کردگار نے پوچھا کہ حضرت کے جسم مبارک میں کونسی چیز در کرتی ہے فرمایا
 کہ میرے تمام اعضا در کرتے ہیں مگر دل کو کچھ در نہیں وہ درست اور ثابت ہے

خدا ہی عز و جل کے ساتھ پھر جب حضرت کو موت آئی تو فرمایا استغنت بالله لا اله الا الله
 سبحانہ وتعالیٰ اللہ الذی لا یخشی الفوت سبحان من تعزب بالقدرۃ وقهر العباد بالموت
 لا اله الا الله محمد رسول الله یعنی مدد چاہتا ہوں میں ساتھ کلمہ توحید کے کوئی ایسا
 نہیں جو گنج اسی تعالیٰ کے پاک اور بلند ہی ایسا زندہ ہو کہ اسکو ڈر نہیں مرنے کا
 پاک ہو وہ ذات جو غالب ہو ساتھ قدرت کے اور مقصور و مغلوب کیا ہو بندگی
 ساتھ موت کے میں ہی کوئی معبود سوا اللہ کے محمد پیغامبر ہیں خدا کے جتنا
 شیخ موسیٰ آپ کے فرزند سعادت مند کہتے ہیں کہ حضرت نے لفظ تعزب کا فرمایا ہو
 زبان مبارک سے درست ادا ہوا پھر اس لفظ کو تکرار فرمایا اور اپنی آواز کو
 اس لفظ سے بلند کیا جب یہ لفظ زبان سے درست ادا ہوا پھر اللہ کی لفظ کو تکرار
 کہا بعد ازاں آواز مبارک پست ہوئی اور زبان تمام حلق سے چٹ گئی پس نکلی
 روح مقدس او نکی رضوان اللہ علیہ واعلم علیہا من برکاتہ و ختم لنا خیر و جمیع
 المسلمین والحق بالصلحین غیر خیر لایا ولا مفتونین میں آمین آمین رضا مندی خدا کی ہو
 او پیر اور عالم فرمائے ہم پر کتبوں سے او نکی اور ختم فرمائے ہمارے واسطے ساتھ
 خیر کے اور تمام مسلمانوں کے واسطے اور ملائے ہمکو ساتھ صالحین کے رسوا
 نیکے جاوین اور نہ ڈرے جاوین فتنے اور بلا میں قلائد الجواہر میں شیخ
 شمس الدین بن طرالدین دمشقی محدث سے روایت ہو کہ وفات حضرت غوث
 الثقلین کی بغداد شریف میں شمس کی شب کو ربیع الآخر کی آٹھویں تاریخ سنہ
 پانسوا کسٹھ ہجری میں ہوئی اور رات ہی کو بالانج کے نزدیک مدرسے میں فرزند
 ہوئے اور علامہ شمس الدین ابو المنظر یوسف نے کتابہ مرآت الزمان میں

لکھا ہے کہ حضرت کی رحلت سنہ پانسو ایک سو چھ ہجری میں بیع الآخر کے عین میں
 شبیہ کی شب کو ہوئی خلقت کی کثرت کے سبب سے دوسری شب کو دفن ہو
 اور بعد اومیں کوئی شخص باقی نہ رہا مگر حضرت کے جنازے پر پونچھا راستے اور بارگاہ
 کثرت نے شمار تھی اور ابن النجار نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت کا انتقال شبیہ
 شب کو ہوا بیع الآخر کی دسویں کو تہجیر و تکفین سے شب کے وقت فراغت ہوئی
 اور جناب شیخ عبدالوہاب نے امام ہو کر چنانچے کی نماز پڑھتی
 رفیق اور فرزند اور مرید جمع تھے ان کے مدرسہ عالیہ کے رواق میں فن کیا ہو

عالم کا غم سے کیونکر گر گون ہو حال آج	محبوب خاص حق کا ہوا انتقال آج
خرو فرید دفتر عرفان گم ہوے	ڈوبا جہان سے نیر چرخ کمال آج
غم سے ہوا ہی چاک گریبان صبح کا	ارباب وجد ہو گئے سب خستہ حال آج
ہوش و حواس عقل و فراست کہ بھر گئے	یار ہی کیسا دل میں حشر منتعل آج
تزیین خاندان نبوت نہیں رہا	اٹھایا ہلے فاطمہ نہرا کلال آج
رونق فزای باغ ولایت کمان گیا	پڑمردہ ہی چمن میں ہر اک نونال آج
پہا ہو ضیا خدا سے کہ ہو خاتمہ خیر	معشوق حق کا حق سے ہوا ہر سال آج

نظم مدحیہ

مفہوم ہی یہ میرے قلم کے صریح کا	ہی دوش اور لیا یہ قدم دستگیر کا
عالم کو تیغ فیض سے تسخیر کر لیا	فرزند ہی وہ بادشاہ قلعہ گیر کا
ایک پل میں جس کو چاہے اسے بادشاہ	یہ اختیار ہی تھے دے کے فقیہ کا
دل میں سوا خدا کے نہ تھی باسو کی جا	کیسا خلوص تھا مے سرو نکہ پیر کا

<p>طغلی مین دیکھو حرمتِ ماہِ صیام الفت ہر اونکی عینِ محبتِ امام کی استاد شیخ سعدی شیراز تھے مقرر بڑھک ہر بادشاہِ جہان کے سر پرست پوچھو معینِ دین سے تم فضلِ حق پر حاصل ہو سیکر ششِ بغداد کی منجھ</p>	<p>ہون بھر کیا جناب نے پیر ہیز شیر کا اونکا اتفاق بغضِ جنابِ امیر کا کیا علم و فضل تھا شہِ روشن ضمیر کا زنبہ مرے حضور کے فرشِ حصیر کا معلوم ہر فقیر کو منصبِ فقیہ کا مشتاق ہوں مین خطہ خستِ نظیر کا</p>
--	---

ان سے ضیا ہر وقت دین محمدی
بابہ ز شریع سے ہر قدم دستگیر کا

<p>لکھتا ہوں صفِ مرشد گردون و قار کا جلوے فراے عرش کی تحریرِ مدح سے ہر اونکی ذاتِ پاک گلِ باغِ مرتضیٰ اونکی حسامِ فیض سے از شرق تا بغرب کیونکر مدار کارِ خدائی کہ مین نہ ہم جلد ہی نصیبِ گاشنِ بغداد کی ہو ارمان ہر رویِ شاہدِ مقصود پر مرے شمعِ فلک کی رالِ ٹپکتی ہو دیکھ کر تاثیرِ جسمین نامِ خدا کی ہر آشکار ز ہمار ہونے ادبی اوس جناب مین ہر آرزو گردون مین ضیا اونکے وضع</p>	<p>محبوب ہو جو حضرت پروردگار کا دکھلا رہی ہر طبع بھی جلوے ہمار کا جلوے ہو ان سے اس چمنِ روزگار کا روشن ہو اہم نامِ شہِ ذوالفقار کا اندھے نے اختیار دیا کاروبار کا ہر سو یہی ہر شورِ چمن مین ہزار کا غازہ ہو شاہِ دین تے مرے غبار کا وہ نور ہو حضور کے شمعِ مزار کا نامِ خدا وہ نام ہو اوس نادر کا ہر وہ شعار ملے ادبِ بدشعار کا چھڑکاؤ قطعہ غزہ اشکبار کا</p>
---	---

عجب نام مبارک ہی جناب شاہ جیلانکا ولایت اونکی ظاہر ہی کز است اونکی بار پیر عندانی تھی خوشیت و خیر کج و انسان وہ فرد منتخب ہیں فتر فیض ولایت کے ہزاروں ہی مسلمانوں نے پائی دولت عرفا عجب اونکی عبادت تھی عجب تھی قوت باز ہی محی الدین کے باعث حیات دین آنحضرت دکھایا جلوہ وحدت کو آئینہ میں کثرت کے طفیل غوث اعظم دیکھتے تھکے ہر دم خدا کے واسطے ہونے نظر الطاف کی مجھ	میسر دین جسکی مزا ہی یادیزدان کا کہ کیون بھونٹا ہر وہا ہر شرف محبوب سبحان کا کہ رہتا بزم میں اونکی تھا مجمع جن انسان کا و خیر کی دستخط امضا ولایت کے ہی فرما للا لاکھوں ہی کے ایمان کی خلعت نسیم کا کہ ایک شب میں ہوا کرتا تھا اکثر ختم فرما تعلق دین میں اون میں ہی جیسے جگمگ تصرف یہ بھی یک تھا اوشہ قیلم ابقا یہی ہی مدعیار ہمارے چشم گریان کا کہ ہونین منتظر شاہات سے لطف فرما
--	---

خصیا و زبان ہونے نہ کیونکرات دن میرا
عجب نام مبارک ہی جناب شاہ جیلان کا

میں ہوں ای غوث جہان عالم و شیدا تیرا اولیا میں ہونہ کیون مرتبہ اعلیٰ تیرا حق ہی جو کچھ شرف قدر تجھے حق نے طائر سد نشین قمری شیدا بنجا رونق افزای گل گلشن خوبی تو ہی تپش نہ قیامت سے نہیں خوف مجھ صورت شاہ مقصود نظر آ جائے	تو کہ عالم میں سب کا ہی میرا تیرا کوئی ثانی کوئی ہمسفر نہیں شاہ تیرا دیکھنا دیدہ حق ہیں سے تماشائیرا دیکھتے بیٹے جو کہیں قامت بالا تیرا رنگ بولے کہانے گل رعنا تیرا حشر میں سر پہ سج گاتے سیلا تیرا دیکھ لوں آیت روی صفائیرا
--	--

<p>ہم فقیر و ان کو دہ عالم میں ہر تکیا تیرا یہی ہکو می سہارا سے مو لا تیرا کیون نہ عارف با مد شنا سنا تیرا</p>	<p>ہر جھوٹ کر جائیں کمان در ترا و طوطا دستگیری تری ہر حال میں خوش حال تو نہیں ذات خد سے کبھی زنا جدا</p>
<p>کیون نہ عارف با مد شنا سنا تیرا امسکی ہی پیش نظر نقش کھت پا تیرا</p>	
<p>دل پڑ مردہ مارو کشن ستان ہوگا غیرت مطلع خورشید و خشتان ہوگا سر و گلزار ہر اک سر و چہرہ اغان ہوگا کون ہر تراری مرشد پاکان ہوگا دیکھتے ہی دل غمگین مرشادان ہوگا ہو اگر وادی چنار گلستان ہوگا گر خدا چاہے تو پورا سرا اربان ہوگا کب یہ جمعیت دل کا مرے سامان ہوگا جڑتے کون گندگار و نکاحواہان ہوگا مچکو حیرت ہو کہ وہ کیسا مسلمان ہوگا</p>	<p>و حیان میں جب و گل گلشن جیلان ہوگا ہوے جس دل میں تصور ترے رخ کا وہ دل سے نہ قدامت کی صفت ناز و ہوس تجملہ جو بات تھی حاصل ہو سیکو تھی بلکہ کھلائے خدا یاد و الاوس کا فیض اقام سے دیوانہ عارض کے ترے دیکھ لو گنا تزار ای سے آقا یکبار دور کب ہوگی پریشانی خاطر پار واقعی شافع عالم کی صفت ہی مجھ میں بغض محبوب آہی سے جو کہے دل میں</p>
<p>راہ حق او سکوی یقین ہو کہ ملے گی سیدھی راہ ہر جس کا ضیا سرور جیلان ہوگا</p>	
<p>شمع وحدت کا وہ پروانہ ہوا پھر مزاج اپنا بھی شاہانہ ہوا</p>	<p>غوث اعظم کا جو دیوانہ ہوا پھر کبھی بدست فنا و جیلان</p>

روشن اور شمع تعشق ہوا	خانہ دل ترا کا شانہ ہوا
دیکھی جس شخص نے سیر بعد	باغ عالم او سے ویرانہ ہوا
خطِ بعد او تلک امر ساقی	میرا لبریز پیہمانہ ہوا
ایک ہی جو نہو جو یا تیرا	خلق دنیا میں ہوا یا نہ ہوا
بان عِشقی شہ جیلان سے	دل محزون مرا مستانہ ہوا
آشنا جو ہوا شاہا تیرا	ساتے عالم سے وہ بیگانہ ہوا
ہو گیا طائر طوبی نے رشک	جو فداے قدرِ جانانہ ہوا
انشار المدیہ قصیدہ مخجو	بزم فردوس کا افسانہ ہوا

وہ سیانوں سے سیانا ہر ضیا

غوثِ اعظم کا جو دیوانہ ہوا

نام لیوا ہوں غوثِ اعظم کا	شکر ہی خالقِ دو عالم کا
شرق سے غرب تک ہوا روشن	نیر فیض او نکا جو چمکا
ہر گستانِ حسن میں اونکے	گل خورشید قطرہ شبنم کا
می الفت سے اونکی ہوں سرو	نقش دل پر سے مٹ گیا غم کا
ہر تصور میں گلشنِ بعد او	لطف حاصل ہو سا غمِ جم کا
مستی بادِ محبت ہی	مہین مذکور کیف کا کم کا
اونکے ابرو کا ہو گیا دھوکا	دیکھا جلوہ جو ماہِ خوشِ خم کا
ذاتِ بین اونکے تھا دیا حق نے	خائقِ حضرت رسول اکرم کا
نہ وہ کھاتے تھے کچھ نہ پیتے تھے	مانا ہو حکمِ ربِ ارحم کا

اونکی مدحت کو منتظم سمجھیں | کچھ نہیں اعتبار ہے دم کا

فخر اتنا ہی بس ہے مجکو ضیا

نام لیوا ہوں غوثِ عظیم کا

مدحت سے ازل سے ہوں جلائے شاد کا
شعری نیاز شعر پہ ہوئے تو کیا عجب
غور شدہ خاوری ہوا تارِ شعاع سے
پیر نور ہی کس تسبیح کا اسقدر
بلوا و وانِ تلک مجھے یا شاہِ باغِ د
مدد سنبھالیے مجھے یا پیرِ دستگیر
وکیجا نہ روی شاہِ مقصود اب تلک
کہدے یہ کوئی خضرِ علیہ السلام سے
بیزار جتنا حق ہے تے بد سگال سے
اس التباب نامہ اشتیاق سے

عالم میں یہ سبب ہے مے عز و جاہ کا
ملو ہی وصفِ خسرو انجمِ سپاہ کا
جار و بکش حضور تری بارگاہ کا
مدھم ہے نورِ اوس سے مہ نیم ماہ کا
شیدائہ ہوں آستانہ عالمِ پناہ کا
خیم کر رہا ہر پشت کو بوجھا گناہ کا
محتاج ہوں میں تے کرم کی نگاہ کا
جویا نہیں ہوں چشمہ حیوان کی راہ کا
مشتاق اوسقدر ہے تے خیر خواہ کا
جل جالے گالیقین ہر سرِ گناہ کا

سکر مدحِ غوثِ دو عالم کو ای ضیا

غلجِ غوطرے سے آئے نہ کیوں راہ کا

مائل نہیں دل اپنا ہوا اور ہو س کا
رفت تے روضے کی ہر افلاک سے افروز
سے سے تے وصف کی ہوتی ہر تنہی
قابو نہیں شیطان کو ایمان پہ ہمارے

ہر خسرو جیلان کی اوسے وصف کا چپکا
ہر لور کمان مہر بین گنبد کے کلکس کا
تسکینِ دل مجنون کی ہر آوازہ جبر کا
اندیشہ ہر آیتا جبرِ ہرن کو عس کا

<p>کب ہو گاتے در کا نظار اہمین حاصل ہو جاؤں غمی ولت دیدار سے تیر کج فقیامت کا غلاموں کو ہو اس کے ہی شوق کہ وڑتے ہوئے آئیں تھے دُور سفتہ دُر مدحت ہیں کے رشتہ دُمن سب ہر و بعد او یہی کہتے ہیں مجھے</p>	<p>ہر روز جدائی میں ہی یک ایک برس کا پابند ہوں یک عمر سے جس میں ہو سکا حامی شہ بغداد ہی ہر ناک میں کس کا رستہ نہیں نکلتا سیر دنیا کے قفس کا تا عمر بھی حال ہے تارِ نفس کا شورِ دل مضطرب ہو کہ نالہ ہی جس کا</p>
<p>کھینچیں گے جو خاشاک ملے کو بچے کا او سکے ارمان ہی بہت دنے ضیا بادِ غم سے</p>	
<p>وصف شہ بغداد ادا ہو نہیں سکتا وہ کونسا ہی کام خدائی میں خدا کی نسبت نہیں کچھ تجھ سے کسی اور کی کو کہتا ہی جہان عقدہ کشائی ہی ترا کام سنگِ درِ والا سے تیرے امی شہ جیلان تیرے در و دیوار کے سایے کے برابر پونچا لگا بعد اذ کو یکدن مجھے بیشک دل چاک ہی حشر میں ہے اگل عین دل جس کا مکدر ہے جانب سے تیرے خواہانِ قدم بوس ہی بہ دست تمنا سہ ربہ کبھی اپنا گستاخ تمنا</p>	<p>یہ کام تو مشکل ہی دلا ہو نہیں سکتا تجھ سے جوئے غوثِ بھلا ہو نہیں سکتا ہم شہ خاور کے سدا ہو نہیں سکتا کیون عقدہ مقصد مرا و اہو نہیں سکتا میرا سرِ شہید و جد اہو نہیں سکتا ای شاہِ زمانِ ظلِ ہما ہو نہیں سکتا الہ تعالیٰ سے یہ کیا ہو نہیں سکتا پونچوں وہاں ہم دوشِ صبا ہو نہیں سکتا منجملہ اربابِ صفا ہو نہیں سکتا غیر اس کے کبھی وقف دعا ہو نہیں سکتا جز اس کی عنایت کے ضیا ہو نہیں سکتا</p>

<p>فرمائیے مقدور ہی کیا یا دشمن کا مداح کی ہر مدحت مدوح معروف آئینہ اسد ہی سراپاے مبارک ہیں گر چہ مقید بہ بین اطلاق ہیں کل ذوالعینین ذوالعقلی صفت اولیٰ ہستی اسد کی قدرت تھا یہاں جیسا تنقیر سے توبہ نجاتے گا جہاں سے کوئی خلاص وہ ہیں خلف صدق علی بن عمر یار بے مجھے کہے شہ اقلیم توکل وامان تمناؤں مقصود سے بھر جا</p>	<p>جو وصف رقم کر سکے غوث دوسرا کا کیا خوب بنیقہ ہی یہ واصل کی ثنا کا دیدار ہی اونکا مجھے دیدار خدا کا رتبہ نہیں مدرک مے ادراک رسا کا مستراح کمون کیون جہان کے عرفا کا برزخ میں بھی حاصل ہی اونھیں رضی کا یک یہ بھی تصرف ہی مے راہ نما کا فیضان بھرا ذات میں ہی آل عبا کا میں بھی تو گدایوں درشاہ فقر کا ظاہر ہوا اثر جلد مے دست دعا کا</p>
--	--

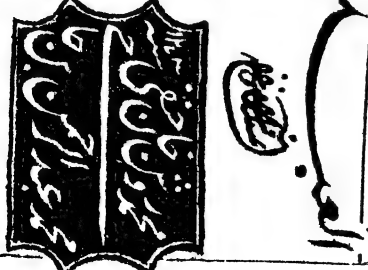
اوس شاہ کے صدقے سے ملی فقر کی دولت

برائے الہی جو ہی ارمان ضیا کا

قطعات تاریخ - بیچ تالیف ابن کتاب لاجواب از نتائج افکار نسیا
صاحب علم و کمال فرخندہ و نجستہ خصال ترین گلستان سخن بہترین مژگان مژغریات
خدا ہی نے ہمتا محمد عبدالمکریم صاحب اللہ خلف شیعہ مولوی محمدی صاحب اصف و مسکین الملتین

<p>نگو عجب المرجم مخلص من بہ خوش فکر و خوش اخلاق و دانش چرا شاہ سنجندانش نگویم خوشا و صاف غوث پاک یزدان</p>	<p>ضیا اور اتخلص بہت زیبا خداے ذوالمنن فرمود پیدا رقم بنمود حال شاہ والا چو دید آن را جہان گر وید شیدا</p>
---	--

<p>کہ ہست آئینہ سان طبعش مصفا سطور کماکشان سطرش ہمانا صفیات محی دین معشوق مولا</p>	<p>نگرد چون صفائے در عبارت فلک ہر صفحہ شد ہر نجمہ نقطہ سن تکلیل آن والا رقص زد</p>
ایضا	ایضا
<p>فیض او جارسیت بر روی زمین تا حصار گشت بد چرخ برین آب از شرمندگی شد انگبین شد ہمہ اہل سخن را اومعین در شنای دستگیر عالمین از لب انصاف خواند آفرین شدر قم حالات نیک محی دین</p>	<p>واصف محبوب حق عبدالرحیم میکند پرواز طیر فکر او شہرہ شیرین کلامش چون شنید خوبی شعرو سخن دارد دلس خوش نوشتہ یک کتاب لاجوا گر کسے بیند در ان احوال غوث گفت والا سال تکلیاش عجیب</p>
ایضا	ایضا
<p>نگو حال محبوب یزدان پاک خوش و صاف محبوب سبحان پاک</p>	<p>چو عبدالرحیم ضیا زرقم سمنش جنبش کلام والا نوشت</p>
ایضا	ایضا
<p>نسوا و سکا بدل انیس ہی یہ سب منحد انون کارنیس ہی یہ مقبل حق ہی حق نویس ہی یہ کہ عبارت بت سلیس ہی یہ</p>	<p>ہی جو عبدالرحیم خادم غوث ہی کلام ملوک اوسکا کلام حال محبوب کا لکھا بہ خلوص سلاک گوہر کمون نہ کیون ہر</p>

سال لکھا ہی اوسکا والا ہے ہیہ بعید اوسکا نفیس ہیہ	
سید	
تخریر و لپیڈیر و تقریریں نظیر نوکر نیز قلم کرامت تو ام جناب فضیلت خدا آگاہ و خدا طالب مولانا ولوی محمد شاہ علی صاحب سلمہ المدد	
بسم اللہ خیر الاسماء	
قد آسعدت بطلالۃ ہذا التالیف الشریف من اولی آخرہ فوجتہ واقعا موقع القبول عند الکبر اللہم جعل سعی المولف شکوۃ و ذنب مغفور و کفایت لاف و وعد تنزل الترتیبت عند ذکر الصالحین آمین یا رب العالمین محمد شاہ علی عفی عنہ	
خاتمۃ الطبع الحمد والمنة کہ اندون جب فرمایش مصنف مظانہ حکم النقل کا اصل ادارہ محرم شمسہ ہجری میں اس کتاب مستطاب موسوم بمقامات و تسکیر میں نے مطبع نظامی واقع کانپور میں چھپکر شائقین کو فریب و زینت کی صورت آئینہ ظہور میں دکھائی خصوصاً مریدان بااختصاص و ہر وان سراپا خلاص طریقہ قادریہ کے نہایت پسند آئی	
	<p>مہر و دستخط</p> <p>منتہم مطبع کے اخیر میں اس واسطے ثبت ہوے</p> <p>کہ تا معلوم ہو کہ یہ کتاب مطبوع مطبع نظامی ہوئے غیر فقط</p>



بسم الله الرحمن الرحيم

حمد بسیار خدای بیچون با چون را سر او را و درود پیشمار بر نظر انتم حضرت شفیع الامم
 و اصحابش نثار است اما بعد میگوید که گزین بنندگان خدا اگر دعای ارباب صفا
 عبد الرحیم ضحیا غفر له که درینو لایکی از درستان معرفت پناه اغنی مولوے
 میر احسن امد صاحب سلمه الله تعالی استغفار در حل معافی اشعار حضرت مولانا جامی
 رحمة الله علیه پیش این خاکپا برای تحبیل جوابات پیش کردند حسب خواست
 گرامی از چند اهل علم و فضل جوابش نویسانیدم و بنجد منتش گزرا نیدم و آنچه که
 از بزرگان خود شنیدم و در کتب دیدم در سلاک تحریر کشیدم و سوائش کامل دین
 اوراق بقلم آمد تا ناظران الطاف فرایده اند و لی التوفیق و بیده از مته التحقيق
 سوال چه میفرمایند و بدان عظام و صوفیان کرام در دفع شبهه تیکه از معنی بیت حضرت
 مولانا جامی قدس سره ناشی شود قوله چو آن بیچون درین چون کرد آرام
 آن اشاره بعید است حالا نکته بارک و تعالی از قرب و معیت خود خبر میدهند یعنی

لَحْنِ اقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ قَوْلُهُ دَرِین چون کلمه در برای ظرف است حال آنکه
حق جل جلاله از ظرف و منظر و محاط و محیط و حلول و اتحاد و غیره نقصان برست
از قَوْلُهُ که در آرام معلوم میشود که اگر ذات پاک اینزدی در جسم نمی آید و اگر تکلیف باشد
چنانچه عدم بر ملکه دلالت میکند یعنی بر بصر تعالی الله عن ذلك علواً کبیراً قَوْلُهُ
پس روپوشش کرده یوسفش نام + روپوشش کار دزدانست خدای تعالی از
که ام خوف کرده این عیب را بر خود پسندید قَوْلُهُ یوسفش نام و قتیله بچون نام خود
یوسف نهادیم خلاق را هستی نباشد درین صورت حامل و حی و مخاطب و امر
و نواهی کل کلیفات شرعی که است قَوْلُهُ بیست نواهی دهری با خویش می ساخت

تسارعاً شت با خویش می خست درین بیت اجتماع نقیضین الضدان

بجتماع معلوم میشود چه که در آنیکه عاشق است معشوق نباشد و در وقتیکه
معشوق است عاشق نباشد خداوند تعالی الا ان کما کان است تمثیلی در مرتبه
تنزیه و مثالی در مرتبه تشبیه در کار یا مثالی جامع باشند همی بهار مینوا و توجروا فقط
جواب سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ

چون اینچون درین چون که در آرام پی روپوشش کرده یوسفش نام

درین شعر حضرت مولانا جامی رحمه الله علیه مرتبه تنزیه و تشبیه هر دو بیان فرموده اند
از بیچون تنزیه پیداست دران مرتبه بیت از همه در صفات و ذات جدا بیس
شے گمشده ابدان و از چون تشبیه هویدا درین مرتبه شعر خود کوزه و خود کوزه گرو
خود گل کوزه و خود دند سبکوش و خود بر سر آن کوزه خریه ابر آملت گشت و روان
بر کسیکه مقام تنزیه و تشبیه ظاهر است فرق قریب و بعید با هرست سوا می این

خدای جل جلاله در کلام قدیم خویش نمود، بطوریکه خواست نسبت نمود چنانچه فرمود
 وَهُوَ مَعَكُمْ أَلَا يُفَتِّرُ كُنُوزَكُمْ وَأَنَا اللَّهُ وَنَحْنُ أَقْرَبُ وَالرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى
 پس اشاره حضرت مولانا مطابق قرآن شریف گردید و از لفظ و رسائل میگوید که حلول
 و اتحاد و غیره نقصانات لازم می آید باینکه همه که حلول و اتحاد و غیره نقصانات و تشبیه
 مادی می باشد و هُوَ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ عَلَوُ الْكِبَرِ از ذات پاکش این همه نقصان کجاست
 اگر کسی گوید که در بحر جبابست پس کجا حلول و اتحاد خواهد شد بحر از جباب جدا نیست
 و جباب از بحر سوانه چنانچه جمشید شاه فرماید

قطره و موج و جباب از بحر جدا	لیک موج و قطره و دریا یک نیست
------------------------------	-------------------------------

پس همین قدر فرق عینیت و غیریت بحیثیت اطلاق و تعین در خلق و خالق
 ثابت و متحقق است و تشبیه که هر مسئله وحدت و جوهر و منکشف شده باشد
 و از ارشاد مرشدان بهره ور گردید و باشد چنین تشبیهات در دلش هرگز نماند می شود

محرم دولت نه بود هرگز	بار مسیحی نکشد هرگز
-----------------------	---------------------

عذوق این می شناسی بخدا ناپخته	و نیز بردفع حلول و اتحاد و بزرگی می فرماید
-------------------------------	--

این خایه پرازوست ولیکن نه از حلول	آن یار عین باست نه از روی اتحاد
-----------------------------------	---------------------------------

سائل میگوید که از آرام کردن معلوم میشود اگر آرام نگردی او را تکلیف بود
 این بیان نیز خلاف قرآنست چرا که خدای جل جلاله می فرماید وَاقْرَءُوا لِلَّهِ
 قَرْضًا حَسَنًا اَقْرَضُوا اسْتَنْصَفْتُمْ مَخْطَاةَ اَلَّذِي اَلَيْكُمْ خَدَايَ تَعَالَى محتاج
 و از آرام کردن مراد نزول است از تنزیه و در تشبیه و در نزول حلول و تقیست
 بین چرا که در نزول نه تقیست نه تبدل نه تجزئیت نه تقسیم نه حلول نه اتحاد

چنانچه حدیث شریف آمده است نزل ربنا الی ساد الینا فی ثلاث الاخیر
 من اللیل لا یخفی فی الفرق علی فطن العارف الکامل و آزر و پوشی مراد لباس است
 ان و به مطلق را بقوله علیه السلام لا تسبوا الدهر فان الدهر هو امد و هوب
 قول صوفیه ارام الحق محسوس الخلق معقول چه بسم یوسف علیه السلام و چه
 همه موجودات چنانچه در کتب حقائق مرقوم است ان الوجود واحد و الالباس مختلفه
 و متعدد و امد از وجود هستی مطلق است و این اصول صوفیه که امد است که هست
 کسی را بجز آن ذات مقدس نیست در نیصورت هر چه که هست مهو نیست بجز
 آیات بینات و لله المشرق و المغرب کائینا نؤکولوا فتم وجهه الله مشرق

ای پسر اینها تو لو انخوان یعنی نسو که روی قصه آر و به حق کان بود حقیقت او هشیج جبار انکه دستت عارف حق شناس باید بیند آنجا جمال حق پیدا	ثم وجهه الله مشرق تاحق بند گیش بگذارد باشد آنجا بسو او کن رو پس بعین حق عیان همه جا که بهر سوی دیده بکشايد نگسلد از جمال حق قطعا
وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ وَهُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ بِرَبِّهِ	

اول و اول بے ابتدا بیت بود و نه بود این چه بلند است	آخر او آخر بی انتها باش و این نیز نباشد که هست
--	---

و الظاهر و الباطن قطعه	
اول و آخر تو کی گسیت حدوث و قدم	ظاهر و باطن تو کی چسیت وجود و عدم

اواجب انتقال حسرتی از حال	ظواهری چند و چون باطنی بی کیفی که
وَمَا تَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا فِیْهَا وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ سَرَّحٰی مَا وَّرٰی اَنْ	احادیث سرور کائنات
لَا تَاْكُلُ شَیْءًا مَّا خَلَقَ بَاطِلًا وَاَزَامَ رُضْتَ فَلَمْ تَعُدْ فِیْ اِلٰی اٰخِرِ الْحَرْثِ وَكُنْتَ سَمْعًا لِّدَّ	ناراکل شئی ما خدا را باطل و از امر رست فلک تعد فی الی آخر الحریث و کنت سمعه لدد
یَسْمَعُ بِهِ وَاَبْصَرَ الَّذِیْ یَبْصُرُ بِهِ وَاَلَّتِیْ یَبْشُرُ بِهِ وَاَبْصَرَ الَّذِیْ یَبْشُرُ بِهِ وَاَلَّتِیْ یَبْشُرُ بِهِ وَاَبْصَرَ الَّذِیْ یَبْشُرُ بِهِ	یسمع به و بصره الذی یبصر به و التی یبشرون به و ابصره الذی یبشرون به و التی یبشرون به و ابصره الذی یبشرون به
وَلِیْتِمَّ یَحْمِلُ اِلَیَّ الْاَرْضُ السَّابِعَةَ السَّنَةَ لَمْ یَطْعَمْ عَلٰی اَمَدِ تَعَالٰی وَاَسْوٰی اِیْن	و لیتم بحمل الی الارض السابعة السنة لم یطعم علی امد تعالی و اسوای این
نَوَاسِ دَلِیْرِیْ بِاَخْوِیْشِ مِیْ حَسَتْ	آمار عاشقانه خویش می باخت
سَائِلٌ یَسْأَلُ بِکَیْفِیَّةٍ کَیْفِیَّةٍ تَقْضِیَّةٍ الضَّادَانِ یَجْتَمِعَانِ سَتَ چَرَا کَیْفِیَّةٍ	سائل میگوید که درین شعر اجتماع تقضیین الضدان یجتماعان ست چرا که در آیه
عَاشِقٌ سَتَ مَعْشُوقٌ نَبِیْتُ وَاَوْفَیْکَ مَعْشُوقُ سَتَ عَاشِقٌ نَبِیْتُ مِیْ کَوْنِیْ	عاشق ست معشوق نبیست و در وقتیکه معشوق ست عاشق نبیست میگویم
اَسْجَا کَیْفِیَّةٍ تَعَالٰی سَتَ اَنْ وَاَزْمَانِ وَاَسْکَانَ مَکَانَ کَیْفِیَّةٍ وَاِیْنِ قَبِیْدِیَّةٍ	آنجا که او تعالی ست آن وزمان و اسکان مکان کیست و این قید جا
بِرَاسِ تَفْهِیْمِیْ کَفْتَهْ مَصْرَعِ لَاصْبَاحِ عِنْدَ رَبِّیْ وَاَسْلَمَ عَمْرَیْ	بر اس تفهیم گفته شد مصرع لاصباح عند ربی و اسلم عمری
وَلَا یَجْرِیْ عَلٰی الدِّیَانِ وَقْتُ	واحوال و ازمان بحال
وَاِیْنِ سَوَالَاتِ قَصْدِیْ کَیْفِیَّةٍ تَقْبُولُ بَارِکَاهَ لَا یَزِیْلُ اِلٰی اِمَامِ حُجَّةِ الْاِسْلَامِ	و این سوالات قصدی که حضرت مقبول بارگاه لایزال ایاام حجة الاسلام
مُحَمَّدٌ غَزَّ اِلٰی رَحْمَةِ اَمَدِ عَلَیْهِ نَوَاشِیْ اَنْدِیَا دَمِیْ اَیْدِیْ کَیْفِیَّةٍ مَکْسُ ضَعِیْفِیَّةٍ بَرِخُوْ دِیَا سِ	محمد غزالی رحمة امد علیه نوشته اندیادمی آید که مگس ضعیف بر خود قیاس
کَرْدَه مِیْ کَفْتِیْ کَیْفِیَّةٍ تَعَالٰی رَا دُو پَرِضْ وَرِیْسَتْ کَیْفِیَّةٍ بَدُوْنِ اَنْ یَبْجِیْ کَیْفِیَّةٍ کَار وَاَبَار	کرده میگفت که خدای تعالی را دو پر ضرورست که بدون آن هیچ یک کار و بار
نَبِیْتُ شُو دَچَرَا کَیْفِیَّةٍ خُودِ رَامِیْ بِنِیْمِ کَیْفِیَّةٍ بَرِکَاهِ کَیْفِیَّةٍ کَارِ بَرِیْمِیْ اَیْدِیْسِ نَهْ اَجْتَمَاعِ تَقْضِیَّةِیْنِ	نبیست و چرا که خود رامی بنیم که بجز پر که امی کار بر نمی آید پس نه اجتماع تقضیین
نَهْ الضَّادَانِ یَجْتَمِعَانِ چَرَا کَیْفِیَّةٍ دُرُوقَانِ مَجِیْدِ اَمَدِ هَسْتِ شَهِیْدِ اللّٰهِ اَکْمَلُ اَللّٰهُ اَکْمَلُ	نه الضدان یجتماعان چرا که در قرآن مجید آمده هست شهید الله اکمل الله اکمل
وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّلَمْ یَلِدْ وَّلَمْ یُولَدْ وَّلَمْ یَکُنْ کَیْفِیَّةً شَیْءٌ وَاَلَمْ یَکُنْ عَلٰی	و قل هو الله احد و لم یلد و لم یولد و لم ینک کثرت شئی و الکن علی
الْعَرْشِ سِتْوٰی وِیَبْقٰی وَجْهَ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَاَلْاِکْرَامِ وَیَدُ اللّٰهِ فَوْقَ	العرش ستوای و بقی وجه ربک ذو الجلال و الاکرام و ید الله فوق
اَیْدِیْهِمْ وَرِیْنِ اَیَاتِ نَاسِخِ وَاَمْسُوْخِ نِیْسَتْ هَرِکَیْ بِرِ مَوْقِعِ خُودِ سَتَ کَیْفِیَّةٍ	آید بهم و رین آیات ناسخ و امسوخ نیست هر یک بر موقع خود ست کیستی

اجتماع نقیضین الضدان بحتمان باشد چونکه در آیات قرآنی جنگ جدال
کفرست بموجب کلام حضرت خیر الانام علیه الصلوٰۃ والسلام المراسی فی القل
کفر و این مرتبه لاتعین و اطلاق و ذات بحث و کنه حق سبحانه تعالی ست که گشت
مخفیا عبارت از همین تمهید باشد چنانچه حضرت عین القمصاۃ رحمه الله در همین تمهید

عاشق خود خود دست و خود خوش	خو و طیب خود دست و خود همیار
ناظر خود خود دست و خود منظور	خود تماشا و خود تماشا کار
از برای فریب خود خود گشت	جلوه در قد و در قدم رفتار
تاب و زلف و وسمه برابر و	سر مه در چشمه غازه بر خسار

و مسائل مثالی که میجو اید بفرمای و انتا السائل فلا تنهت مثال شخص و آینه میگویم
برای مرتبه تخریه و تشبیه کافیهست شخصیکه آینه بیند مثالش کانه در آینه پیدا
میشود تشبیه شد و از شکست آینه در شخص هیچ نقصان راه نیابد تخریه گردید
الکنایه ابلغ من التصريح در خانه اگر کس است یک حرف لبست است و الله
اعلم بالصواب و الیه المرجع و المآب بفضلہ تعالی از تحسیر این اوراق که
بشیدون بیچون محسوم ساختم بتاریخ هفتم شوال سنه ۱۲۹۹ هجری و زجعه فراغ یافتیم
خاتمه الطبع در آن هزار شکر و احسان خداوند کریم موصولات بی شمار تبار بر و وضع
مقدمه نبی واجب التعظیم که درین مان مسرت مشغول رساله بشیدون بیچون حسب
فرمایش مصنف مذکور و اواخر محرم الحرام سنه ۱۲۹۹ هجری مطبوع گردید

مجله روشن افغان
محمد عبد الرحمن بن ج

مهر و دستخط منتم مطبع کے اس واسطے آخرین ثبت ہو
کتاب معلوم ہو کہ یہ کتاب مطبوع مطبع نظامی بنو غیر فقط

